خطبات الاحکام لجمعات العام

مؤلف

حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ

۱۲۸۰ھ - ۱۳۶۲ھ

(سال بھر کے مختلف انواع کے تمام خطبات پر مشتمل)

مع

احکامِ خطبہ

از

فقیہ العصر مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ البشریٰ

کراچی۔ پاکستان

مختصر حالاتِ مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب و پیدائش: اشرف علی ولد شیخ عبدالحق، ۵/ ربیع الاول ۱۲۸۰ھ مطابق ستمبر ۱۸۶۳ء بروز بدھ ولادت باسعادت ہوئی۔

تعلیم وفراغت: ابتدائی فارسی کی تعلیم اور حفظ قرآن میرٹھ میں حاصل کیا۔ پھر تھانہ بھون آکر مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عربی اور فارسی کی متوسط کتابیں پڑھیں۔ نومبر ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء کو دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور ۱۳۰۰ھ/ ۱۸۸۳ء میں تمام علوم وفنون کی تکمیل فرما کر آپ کی فراغت ہوئی۔

مشہور اساتذۂ کرام: آپ کے اساتذہ میں مولانا منفعت علی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اور شیخ سید احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اساطینِ فضل وکمال شامل ہیں۔

خداداد صلاحیتیں اور عمدہ اوصاف: مجددِ ملت، حکیم الامت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت علامہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ان اکابر میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم وانعامات سے نوازا۔ آپ بیک وقت فقیہ ومحدث بھی تھے، مفسرِ قرآن و مُقری بھی تھے، حکیم و واعظ بھی اور استاذ ومربّی بھی، اصلاحِ ظاہر وباطن کے حوالے سے آپ کی ذاتِ عالیہ اسلامیانِ برصغیر کے لیے ایک نعمتِ عظمیٰ تھی۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو کثیر التصانیف ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور لطف یہ کہ آپ کی ہر تصنیف، علم وجواہر کا خزانہ اور لعلِ بیش بہا ہے، جس سے بے شمار لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور اٹھاتے رہیں گے۔ آپ کے اوصاف وکمالات کو اگر ایک جماعت پر تقسیم کردیا جائے تو سب مالا مال ہوجائیں اور ان شاء اللہ آپ کا علمی وروحانی فیض تا قیامِ قیامت جاری ساری رہے گا۔

وفات وتدفین: آخر عمر میں کئی ماہ علیل رہ کر ۱۶/ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ/ ۲۰/ جولائی ۱۹۴۳ء کی شب آپ رحلت فرماگئے۔ اور تھانہ بھون میں آپ ہی کے وقف کردہ زمین ”قبرستان عشق بازاں“ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

عرض ناشر

نماز جمعہ کے لیے خطبۂ جمعہ کا ہونا شرط ہے، اسی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ائمۂ مساجد کی سہولت کے لیے سال کے ہر قمری مہینہ کی مناسبت سے پچاس خطبوں پر مشتمل یہ مجموعہ ترتیب دیا ہے، جن میں ہر خطبہ احکامِ شرع کے واجبات پر مشتمل ہے جو قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ سے ماخوذ ہیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ "مکتبۃ البشریٰ" نے ائمۂ مساجد کی مزید سہولت کے لیے رنگین طباعت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، نیز اہلِ علم کے استفادہ کے لیے خطبات میں شامل آیاتِ قرآنیہ کے حوالے اور احادیثِ نبویہ کی تخریج کا اہتمام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو مقبول و منظور فرمائے اور اس اہتمام میں شامل تمام افراد کے لیے ذخیرۂ آخرت کا سبب بنائے۔ آمین

گذارش:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپیوٹر کمپوزنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں مکمل احتیاط کی گئی ہے۔ بہ تقاضائے بشری اگر سہواً کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تصحیح کر دی جائے گی۔

مکتبۃ البشریٰ

یکم ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

فهرس الخطب و متعلّقاتها

خطبہ کے مختصر احکام

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

(۱) خطبۂ جمعہ شرطِ نماز ہے، بغیر خطبہ کے نمازِ جمعہ ادا نہیں ہوتی، اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے۔

(۲) خطبۂ جمعہ و عیدین وغیرہ کا عربی میں ہونا سنت ہے، اور اس کے خلاف دوسری زبانوں میں پڑھنا بدعت ہے۔ [مصفیٰ شرح موطا للشاہ ولی اللہ ؒ، وکتاب الاذکار للنووی، والدرّ المختار (شروط الصلوٰۃ)، شرح الاحیاء]

(۳) اسی طرح عربی میں خطبۂ جمعہ پڑھ کر اس کا ترجمہ ملکی زبان میں قبل از نماز سنانا بھی بدعت ہے، جس سے بچنا ضروری ہے، البتہ نماز کے بعد ترجمہ سناویں تو مضائقہ نہیں، بلکہ بہتر ہے۔

(۴) البتہ خطبۂ عیدین وغیرہ میں اگر خطبہ کے بعد ہی ترجمہ سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں، اور اس میں بہتر یہ ہے کہ منبر سے علیحدہ ہو کر ترجمہ سنادیں تاکہ امتیاز ہو جائے۔ (کما صرح به في تقريظ الرسالة الأعجوبة بناء على حديث مسلم)

(۵) سنت ہے کہ خطبہ باوضو پڑھا جائے، بلا وضو پڑھنا مکروہ ہے۔

(۶) سنت ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھا جائے، بیٹھ کر مکروہ ہے۔ (عالمگیری و بحر)

(۷) سنت ہے کہ قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھیں، رو بہ قبلہ یا کسی دوسری جانب کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری و بحر الرائق)

(۸) سنت ہے کہ خطبہ سے پہلے آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھا جائے۔ (علی قول ابی یوسف، کذا فی البحر)

(۹) سنت ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ لوگ سنیں، آہستہ پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

(۱۰) سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جائے، زیادہ طویل نہ ہو، اور حد اس کی یہ ہے کہ طوالِ مفصل

کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو، اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے۔
(شامی، عالمگیری، بحر)

(۱۱) سنت ہے کہ خطبہ دس چیزوں پر مشتمل ہو:

اول: حمد سے شروع کرنا۔

دوم: اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔

سوم: کلمۂ شہادتین پڑھنا۔

چہارم: نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا۔

پنجم: وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا۔

ششم: کوئی آیت قرآن شریف کی پڑھنا۔

ہفتم: دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا۔

ہشتم: تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے دعا مانگنا۔

نہم: دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ اور ثنا اور درود پڑھنا۔

دہم: دونوں خطبوں کو مختصر کرنا، اس طرح کہ طوال مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے۔
(عالمگیری، بحر)

العبد الضعیف
محمد شفیع غفر لہٗ (رحمہ اللہ)
(صدر و بانی دارالعلوم۔ کراچی)

خصوصیات امتیازیہ مجموعہ خطب ہٰذا از مؤلف

نمبر(۱)　ہر خطبہ احکامِ شرعیہ مہمہ واجبات یا مکملاتِ واجبات میں سے ایک ایک حکم پر مشتمل ہے، جو کہ شرعیہ خطبہ سے مقصود ہے۔

نمبر(۲)　ان احکام میں احکامِ ظاہرہ یعنی متعلقہ بجوارح بھی ہیں اور احکامِ باطنہ یعنی متعلقہ بباطن بھی ہیں، تو مجموعہ جامع ہے فقہ و تصوف کو، اور ان سب احکام کے دلائل میں زیادہ حصہ آیات واحادیث کا ہے۔

نمبر(۳)　سب خطبے موافق احادیث کے مختصر ہیں، کوئی خطبہ بہ تخمینِ صحیح سورۂ مرسلات سے نہیں بڑھا۔

نمبر(۴)　سب خطبے باہم تقریباً برابر ہیں۔

نمبر(۵)　اس کے اجزا کی ترکیب کا زیادہ حصہ ''احیاء العلوم'' کے موافق ہے، اور افتتاحی حمد وصلوٰۃ بھی زیادہ تر اسی سے ماخوذ ہے، پس یہ مجموعہ احیاء وصاحبِ احیاء کی برکات کو بھی متضمن ہے۔

نمبر(۶)　جن احکامات کے عنوانات کی تفسیر یا تفصیل مشہور نہیں اور زیادہ تر ایسا حصہ تصوف میں ہے ان کی تفسیر وتفصیل نہایت واضح و جامع حواشی یا متن میں لکھ دی گئی ہے، جس سے خاص مسائل و تحقیقات پر عبور ہوتا ہے۔

نمبر(۷)　باوجود اختصارِ عبارت کے مضامین اس قدر مندرج کیے گئے ہیں کہ ہر ماہر وسیع النظر اس کو دیکھ کر یہ کہنے پر مضطر ہوگا کہ دریا کوزہ میں کس طرح سما گیا، اور پھر سلاستِ الفاظ وسہولتِ معانی کے ساتھ بالخصوص تصوف کا حصہ کہ اگر احیاء کو دیکھ کر کوئی اس کو دیکھے تو اس کو احیاء کا متن کہے گا، اور متن بھی شرح کے مضامینِ مقصودہ کا حاوی ہے، اور اگر اس کو دیکھ کر احیاء کو دیکھے تو احیاء کو اس کی شرح کہے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ ان التزامات کی رعایت مؤلف کی استطاعت سے باہر تھی، یہ محض فضل ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ.

نوٹ:　شائقین صادقین کے لیے خطبوں کی آیات واحادیث کا ترجمہ مع فوائد (علیحدہ شائع) ہو رہا ہے، اس کے التزامات مستقل اعلان سے واضح ہوں گے۔

اشرف علی (تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

ان خطبوں کی تقسیم سال بھر کے جمعوں پر

جمعوں پر ان کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ کل خطبے علاوہ عیدین و استسقاء کے پچاس ہیں، اور بعادتِ مستمرہ سال قمری میں اتنے ہی جمعے ہیں، لیکن ایک جمعہ کا کم یا زیادہ ہو جانا شرعاً یا حساباً بھی ناممکن نہیں۔

پس ان خطبوں کو جس مہینہ کے جس جمعہ سے بھی شروع کیا جائے گا خطبوں کے ساتھ سال بھی ختم ہو جاتا ہے، لیکن اگر بطریقِ شاذ ایک جمعہ گھٹ جائے، یا کسی سال کی کسر جمع ہو کر ایک جمعہ بڑھ جائے تو اگر کسی مصلحتِ طبعیہ سے سال کی ابتدا کا خطبہ محفوظ رکھنا ہو تو پہلی صورت میں اخیر کا خطبہ چھوڑ دے، اور دوسری صورت میں اخیر کا خطبہ مکرر پڑھ لے۔

اور اگر اس کا محفوظ رکھنا نہ ہو تو سلسلہ سے پڑھتا چلا جائے اور درمیان سال کے بھی سلسلہ توڑنے کی حاجت نہیں، البتہ ان میں جو خطبے کسی خاص وقتی عمل کے متعلق ہیں جیسے صوم و حج و قربانی وغیرہ، جب ان اعمال کا وقت قریب آدے سلسلہ توڑ کر اس وقتی خطبہ کو پڑھ دیا جائے، اور پھر سلسلہ کی طرف عود کر لیا جاوے۔

ایسے وقتی خطبے مسلسل خطبات کے بعد میں رکھے گئے ہیں، یعنی خطبۂ ثامنہ وثلاثون کے بعد، اور ان کے وقتی ہونے کو ہر خطبہ کے شروع میں اردو عبارت میں لکھ دیا گیا ہے، تاکہ غیر عربی دان خطیب بھی آسانی سے اس کو معلوم کر سکے، اور خطبۂ عیدین و استسقاء چوں کہ جمعہ کے ساتھ خاص نہیں، وہ اس ترتیب اور اس ترکیب سے جدا ہیں، کیونکہ عین ان اوقات میں پڑھے جاتے ہیں نہ کہ مثل خطباتِ جمعہ کے ان اوقات کے قریب ہیں، اس لیے وہ بالکل ہی آخر میں ملحق ہیں، اور خطبۂ ثانیہ سب کا ایک ہی ہے جو ان سب کے اخیر میں ہے، اور ان خطبوں میں ایک لطیفہ بھی ہے کہ یہ سب تقریباً برابر ہیں، حتیٰ کہ ثانیہ بھی، اور عیدین اور استسقاء کا بھی، یعنی تخمیناً سورۂ مرسلات کے برابر، صرف عیدین کے خطبوں میں تکبیرات کی مقدار زائد ہے، جن کا عدد عید الفطر میں آٹھ ہے اور عید الاضحیٰ میں دس، چنانچہ فقہاء نے اضحیٰ میں بہ نسبت فطر کے تکثیر تکبیرات کو مندوب کہا ہے۔ فقط

تمہید:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم.

وبعد الحمد والصلوٰة، فهٰذه خطب منبرية موزعة علٰى كل واحد واحد من جمعات العام، مع خطبة العيدين و استسقاء الغمام، لاطول فيها حسب ماوردت به سنة[1] خير الانام، عليه الصلوٰة والتحية والسلام، منبئة عن جوامع الشرائع والاحكام، الظاهرة منها والباطنة مما ذكره الفقهاء الفخام، والصوفية العظام، منها مايختص بالاوقات ومنها ماهو عام، اكثر اوائلها كاكثر ترتيبها ماخوذ من الاحياء للغزالي حجة الاسلام، والبعض من عبد الحي السورتي واللكنوي من الاعلام، وما بعدها من الأيات والسنن واثار السلف الكرام، الّا بعض الكلمات والعبارات فمن هذا الفريق في الأثام، والحق بها بعض ما لغير الجمعة والخطبة الاخيرة المشتركة بين جميعها تكميلاً للمرام، وهو اعادة لما بدأت فيه في سالف الايام، ثم اعتراه الفتور فلم يبلغ التمام، فكان هذا العود كما قيل:

عدت يا عيدي الينا مرحبا

نعم ماروحت ياريح الصبا

نسأل الله تعالٰى حسن الختام

وهو السميع البصير العلام

القادر المفضال المنعام

كتبهٗ اشرف علی

للنصف من ربيع الاول ۱۳۴۸ھ

---

[1] وهي ماروى عمار قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول ان طول صلوٰة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه، فاطيلوا الصلوٰة واقصروا الخطبة. الحديث. رواه مسلم.

افادۃ العوام

بترجمۃ نصوص

خطبات الاحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم.

بعد الحمد والصلوٰۃ، احقر عبدالکریم گمتھلوی عفی عنہ (رحمہ اللہ) عرض رسا ہے کہ ایسے خطبات بہت جمع کیے گئے ہیں جس میں سال بھر کے جمعوں کے واسطے الگ الگ خطبہ ہے، لیکن "خطبات الاحکام لجمعات العام" جو سیدی و مرشدی حکیم الامت سراج الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم (رحمہ اللہ) کی تازہ ترین تالیف سے ہے، علاوہ دیگر ظاہری و باطنی خوبیوں کے ایک ممتاز شان یہ رکھتا ہے کہ وہ بکثرت آیات واحادیث پر مشتمل اور احکامِ ظاہرہ و باطنہ کو جامع ہے، چونکہ ہر شخص عربی نہیں سمجھتا اس لیے ان عجیب و غریب خطبوں کے مضامین سے عام شائقین کے منتفع ہونے کی غرض سے ان خطبوں کی آیات واحادیث کا ترجمہ کرنا مع ضروری فوائد کے مناسب معلوم ہوا، لیکن خطبہ کے ساتھ ترجمہ[1] پڑھنا خلاف سنت ہے، اس لیے مستقل طور سے ترجمہ کر کے اخیر میں ملحق کر دیا گیا، تاکہ سب مصالح کی رعایت ہو جاوے، اور چونکہ ہر خطبہ خاص خاص قسم کے احکام پر مشتمل ہے، لہٰذا ہر خطبہ کا الگ عنوان لکھ کر اس کی آیات واحادیث کا اس کے ذیل میں ترجمہ لکھا گیا ہے، تاکہ ناظرین جس خطبہ کے متعلق ترجمہ دیکھنا چاہیں وہ بآسانی مل سکے، اور توضیح کے لیے کہیں کہیں ضروری فوائد بھی لکھ دیے ہیں۔

---

[1] بہترین صورت یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد اطلاع کر دی جائے، جو شائقین ٹھہر جاویں ان کو بجائے وعظ کے ترجمہ سنا دیا جائے، بعض لوگ خطبہ سے قبل وعظ وغیرہ شروع کر دیتے ہیں، اس سے بھی اکثر نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس واسطے ایسا نہ کرنا چاہیے، الا بضرورۃ و بعد فراغ المصلین من السنن۔

اور حضرت حکیم الامت مدفیوضہم مؤلف خطبات نے اصل مسودہ میں کچھ روایات ایسی تحریر فرمائی تھیں جن کو نظر ثانی کے وقت بہ غرض اختصار حذف فرمادیا، ترجمہ میں ان کو بھی فوائد[1] کے ذیل میں لے لیا گیا ہے، اور ان خصوصیات کے لحاظ سے اس کا لقب "افادۃ العوام بہ ترجمہ نصوص خطبات الاحکام" رکھا گیا ہے۔ حق تعالیٰ حضرت مولانا موصوف مدفیوضہم کی برکت سے اس کو بھی قبول فرماوے۔ آمین ثم آمین

خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون

۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۴۸ھ

---

[1] ان حذف شدہ روایات کا ترجمہ درمیان ہی میں لکھا گیا تھا، اور ابتدا میں "ف" اور ختم پر "۱۲ منہ" لکھ دیا گیا تھا، تاکہ امتیاز رہے، مگر طبع ثانی کے وقت نظر ثانی کا اتفاق ہوا تو کامل امتیاز کی غرض سے ان حذف شدہ روایات کو بالکل جدا کردیا ہے، یعنی اوّل خطبہ کی موجودہ روایات کا ترجمہ درج کیا گیا، اور اخیر میں "اضافہ" کا عنوان قائم کر کے حذف شدہ کا۔

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى فِيْ فَضْلِ الْعِلْمِ وَوُجُوْبِهٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَكْرَمِ، الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَكَرَّمَ، وَعَلَّمَهٗ مِنَ الْبَيَانِ مَالَمْ يَعْلَمْ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ لَايُحْصٰى امْتِنَانُهٗ بِاللِّسَانِ وَلَا بِالْقَلَمِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِیْ اُوْتِیَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَكَرَائِمَ الْحِكَمِ، وَمَكَارِمَ الشِّيَمِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الطَّرِيْقِ الْاُمَمِ. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ عِلْمَ الشَّرَائِعِ وَالْاَحْكَامِ، هُوَ اَعْظَمُ فَرَائِضِ الْاِسْلَامِ، وَمِنْ ثَمَّ اُمِرَ بِهٖ وَحُضَّ عَلَيْهِ تَعْلِيْمًا وَّتَعَلُّمًا، فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاِنَّ

---

[1] بخاری، رقم: ۳۴۶۱ [2] مسلم، رقم: ۶۸۵۳ [3] بخاری، رقم: ۷۱، مسلم، رقم: ۲۳۹۲

الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا، وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ، اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَايَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَعْنِيْ رِيْحَهَا.[4] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ، فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ.[5] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْ رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝[6]

---

[1] ترمذی، رقم:۲۶۸۲، ابوداؤد، رقم:۳۶۴۱ [2] ابن ماجہ، رقم:۲۲۴ [3] ترمذی، رقم:۲۶۴۹
[4] ابوداؤد، رقم:۳۶۶۴ [5] ترمذی، رقم:۲۰۹۱ [6] الزمر:۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ اوّل

علمِ دین کی فضیلت اور تاکید میں

حدیثِ اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میری طرف سے (احکامِ شریعت کو) پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت (یعنی تھوڑی سی بات اور چھوٹا سا جملہ) ہو۔ (بخاری)

حدیثِ دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو شخص ایسے راستے میں چلے کہ جس میں وہ علم (دین) کی جستجو کرتا ہو اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس شخص کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادے گا۔ (مسلم)

حدیثِ سوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حدیثِ چہارم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ علماء نبیوں کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے درہم و دینار کی میراث نہیں چھوڑی، فقط علم کی میراث چھوڑی ہے، پس جس شخص نے علم کو لے لیا اُس نے بہت بڑا حصہ میراثِ انبیاء کا حاصل کرلیا۔ (احمد، ترمذی وابوداؤد، ابن ماجہ ودارمی)

حدیثِ پنجم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: یہ حکم دوسرے احکامِ کثیرہ کی طرح مرد و عورت دونوں کے لیے ہے جیسا کہ بعض روایات میں مسلمۃ کا لفظ بھی آیا ہے، پس ہر ایک عورت و مرد پر اپنی اپنی ضروریات کے مسائل کا سیکھنا لازم ہے، اور علم سے دین کا علم مراد ہے، پس جو لوگ اس حدیث شریف کو دنیوی علم حاصل کرنے کے لیے پڑھ دیتے ہیں وہ سخت غلطی اور تحریفِ دین کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس پر کوئی دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ عیاں راچہ بیاں۔ لیکن مزید حجت قائم کرنے کے واسطے حدیث نمبر ۳ و ۷ ملاحظہ کرلی جائے۔

حدیثِ ششم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص سے (دین کی) کوئی ایسی بات

دریافت کی گئی جس کو وہ جانتا ہو پھر بھی اس نے نہیں بتلائی، تو قیامت کے دن اُس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (احمد و ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ: اگر سائل کی کسی مصلحت یا کسی عذر کی وجہ سے جواب نہ دیا جائے تو اس وعید سے مستثنیٰ ہے۔

حدیث ہفتم: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایسے علوم میں سے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے کچھ علم صرف اس واسطے سیکھے کہ اس کے ذریعے سے دنیا کا سامان حاصل کیا جائے وہ شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ (احمد و ابوداؤد، ابن ماجہ)

حدیث ہشتم: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم فرائض[1] اور قرآن سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ، کیوں کہ میری (ایک دن) وفات ہونے والی ہے۔ (ترمذی)

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: آیا وہ شخص (بہتر ہے) جو اوقاتِ شب میں سجدہ و قیام کرتے ہوئے عبادت میں لگا ہوا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی اُمید کررہا ہو (یا وہ جو کہ نافرمان ہے، آپ کہہ دیجیے کہ کیا) علم والے اور بے علم والے برابر ہوسکتے ہیں، وہی لوگ غور کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

فائدہ: اس آیت مبارکہ سے علم کی اور اس میں غور کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

---

[1] فرائض سے مراد کل فرائض ہیں یا علم فرائض ہے، والاوّل اقرب۔

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ فِيْ تَصْحِيْحِ الْعَقَائِدِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيْمِ الْخَبِيْرِ، الْمُتْقِنِ نِظَامَ الْعَالَمِ بِلَا مُعِيْنٍ وَّنَصِيْرٍ، فَسُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ حِكْمَتُهٗ بَالِغَةٌ وَّعِلْمُهٗ غَزِيْرٌ، وَنِعَمُهٗ وَاصِلَةٌ اِلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ نَقِيْرٍ وَّلَا قِطْمِيْرٍ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ هَدَانَا بِكِتَابٍ مُّنِيْرٍ، وَدَعَانَا اِلَى اللّٰهِ بِالْاِنْذَارِ وَالتَّبْشِيْرِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَادَامَتِ الْكَوَاكِبُ تَسِيْرُ.

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ تَرْجَمَةَ عَقِيْدَةِ اَهْلِ السُّنَّةِ فِيْ كَلِمَتِي الشَّهَادَةِ الَّتِيْ هِيَ اِحْدٰى مَبَانِي الْاِسْلَامِ، فَمَعْنَى الْكَلِمَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هُوَ الْمُبْدِعُ لِلْعَالَمِ، اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْقَدِيْمُ، اَلْحَيُّ الْقَادِرُ الْعَلِيْمُ، اَلسَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ، اَلشَّاكِرُ الْمُرِيْدُ الْكَاتِبُ لِلْمَقَادِيْرِ، لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْ عِلْمِهٖ وَقُدْرَتِهٖ شَيْءٌ، وَهُوَ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ، وَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى، وَلَهُ الْمَثَلُ

الْأَعْلٰى، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، وَمَعْنَى الْكَلِمَةِ الثَّانِيَةِ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَنَّهٗ صَادِقٌ فِيْ جَمِيْعِ مَاجَاءَ بِهٖ مِنَ الْاَخْبَارِ وَالْاَحْكَامِ، وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَكُلٌّ مِّنَ الْكُتُبِ وَالرُّسُلِ وَالْمَلٰئِكَةِ حَقٌّ، وَالْمِعْرَاجُ حَقٌّ، وَكَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ، وَالصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ، وَاَفْضَلُهُمُ الْاَرْبَعَةُ الْخُلَفَاءُ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْخِلَافَةِ. وَسُؤَالُ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَالْبَعْثُ حَقٌّ، وَالْوَزْنُ حَقٌّ، وَالْكِتَابُ حَقٌّ، وَالْحِسَابُ حَقٌّ، وَالْحَوْضُ حَقٌّ، وَالصِّرَاطُ حَقٌّ، وَالشَّفَاعَةُ حَقٌّ، وَرُؤْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَهُمَا بَاقِيَتَانِ لَاتَفْنَيَانِ وَلَا يَفْنٰى اَهْلُهُمَا. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝[1]

---

[1] (النساء: ۱۳٦)

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ دوم

عقائد درست کرنے کے بیان میں

آیات مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے: اے مومنو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اُس کتاب پر جو اِس سے پہلے نازل فرمائی تھی، اور جو شخص اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے (یا انکار کے مرادف کسی قول وفعل کا مرتکب ہو) بیشک وہ راہِ ہدایت سے بہت دور جا پڑا۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی وحدانیت کا اور دوسری سب صفاتِ کمال کا اعتقاد رکھے، یعنی یہ سمجھے کہ وہ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، تمام جہان کو اُسی نے پیدا کیا ہے، وہ بڑی قدرت والا ہے، وہ اپنے بندوں کے نیک کام کی بہت قدر کرتا ہے (یعنی اُس پر خوب ثواب دیتا ہے) اور اپنے ارادے سے جو چاہتا ہے کرتا ہے، تمام عالم میں جو کچھ ہونے والا تھا اُس نے سب پہلے ہی سے لکھ دیا تھا (اس کو تقدیر کہتے ہیں) اس جیسی کوئی چیز نہیں۔ اُس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہوسکتی، وہی سب کا خالق اور رازق ہے، وہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے، وہ غالب ہے حکمت[1] والا ہے، اور اُس کے رسولوں پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور اُس کے رسول ہیں، یعنی ہدایتِ خلق کے واسطے اُن کو خدا نے بھیجا ہے اور وہ سچے ہیں، جو احکام اور خبریں انہوں نے پہنچائی ہیں وہ برحق ہیں، اور رسول پر اُتاری ہوئی کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ وہ خدائے قدوس کا کلام ہے، جبرئیل علیہ السلام اُس کو لائے ہیں، (اور سب پیغمبروں پر وحی لے کر یہی آیا کرتے تھے) اور پہلی کتابوں پر بھی یقین رکھے کہ بیشک حق تعالیٰ نے توریت انجیل زبور وغیرہ نازل فرمائی تھی (لیکن اب اُن کو یہود ونصاریٰ نے بدل دیا اور وہ

---

[1] یہ سب صفات قرآن وحدیث سے ثابت ہیں اور ان کے سوا اور بہت سی خوبیاں جن کی تفصیل دوسری کتابوں سے معلوم ہوسکتی ہے۔

منسوخ ہو چکیں، اب قیامت تک قرآن ہی کا حکم جاری رہے گا اور قرآن میں نہ کوئی تغیر و تبدل ہو سکا اور نہ آئندہ ہو سکے گا، یہ ہمیشہ محفوظ رہے گا، خدا نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے) اور جو فرشتوں کے وجود کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے، اور آخرت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھے کہ مرنے کے بعد قبر میں (اور دفن نہ ہوا تو جس حال میں ہو اِسی حال میں) سوال ضرور ہوگا اور قبروں سے قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا اور نامۂ اعمال تولے جائیں گے اور سب اعمال کا حساب ہوگا۔ اور نیک بندوں کو حوضِ کوثر سے پانی پلایا جائے گا۔ دوزخ پر پل صراط رکھا جائے گا (جو بال سے باریک تلوار سے تیز ہوگا۔ جنتی لوگ اُس پر سے پار ہو کر جنت میں پہنچیں گے اور دوزخی کٹ کٹ کر گر پڑیں گے اور قیامت کو آنحضرت ﷺ شفاعت بھی کریں گے، جنت والوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی ہوگا (جو سب نعمتوں سے افضل ہے) اور جنت دوزخ ہمیشہ رہے گی، نہ وہ کبھی فنا ہوں گی، نہ ان میں رہنے والے مریں گے۔ اُس کے علاوہ اور بھی ضروری عقیدے ہیں، مثلاً تمام صحابہ کو عادل یقین کرنا اور ان سب سے چاروں خلفاء کو ترتیب وار افضل جاننا اور حضور ﷺ کی معراج کو برحق ماننا اور اولیائے امت کی کرامتوں کا قائل ہونا وغیرہ، غرض مسلمانوں کو عقائد کا سنوارنا نہایت ضروری ہے، زیادہ تفصیل اور کتابوں سے معلوم کرلیں، اللہ تعالیٰ ہم کو اسلام پر قائم رکھے اور ایمان پر خاتمہ کرے اور ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے اور جنت نصیب فرماوے۔ آمین ثم آمین

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ فِیْ اِسْبَاغِ الطَّهَارَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَلَطَّفَ بِعِبَادِهٖ فَتَعَبَّدَهُمْ بِالنَّظَافَةِ، وَاَفَاضَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ تَزْكِیَةً لِّسَرَائِرِهِمْ اَنْوَارَهٗ وَاَلْطَافَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الْمُسْتَغْرِقُ بِنُوْرِهِ الْهُدٰی اَطْرَافَ الْعَالَمِ وَاَكْنَافَهٗ، وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَصَحْبِهِ الطَّاهِرِیْنَ صَلَاةً تُنْجِیْنَا بَرَكَاتُهَا یَوْمَ الْمَخَافَةِ، وَتَنْتَصِبُ جُنَّةً بَیْنَنَا وَبَیْنَ كُلِّ اٰفَةٍ. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ.[1] وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ.[2] وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ.[3] وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: مِفْتَاحُ

---

[1] مسلم، رقم: ۵۳۳ [2] بخاری، رقم: ۱۳۶۔ مسلم، رقم: ۵۸۰ [3] مسند احمد، رقم: ۸۸۴۰

الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ، وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ.[۱] وَقَالَ ﷺ: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَّمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ.[۲] وَقَالَ ﷺ حِيْنَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ.[۳] وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ.[۴] وَقَالَ ﷺ: اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا.[۵] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝[۶]

---

۱ مسند احمد، رقم: ۱۴۶۶۲ ۲ ابوداؤد، رقم: ۲۴۹ ۳ بخاری، رقم: ۲۱۸
۴ مسلم، رقم: ۶۷۸ ۵ بخاری، رقم: ۳۹۴ ۶ التوبۃ: ۱۰۸

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سوم

پاکی کی فضیلت میں

حدیث اوّل: ارشادفرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پاکی نصف ایمان ہے۔ (مسلم)

حدیث دوم: اور نیز ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے لوگ قیامت کے روز اس حال میں بلائے جائیں گے کہ وضو کے نشانات کی وجہ سے اُن کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے، پس جو شخص تم میں سے اپنی چمک کو بڑھالے وہ بڑھالے۔ (متفق علیہ)

فائدہ: یعنی جہاں تک منہ اور ہاتھ پاؤں دھونا فرض ہے اُس سے زیادہ دھولیا کرے اور یہ اخیر کا جملہ ''پس جو شخص'' سے اکثر محققین کے نزدیک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ واللہ اعلم!

حدیث سوم: ارشادفرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔ (مسلم)

حدیث چہارم: ارشادفرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جنّت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی پاکی ہے۔

فائدہ: یعنی جنابت اور حدث سے غسل اور وضو کرکے پاک ہونا۔

حدیث پنجم: ارشادفرمایا آنحضرت ﷺ نے: جس شخص نے ایک بال کی جگہ (غسل) جنابت سے بغیر دھوئے چھوڑ دی اُس کے ساتھ (جہنم) کی آگ میں اس طرح (عذاب) کیا جاوے گا۔ (ابوداؤد، احمد، دارمی)

حدیث ششم: ارشادفرمایا آنحضرت ﷺ نے جب کہ آپ کا دو قبروں پر گزر ہوا کہ بیشک ان کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا (بلکہ) ایک تو اُن میں سے پیشاب سے نہیں چھپتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ (مسلم)

حدیث ہفتم: ارشادفرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب تم رفعِ حاجت کی جگہ پر پہنچو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ اس کی طرف پشت کرو۔ (متفق علیہ)

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے: (اے رسول) آپ اس (مسجد ضرار) میں ہرگز کھڑے نہ ہوجیے، البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی وہ اس لائق ہے کہ آپ اُس میں کھڑے ہوں (اس سے مراد مسجد قبا ہے) اس مسجد میں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فائدہ: اضافہ (الف) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے مسجد قبا والوں سے دریافت فرمایا کہ تم کیا پاکی کیا کرتے ہو جس پر تمہاری تعریف (قرآن شریف میں) کی گئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے بھی استنجا کرتے ہیں، فرمایا: یہی بات (قابل تعریف) ہے۔

اضافہ (ب) اگر نجاست مقدار درہم اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی ہو تب تو استنجا کرنا فرض ہے اور اگر کم پھیلی ہو تو سنت اور اگر بالکل بھی نہ پھیلی ہو تو مستحب ہے، اور زیادہ پاکی کی یہی بات ہے کہ باوجود نجاست نہ پھیلنے کے پانی سے استنجا کیا جاوے۔

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَمَرَ الْعِبَادَ بِلَطَائِفِهٖ، وَعَمَّرَ قُلُوْبَهُمْ بِاَنْوَارِ الدِّيْنِ وَوَظَائِفِهٖ. فَسُبْحَانَهٗ، مَااَعْظَمَ شَانَهٗ، وَاَقْوٰى سُلْطَانَهٗ، وَاَتَمَّ لُطْفَهٗ وَاَعَمَّ اِحْسَانَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ اَفَاضَ عَلَى النُّفُوْسِ ذَوَارِفَ عَوَارِفِهٖ، وَاَبْرَزَ عَلَى الْقَرَائِحِ حَقَائِقَ مَعَارِفِهٖ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَفَاتِيْحِ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحِ الدُّجٰى وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عِمَادُ الدِّيْنِ، وَعِصَامُ الْيَقِيْنِ، وَرَاْسُ الْقُرُبَاتِ وَغُرَّةُ الطَّاعَاتِ. وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ

---

[1] بخاری، رقم:۸۔ مسلم، رقم:۱۱۳

اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ، وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ۔[1] وَقَالَ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ، ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ، فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ۔[2] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِيْنَ ۝[3]

---

[1] ابوداؤد، رقم:۴۲۵ [2] بخاری، رقم: ٦٤٤ لكن ما وجد نا لفظ "لا يشهدون الصلوٰة" فی هذه الرواية، بل هو فی رواية اخری للبخاری، رقم: ٢٤٢٠ [3] ہود:۱۱۴

ترجمہ آیات و احادیث خطبۂ چہارم

نماز کے بیان میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (وہ پانچ یہ ہیں) اس بات کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا (یعنی ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھنا) اور زکوۃ دینا اور حج کرنا، اور رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

حدیث دوم: ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جس شخص نے اُن کا وضو اچھی طرح کیا اور اُن کو اُن کے وقت پر پڑھا اور اُن کے رکوع اور خشوع کو پورا کیا اللہ تعالیٰ پر اُس کے واسطے یہ عہد ہے کہ اُس کو بخشے گا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے واسطے اللہ پر عہد نہیں ہے، اگر چاہے بخشے اور اگر چاہے عذاب کرے۔ (احمد و ابوداؤد)

حدیث سوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم اس (خدا کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ لکڑیوں کے واسطے حکم دوں، پس وہ جمع کی جاویں، پھر نماز کا حکم دوں، پس اس کے لیے اذان کہی جاوے، پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاوے، پھر میں پیچھے رہ جاؤں ایسے لوگوں کی طرف جو کہ نماز میں حاضر نہ ہوں، پس میں اُن کے گھروں کو جلا دوں۔

فائدہ: مگر آپ نے ایسا کیا نہیں کہ آپ کو بچوں کا خیال آ گیا۔

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: اور (اے رسول) آپ نماز کی پابندی رکھیے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیک کام مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو، یہ بات ایک نصیحت ہے ماننے والوں کے لیے۔

اضافہ: نیز ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرے اُس کے واسطے قیامت کے دن نور اور دلیل اور نجات بن جائے گی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اُس کے واسطے نہ نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات، اور وہ شخص قیامت کے روز فرعون اور ہامان کے ساتھ محشور ہوگا۔ (احمد، داری، بیہقی)

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ[1] فِيْ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَسْعَدَ وَاَشْقٰى، وَاَمَاتَ وَاَحْيٰى، وَاَضْحَكَ وَاَبْكٰى، وَاَوْجَدَ وَاَفْنٰى، وَاَفْقَرَ وَاَغْنٰى، وَاَضَرَّ وَاَقْنٰى، ثُمَّ خَصَّصَ بَعْضَ عِبَادِهٖ بِالْيُسْرِ وَالْغِنٰى، ثُمَّ جَعَلَ الزَّكٰوةَ لِلدِّيْنِ اَسَاسًا وَّمَبْنًى، وَبَيَّنَ اَنَّ بِفَضْلِهٖ تَزَكّٰى مِنْ عِبَادِهٖ مَنْ تَزَكّٰى، وَمِنْ غِنَاهُ زَكّٰى مَالَهٗ مَنْ زَكّٰى، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ هُوَ الْمُصْطَفٰى، وَسَيِّدُ الْوَرٰى وَشَمْسُ الْهُدٰى. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمَخْصُوْصِيْنَ بِالْعِلْمِ وَالتُّقٰى. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الزَّكٰوةَ اِحْدٰى مَبَانِى الْاِسْلَامِ، وَاَرْدَفَ بِذِكْرِهَا الصَّلٰوةَ الَّتِيْ هِيَ اَعْلَى الْاَعْلَامِ، فَقَالَ تَعَالٰى: وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ[2] وَقَالَ ﷺ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ

---

[1] وستأتي خطبة الصوم والحج في الخطبات الوقتية۔ [2] البقرة: ٤٣

اَنْ لَّا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاِقَامِ الـصَّلٰوةِ وَاِيْتَـاءِ الـزَّكٰـوةِ، وَالْحَـجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَشَـدَّدَ الْوَعِيْدَ عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ فِيْهَا.[1] فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ اٰتَـاهُ اللّٰـهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُـجَاعًا اَقْرَعَ، لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْـهِ، [يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ[2]] ثُـمَّ يَـقُوْلُ: اَنَا مَالُكَ، اَنَا كَـنْزُكَ، ثُـمَّ تَلَا: "وَلَا يَـحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ" اَلْاٰيَةَ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِـرَجُـلٍ: تُـخْـرِجُ الزَّكٰوةَ مِنْ مَّالِكَ، فَاِنَّهَا طُهْـرَةٌ تُـطَهِّـرُكَ، وَتَـصِـلُ اَقْـرِبَـائَكَ، وَتَعْـرِفُ حَقَّ الْمِسْكِيْنِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ.[4] اَعُـوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الـرَّجِيْـمِ. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۝[5]

---

[1] بخاری، رقم: ۸۔ مسلم، رقم: ۱۱۳ [2] لا یوجد لفظ "یعني بشدقیه" في النسخة المتداولة لکن زدناها بعد مراجعة الحدیث. [3] بخاری، رقم: ۱۴۰۳ [4] ترغیب عن احمد [5] البقرۃ: ۴۳

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ پنجم

زکوٰۃ کے بیان میں

حدیث اوّل: زکوٰۃ بھی اسلام کے پانچ رکنوں میں سے ہے جیسا کہ خطبہ بالا کی پہلی روایت میں گزر چکا ہے وہاں دیکھ لیا جاوے، مکرر ترجمہ نہیں کیا گیا۔

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اُس کا مال قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کی شکل بنایا جاوے گا (گنجا سانپ زیادہ زہریلا ہوتا ہے) اور اُس سانپ کی آنکھ پر دو سیاہ نقطے ہوں گے (نقطے بھی زیادہ زہریلے کی آنکھ پر ہوتے ہیں) وہ سانپ اس کے گلے میں ڈالا جاوے گا۔ پھر وہ سانپ اُس (شخص) کے دونوں جبڑے پکڑے گا، پھر (اس سے) کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر (اس ارشاد کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ اخیر تک تلاوت فرمائی۔ (بخاری)

فائدہ: اس آیت میں یہی مضمون ہے کہ بخیل کا مال اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

حدیث سوم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایسے) شخص کو خطاب کرکے ارشاد فرمایا (جس نے اپنے لیے حکم دریافت کیا تھا): تو اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کرے، کیونکہ وہ پاکی ہے، تجھ کو وہ پاک کردے گی اور عطیہ دیوے تو اپنے رشتہ داروں کو اور پہچانے تو مسکین اور پڑوسی اور سائل کے حق کو۔ (عین ترغیب عن احمد)

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے: قائم کرو تم نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَةُ فِي الْاَخْذِ بِالْقُرْاٰنِ عِلْمًا وَّعَمَلًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى امْتَنَّ عَلٰى عِبَادِهٖ بِنَبِيِّهِ الْمُرْسَلِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِتَابِهِ الْمُنَزَّلِ. حَتّٰى اتَّسَعَ عَلٰى اَهْلِ الْاَفْكَارِ، طَرِيْقُ الْاِعْتِبَارِ، بِمَا فِيْهِ مِنَ الْقَصَصِ وَالْاَخْبَارِ، وَاتَّضَحَ بِهٖ سُلُوْكُ الْمَنْهَجِ الْقَوِيْمِ، وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ، بِمَا فَصَّلَ فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَيْهِ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهِ الَّذِيْنَ تَذَكَّرُوْا بِالْقُرْاٰنِ وَذَكَّرُوْا بِهِ النَّاسَ تَذْكِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِى الدُّنْيَا،

[1] بخاری، رقم ۵۰۲۷

فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا.[1] وَقَالَ ﷺ: إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ.[2] وَقَالَ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ [بِهٖ] حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا.[3] وَقَالَ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاسْتَظْهَرَهٗ، فَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ [بِهِ] الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشْرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.[4] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝[5]

---

[1] ابوداود، رقم: ۱۴۶۴ [2] ترمذی، رقم: ۲۹۱۳ [3] ترمذی، رقم: ۲۹۱۰
[4] ترمذی، رقم: ۲۹۰۵ [5] الواقعۃ: ۷۵-۷۹

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ ششم

تعلیم قرآن اور اس پر عمل کرنے کے بیان میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری)

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ (قیامت کے دن) قرآن (پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والے) کو کہا جاوے گا کہ پڑھ اور درجہ حاصل کر اور سنوار کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا، کیونکہ تیرا درجہ اس آیت کے ختم پر ہے جس کو تو پڑھے۔ (احمد، ترمذی، نسائی)

فائدہ: پس جس قدر آیات کی وہ تلاوت کرے گا اُسی قدر اس کو درجات عطا فرمائے جائیں گے، جو لوگ دنیوی ترقی کے واسطے تعلیم دنیا میں مصروف و مشغول ہو کر قرآن شریف کی تعلیم مبارک سے غافل ہو رہے ہیں، وہ لوگ غور کریں کہ کس قدر دولت سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ فہم سلیم عطا فرماوے۔

حدیث سوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بیشک وہ شخص کہ جس کے جوف (قلب) میں قرآن شریف بالکل نہ ہو وہ اُجڑے ہوئے گھر جیسا ہے۔ (ترمذی و دارمی)

حدیث چہارم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے (پس فی حرف دس نیکیاں ملتی ہیں)۔

حدیث پنجم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جس شخص نے قرآن شریف پڑھا اور اسکو یاد کیا اور اسکے حلال (بتلائے ہوئے) کو حلال اور اسکے حرام (بتلائے ہوئے) کو حرام سمجھا (یعنی اس پر عمل کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریگا اور اسکے گھر کے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کریگا جن کے لیے دوزخ ضروری ہو چکی۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

فائدہ: یعنی جو گناہ گار بدوں توبہ کیے مرجانے کی وجہ سے دوزخ میں جانے کے مستحق ہو گئے ہوں اُن کی نجات ہو جائے گی، کیونکہ کفر و شرک کرنے والے کی کسی طرح نجات نہ ہو گی۔

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے کہ یہ قرآن کریم محفوظ کتاب میں درج ہے، اس کو بجز پاک لوگوں کے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔

اَلْخُطْبَةُ السَّابِعَةُ

فِی الْاِشْتِغَالِ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالدُّعَاءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الشَّامِلَةِ رَأْفَتُہٗ، اَلْعَامَّةِ رَحْمَتُہٗ، اَلَّذِیْ جَازٰی عِبَادَہٗ عَنْ ذِکْرِھِمْ بِذِکْرِہٖ، فَقَالَ تَعَالٰی: "فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ"[۱] وَرَغَّبَھُمْ فِی السُّؤَالِ وَالدُّعَاءِ بِاَمْرِہٖ، فَقَالَ: اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ، فَاَطْمَعَ الْمُطِیْعَ وَالْعَاصِیَ، وَالدَّانِیَ وَالْقَاصِیَ، فِیْ رَفْعِ الْحَاجَاتِ وَالْاَمَانِیْ، بِقَوْلِہٖ: فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِیْ.[۲] وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَسَیِّدُ اَنْبِیَائِہٖ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خِیَرَةِ اَصْفِیَائِہٖ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا.

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَفْعَ الْحَاجَاتِ اِلَیْہِ تَعَالٰی اَفْضَلُ عِبَادَةٍ تُؤَدّٰی بِاللِّسَانِ، بَعْدَ تِلَاوَةِ

---

[۱] البقرة:۱۵۲ [۲] علی بعض القراءات۔ (البقرة:۱۸۶)

الْقُرْاٰنِ، فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَايَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ [تَعَالٰى] مِنَ الدُّعَاءِ.[4] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ.[5] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.[6] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝[7]

---

[1] مسلم، رقم: ۶۸۵۵ [2] بخاری، رقم: ۶۴۰۷ [3] ترمذی، رقم: ۳۳۷۱
[4] ترمذی، رقم: ۳۳۷۰ [5] ترمذی، رقم: ۳۵۴۸ [6] ترمذی، رقم: ۳۳۷۳ [7] الاحزاب: ۴۱، ۴۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ ہفتم

ذکر اللہ اور دعا کے بیان میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں بیٹھتی کوئی جماعت جو اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر گھیر لیتے ہیں اُن کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے اُن کو رحمت اور نازل ہوتی ہے ان پر راحت اور تسلی اور خدائے تعالیٰ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتا ہے۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی ملائکۂ مقربین سے اُن لوگوں کی تعریف کرتا ہے جو ذکرِ خداوندی میں مشغول ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

آسماں سجدہ کند بہر زمینے کہ درو
یکدو کس یکدو نفس بہر خدا بنشیند

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا اُس کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے (یعنی ذاکر زندہ اور غافل مردہ ہے)۔ (متفق علیہ)

حدیث سوم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

حدیث چہارم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ حق تعالیٰ شانہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث پنجم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بیشک دعا نفع دیتی ہے اس (بلا اور مصیبت) سے جو نازل ہو چکی اور اُس سے جو ابھی نازل نہیں ہوئی (یعنی دعا سے نازل شدہ بلا دور ہو جاتی ہے اور جو آئندہ آنے والی تھی وہ بھی ٹل جاتی ہے) پس اے بندگانِ خدا! تمہارے ذمہ (ہر حال میں) دعا کرنا ضروری ہے (کیونکہ) اگر اُس وقت کسی آفت میں مبتلا نہیں تو کیا خبر کہ آئندہ بھی کوئی آفت آنے والی نہیں ہے۔ (ترمذی)

حدیث ششم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا خدا تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے (اللہ اللہ کیا ٹھکانہ ہے کرم کا)۔ (ترمذی)

آیت مبارکہ: حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! اللہ کی یاد خوب کثرت سے کیا کرو

اور صبح وشام (یعنی ہر وقت) اس کی تسبیح (اور پاکی) بیان کرو۔

اضافہ: (الف) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کی کیاریوں میں گزرو تو (اُن میں سے) خوب کھاؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔ (ترمذی)

(ب) ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ شیطان انسان کے دل پر بیٹھا ہوا ہے، جب وہ خدا کو یاد کرتا ہے تو شیطان غائب ہو جاتا ہے اور جب غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔ (بخاری)

(ج) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا مانگا کرو کہ قبول کا یقین رکھتے ہو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ قلبِ غافل سے دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ فِیْ تَطَوُّعِ النَّهَارِ وَاللَّیْلِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اٰلَائِهٖ حَمْدًا كَثِیْرًا، وَنَذْكُرُهٗ ذِكْرًا لَّا یُغَادِرُ فِی الْقَلْبِ اسْتِكْبَارًا وَّلَا نُفُوْرًا، وَنَشْكُرُهٗ اِذْ جَعَلَ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَكْرَمِیْنَ الَّذِیْنَ اجْتَهَدُوْا فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ غُدْوَةً وَّعَشِیًّا وَّبُكْرَةً وَّاَصِیْلًا، حَتّٰی اَصْبَحَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِی الدِّیْنِ هَادِیًا وَّسِرَاجًا مُّنِیْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ، اَلْحَدِیْثَ.[1] وَقَالَ ﷺ: عَلَیْكُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ، فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ

---

[1] بخاری، رقم: ۶۵۰۲

لِلسَّیِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ.[1] وَقَالَ ﷺ: یَاعَبْدَ اللّٰہِ! لَا تَکُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ، کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ.[2] وَقَالَ ﷺ: اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ، وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ.[3] وَقَالَ ﷺ: مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ، فَقَرَأَهٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ، کُتِبَ لَهٗ کَاَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّیْلِ.[4] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ۝[5]

---

[1] ترمذی، رقم: ۳۵۴۹ [2] بخاری، رقم: ۱۱۵۲۔ مسلم، رقم: ۲۷۳۳ [3] بخاری، رقم: ۳۹

[4] مسلم، رقم: ۱۷۴۵ [5] الاعراف: ۲۰۵

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ ہشتم

نوافل کے بیان میں

حدیث اوّل: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا بندہ میرا قرب نوافل کے ساتھ حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں۔

(بخاری)

فائدہ: اس سے بڑھ کر کیا دولت ہوسکتی ہے۔

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اپنے اوپر رات کے قیام (یعنی تہجد) کو لازم پکڑلو کیونکہ وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ (چلا آتا) ہے اور تم کو تمہارے رب سے قریب کرنے والا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے اور بری بات سے روکتا ہے۔ (ترمذی)

حدیث سوم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے: اے عبداللہ! (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ہیں) فلاں شخص جیسا نہ ہونا کہ وہ رات کو اُٹھتا تھا، پھر اس کو ترک کردیا، بلکہ ہمیشہ پابندی سے تہجد پڑھتے رہو۔ (متفق علیہ)

حدیث چہارم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دین آسان ہے اور نہیں مبالغہ کرتا کوئی شخص دین میں مگر اُس پر دین غالب آتا ہے (یعنی جو شخص مبالغہ کرتا ہے وہ تھک کر رہ جاتا ہے) پس تم میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال پر رہو اور خوش رہو اور مدد چاہو صبح وشام اور کچھ اخیر رات کی اندھیری میں (یعنی ان تین اوقات میں نفل عبادت کرلیا کرو، اس سے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے۔ (بخاری)

فائدہ: کس قدر سہولت فرمادی گئی ہے، پھر بھی کوئی ہمت نہ کرے تو اس کا کیا علاج۔

حدیث پنجم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص اپنے وظیفے سے سوتا رہ جاوے یا اُس میں سے کچھ رہ جائے، پھر اُس کو فجر اور ظہر کے درمیان کسی وقت پڑھ لے تو اس کے واسطے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے کہ گویا اُس نے رات ہی کو پڑھا۔ (مسلم)

فائدہ: ضعیف العمر پر کتنی رحمت ہے۔

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے ذکر کر اپنے رب کا (خواہ) اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور (خواہ) پکار سے کم (یعنی معتدل آواز کے ساتھ) صبح وشام کے وقت اور غافلوں میں سے مت ہو۔

فائدہ: اس میں ذکر جہر مفرط (یعنی حد سے زیادہ) ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں اُس کی ممانعت آئی ہے اور ذکر جہر میں اس کی رعایت بھی ضروری ہے کہ کسی کو تکلیف وتشویش نہ ہو اور ایسے وقت اور ایسی جگہ کرے کہ کسی کا حرج نہ ہو۔

اضافہ: اور حدیث میں آیا ہے کہ اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ (یہ قیامت کے حساب کا ذکر ہے اور قبر میں سب سے پیشتر پیشاب کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اس سے بچاؤ کیا تھا یا نہیں) پس اگر وہ (یعنی نماز) ٹھیک رہی تو کامیاب اور بامراد ہوگیا اور اس میں کمی رہے گی تو وہ ناکام اور بے مراد رہے گا۔ اور اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی رہ جائے گی تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے واسطے کوئی نفل ہے، پس (اگر نفل ہوئے تو) ان کے ساتھ وہ کمی پوری کی جائے گی جو فرضوں میں رہ گئی ہو، پھر اسی طرح اس کے سب اعمال کا حساب کیا جاوے گا کہ نفل سے فرضوں کی کمی کو زکوٰۃ اور روزہ وغیرہ میں بھی پورا کیا جاوے گا۔ (ابوداؤد)

اَلْخُطْبَةُ التَّاسِعَةُ فِیْ تَعْدِیْلِ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْسَنَ تَدْبِیْرَ الْکَائِنَاتِ، فَخَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ، وَاَنْزَلَ الْمَاءَ الْفُرَاتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ، فَاَخْرَجَ بِهٖ الْحَبَّ وَالنَّبَاتَ، وَقَدَّرَ الْاَرْزَاقَ وَالْاَقْوَاتَ، وَحَفِظَ بِالْمَاْکُوْلَاتِ قُوَی الْحَیْوَانَاتِ، وَاَعَانَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ بِاَکْلِ الطَّیِّبَاتِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُؤَیَّدُ بِالْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تَتَوَالٰی عَلٰی مَمَرِّ الْاَوْقَاتِ، وَتَتَضَاعَفُ بِتَعَاقُبِ السَّاعَاتِ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا[1] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلزَّهَادَةُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلٰکِنَّ الزَّهَادَةَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّاتَکُوْنَ بِمَا فِیْ

[1] الاعراف: ۳۱

يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدَيِ اللّٰهِ. اَلْحَدِيْث[1]. وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَام: الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ نَفَثَ فِيْ رَوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ[2]. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اِذَا اَكَلْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ، وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ اللَّحْمَ فَنَزَلَتْ: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا[3]. وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَام: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ[4]. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝[5]

۱؎ ترمذی، رقم: ۲۳۴۰ ۲؎ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۱۰۳۷۶ باختلاف الفاظ الحدیث۔
۳؎ ترمذی، رقم: ۳۰۵۴ باختلاف الفاظ الحدیث۔ ۴؎ ترمذی، رقم: ۲۴۸۶ ۵؎ النحل: ۱۱۶

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ نہم

کھانے پینے میں میانہ روی کے بیان میں

آیت: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے: کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو۔

فائدہ: اسراف اس کو کہتے ہیں کہ گناہ کے کاموں میں خرچ کیا جاوے اور اُسی میں وہ خرچ بھی داخل ہے جو بلا ضرورتِ شدید طاقت سے زیادہ جائز کاموں میں خرچ کیا جاوے، کیونکہ اُس کا انجام بے صبری اور حرص و بدنیتی ہوتی ہے۔

حدیث اوّل: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) حلال کو حرام قرار دینا نہیں ہے اور نہ مال کو ضائع کرنا ہے، ولیکن زہد یہ ہے کہ جو تیرے پاس موجود ہے اُس سے بے رغبتی اُس سے زیادہ نہ ہو جو اللہ جلّ شانُہٗ کے پاس ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو سمجھے گا کہ خدا تعالیٰ سب کاموں کا بنانے والا ہے تو دنیا میں اُس کا قلب مشغول نہ ہوگا، اصل زہد یہ ہے۔ اور جو لوگ حلال چیزوں کا استعمال ترک کردیتے ہیں یا مال کو ویسے ہی اُڑا دیتے ہیں اس کا نام زہد نہیں ہے۔

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ روح امین نے میرے دل میں یہ القا کیا کہ کوئی جاندار نہیں مرے گا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ خبردار! بس اللہ سے ڈرو اور طلبِ معاش میں میانہ روی اختیار کرو اور رزق میں دیر ہونا تم کو اس بات پر ہرگز براانگیختہ نہ کرے کہ اُس کو اللہ کی نافرمانیوں کے ذریعہ طلب کرنے لگو، کیوں کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ حاصل نہیں کیا جاتا مگر اس کی فرمانبرداری کے ذریعہ سے۔ (شرح السنۃ و بیہقی)

فائدہ: اگر نافرمانی کی حالت میں روزی ملے تو وہ نعمت نہیں، بلکہ وہ دو جہاں میں وبالِ جان ہے، یہاں تو اُس کی وجہ سے چین نہیں مل سکتا اور آخرت میں نافرمانی پر عذاب ہوگا۔

حدیث سوم: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تحقیق جب گوشت کھاتا ہوں مجھے (نفسانی) اشتعال ہو جاتا ہے اور (اسی لیے) میں نے گوشت کو (اپنے اوپر) حرام کرلیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا. الآیۃ یعنی اے ایمان والو! حرام نہ ٹھیراؤ اُن پاک چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے اوپر حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ (عین کمالین عن الترمذی)

فائدہ: اس میں اس کی ممانعت ہے کہ حلال چیز کے ساتھ اعتقاداً یا عملاً حرام کا برتاؤ کیا جاوے، یعنی اس کو حرام سمجھنے لگے، البتہ اگر کسی وجہ سے مثلاً بیماری یا ریاضت و مجاہدہ وغیرہ کے باعث حلال چیز کا استعمال ترک کر دیا جائے اور اُس ترک کو ثواب نہ سمجھے، بلکہ نفس کا علاج سمجھے تو مضائقہ نہیں۔

حدیث چہارم: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شکر کرنے والا مثل روزہ دار صابر کے ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

آیت: ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے کہ جن چیزوں کے بارے میں تمہارا جھوٹا دعویٰ ہے اُن کی نسبت اپنی زبانوں کے جھوٹ بنانے سے یوں مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹ باندھ بیٹھو گے، بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے۔

اضافہ: (الف) نیز حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا. الآیۃ یعنی اے لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں اُن میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور ارشاد فرمایا: وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ. الآیۃ یعنی اور وہی (اللہ ہے) جس نے باغات پیدا کیے اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں (جیسے انگور) اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی میں کھانے کی مختلف طور کی چیزیں ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور

(کبھی) نہیں بھی ہوتے، اُن سب کا پھل کھاؤ جب وہ نکل آوے اور اس میں جو حق (شرع سے واجب ہے) وہ اس کے کاٹنے اور توڑنے کے دن ادا کر دیا کرو اور حد سے مت گزرنا، یقیناً حد سے گزرنے والوں کو وہ یعنی اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

(ب) اور سورۂ فرقان میں ہے: وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا . الاٰية یعنی وہ (اللہ کے خاص بندے) جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ زیادتی کرتے ہیں نہ تنگی اور (بلکہ اُن کا خرچ) اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

(ج) ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بالیقین اللہ تعالیٰ بندے سے خوش ہوتا ہے اس بات پر کہ وہ لقمہ کھاتا ہے تو اس پر شکر کرتا ہے اور (پانی) کا گھونٹ پیتا ہے تب اس پر شکر کرتا ہے۔ (مسلم)

اَلْخُطْبَةُ الْعَاشِرَةُ فِيْ حُقُوْقِ النِّكَاحِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا، وَسَلَّطَ عَلَى الْخَلْقِ مَيْلًا اِضْطَرَّهُمْ بِهٖ اِلَى الْحِرَاثَةِ جَبْرًا، وَاسْتَبْقٰى بِهٖ نَسْلَهُمْ قَهْرًا وَّقَسْرًا، ثُمَّ عَظَّمَ اَمْرَ الْاَنْسَابِ وَجَعَلَ لَهَا قَدْرًا، فَحَرَّمَ لِسَبَبِهَا السِّفَاحَ وَبَالَغَ فِيْ تَقْبِيْحِهٖ رَدْعًا وَّزَجْرًا، وَنَدَبَ اِلَى النِّكَاحِ وَحَثَّ عَلَيْهِ اسْتِحْبَابًا وَّاَمْرًا، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ بِالْاِنْذَارِ وَالْبُشْرٰى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً لَّايَسْتَطِيْعُ لَهَا الْحِسَابُ عَدًّا وَّلَا حَصْرًا، وَّسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً.[1] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ،

---

[1] الرعد: ۳۸

فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مَئُوْنَةً.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ، إِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ وُّلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ، فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا، فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلٰى أَبِيْهِ.[4] أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ط إِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝[5]

---

[1] بخاری، رقم: ۵۰۶۵ [2] مسلم، رقم: ۳۳۹۸ [3] بیہقی، رقم: ۲۵۶۶ [3] ترمذی، رقم: ۱۰۸۴

[4] شعب الایمان للبیہقی ۸۶۶۶ [5] النور: ۳۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ دہم

حقوقِ نکاح کے بیان میں

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: اور بیشک ہم نے آپ سے پیشتر رسول بھیجے ہیں، اُن کے لیے بیویاں اور اولاد بنائی ہیں۔

حدیث اوّل: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جوانوں کے گروہ! جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھے پس اُسے چاہیے کہ نکاح کرلے، کیونکہ وہ آنکھوں کو (بدنگاہی سے) زیادہ بند کرنے والا ہے اور شرمگاہ کو زیادہ بچانے والا ہے اور جو طاقت نہ رکھے (نان نفقہ پر قادر نہ ہونے وغیرہ کی وجہ سے) پس اُس پر (بکثرت) روزہ رکھنا لازم ہے، بے شک وہ اس کے لیے ایک قسم کا خصی ہونا ہے۔ (متفق علیہ)

فائدہ: کیونکہ زیادہ روزہ رکھنے سے ضعف بڑھ جاتا ہے اور شہوت نہیں رہتی اور خصی ہونے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ شہوت نہ رہے۔ بلکہ خصی ہونے میں یہ خرابی ہے کہ اگر پھر کسی وقت وسعت ہوجانے پر نکاح کرنا چاہے تو شہوت کا لوٹنا ممکن نہیں، اسی واسطے خصی ہونے کی ممانعت آئی ہے اور روزہ سے جو ضعف بڑھ جاتا ہے بوقت ضرورت عمدہ غذا یا دوا کے استعمال سے دور ہوسکتا ہے۔

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے بڑھ کر برکت کے اعتبار سے وہ نکاح ہے جس میں خرچ کم ہو (بیہقی) یعنی مہر وغیرہ کم ہو۔ افسوس ہے کہ آج لوگ زیادہ خرچ کرنے کو فخر سمجھتے ہیں اور کم خرچ کرنے والے نکاح کو معیوب خیال کرتے ہیں۔ (فالی اللّٰہ المشتکی)

حدیث سوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب پیغام دے تمہیں وہ شخص جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کردو۔ اگر تم نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوجائے گا۔ (ترمذی)

حدیث چہارم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جس کے یہاں بچہ پیدا ہو، چاہیے کہ اس کا

نام اچھا رکھے اور اس کو خوب ادب سکھاوے، پس جب بالغ ہو جاوے تو اس کی شادی کردے اور اگر بالغ ہو گیا اور اس نے (بلا عذر) شادی نہ کی اور وہ کوئی گناہ کر بیٹھا، پس اس کا گناہ اس کے باپ کے ذمہ بھی ہوگا۔ (بیہقی)

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تم میں جو بے بیاہ ہوں اُن کا نکاح کر دیا کرو اور (اُن کا بھی) جو تمہارے غلام اور لونڈیوں میں لائق ہوں، اگر وہ مفلس ہوں گے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے، خوب جاننے والا ہے۔

اضافہ: (الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑا (متفق علیہ) پس اس سے بچنے کا بہت اہتمام لازم ہے۔

(ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اُن کی مدد کرنا حق ہے (ان میں سے ایک اُس کو بھی فرمایا) جو نکاح کرے عفت کے ارادے سے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدمی نے نکاح کر لیا تو اس نے نصف دین کی تو تکمیل کر لی، اب باقی نصف میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ (بیہقی)

اَلْخُطْبَةُ الْحَادِيَةَ عَشَرَ فِي الْكَسْبِ وَالْمَعَاشِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ حَمْدَ مُوَحِّدٍ يَّمْحَقُ فِيْ تَوْحِيْدِ مَاسِوَى الْوَاحِدِ الْحَقِّ وَيَتَلَاشٰى، وَنُمَجِّدُ تَمْجِيْدَ مَنْ يُّصَرِّحُ بِاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَّاسِوَى اللّٰهِ بَاطِلٌ وَّلَا يَتَحَاشٰى، وَنَشْكُرُهٗ اِذْ رَفَعَ السَّمَاءَ لِعِبَادِهٖ سَقْفًا مَّبْنِيًّا وَّمَهَّدَ الْاَرْضَ بِسَاطًا لَّهُمْ وَفِرَاشًا، وَكَوَّرَ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ فَجَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِيْ يَصْدُرُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَنْ حَوْضِهٖ رِوَاءً بَعْدَ وُرُوْدِهِمْ عَلَيْهِ عِطَاشًا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ لَمْ يَدَعُوْا فِيْ نُصْرَةِ دِيْنِهٖ تَشَمُّرًا وَّانْكِمَاشًا، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ:

فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ.[1] وَقَالَ عليه السلام: مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ

---

[1] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۸۷۴۱

خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَام: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَام: اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانِيَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَام لِرَجُلٍ: اِذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ، فَقَالَ ﷺ: هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ،[4] نَعَمْ! يُؤْذَنُ فِيْ تَرْكِ الْكَسْبِ لِمَنْ كَانَ قَوِيًّا لَّا يُخِلُّ بِوَاجِبٍ بِتَرْكِهٖ. فَقَدْ رُوِيَ اَنَّهٗ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ.[5] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝[6]

---

[1] بخاری، رقم: ۲۰۷۲ [2] ترمذی، رقم: ۱۲۰۹۔ داری، دارقطنی، ابن ماجہ [3] ابن ماجہ، رقم: ۲۴۴۴، احمد
[4] ابوداؤد، رقم: ۱۶۴۱ [5] ترمذی، رقم: ۲۳۴۵ [6] الجمعۃ: ۱۰

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ یازدہم

کسبِ معاش میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسب حلال کا تلاش کرنا ایک فرض ہے بعد فرض کے۔ (بیہقی)

فائدہ: یعنی فریضۂ نماز وغیرہ کے بعد اُس کا درجہ ہے، یہ نہیں کہ اس میں منہمک ہو کر نماز بھی بھول جاؤ۔ اور جس کو غنائے ظاہری یا باطنی نصیب ہو وہ اس سے بالکل ہی مستغنی ہے۔ واللہ اعلم!

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی شخص نے ہرگز کوئی کھانا اپنے ہاتھوں کی کمائی کھانے سے بہتر نہیں کھایا اور بیشک خدا کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے۔ (بخاری)

حدیث سوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ بولنے والا امانت دار تاجر انبیاء وصدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، دارمی، دارقطنی، ابن ماجہ)

حدیث چہارم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طسم کی تلاوت کی یہاں تک کہ قصہ موسیٰ علیہ السلام تک پہنچے تو فرمایا: بے شک موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو آٹھ یا دس سال تک اجیر بنایا اپنی شرمگاہ کو پاک رکھنے اور کھانے پینے کے عوض میں۔ (احمد، ابن ماجہ)

حدیث پنجم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا کہ جا اور لکڑیاں جمع کر اور بیچ (پس وہ آدمی چلا گیا، لکڑیاں لاتا اور بیچتا رہا۔ پھر حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دس درہم کما چکا تھا اور بعض کا کپڑا اور بعض کا کھانا خرید چکا تھا) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال کرنا تیرے چہرے میں زخم لادے۔ (ابوداؤد)

حدیث ششم: حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اور دوسرا کوئی پیشہ کیا کرتا تھا۔ پس اس کمانے والے نے اپنے بھائی کی شکایت حضور سے کی کہ (یہ کچھ کماتا نہیں) آپ نے فرمایا کہ شاید تجھ

کو اسی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: پس جب (جمعہ کی) نماز پوری ہو چکے تو (اس وقت تم کو اجازت ہے) کہ تم زمین پر چلو پھرو اور اللہ کی روزی تلاش کرو (اس حالت میں بھی) تم اللہ کو بہ کثرت یاد کرتے رہا کرو، تاکہ تم کو فلاح ہو اور نجات ہو۔

اضافہ (الف): اور حضرت علی و سعد بن مالک و عبداللہ بن مسعود و عمر بن عبدالعزیز اور قاسم بن عروہ اور آلِ ابی بکر اور آلِ علی اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم نے کھیتی کی ہے۔ (بخاری)

(ب) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین) کرایہ پر دینے کا امر فرمایا ہے۔ (مسلم)

(ج) ان روایات سے کسبِ حلال کی ضرورت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے، اس لیے اس میں سعی اور کوشش لازم ہے، البتہ جو شخص ایسا قوی القلب ہو جس کے لیے کسب کسی واجب میں خلل انداز نہ ہوتا ہو اس کو ترکِ کسب کی اجازت ہے جیسا کہ روایتِ ششم سے معلوم ہوتا ہے، بلکہ بعض حالتوں میں متوکلین کے لیے ترکِ کسب افضل ہے جس کی تفصیل التکشف وغیرہ کتبِ تصوف سے معلوم ہو سکتی ہے اور کسبِ حرام سے تو ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةَ عَشَرَ فِي التَّوَقِّيْ عَنْ كَسْبِ الْحَرَامِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ صَلْصَالٍ، ثُمَّ رَكَّبَ صُوْرَتَهٗ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ وَّاَتَمِّ اعْتِدَالٍ، ثُمَّ غَذَاهُ فِيْ اَوَّلِ نُشُوْئِهٖ بِلَبَنٍ اِسْتَصْفَاهُ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ سَائِغًا كَالْمَاءِ الزُّلَالِ، ثُمَّ حَمَاهُ بِمَا اٰتَاهُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ عَنْ دَوَاعِي الضُّعْفِ وَالْإِنْحِلَالِ، ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِ طَلَبَ الْقُوْتِ الْحَلَالِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْهَادِيْ مِنَ الضَّلَالِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ خَيْرِ اَصْحَابٍ وَّخَيْرِ اٰلٍ ، وَّسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ۔[1] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ۔[2] وَلَعَنَ

---

[1] ابوداؤد، رقم: ٣٤٨٦ [2] سنن دارمی، رقم: ٢٥٨٠

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ.[۱]
وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَّمْ يُبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ وَلَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَلْعَنُهٗ.[۲] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ.[۳] وَلَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ، يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا.[۴] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: وَلَا تَنَاجَشُوْا..... وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ.[۵] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ.[۶] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝[۷]

[۱] مسلم، رقم: ۴۰۹۳ [۲] ابن ماجہ، رقم: ۲۲۴۷ [۳] بخاری، رقم: ۳۰۲۳ ـ مسلم، رقم: ۴۱۳۳
[۴] مسند احمد، رقم: ۲۲۳۹۹ [۵] مسلم، رقم: ۲۷۹۰ [۶] مسلم، رقم: ۲۸۴ [۷] النساء: ۲۹

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ دوازدہم

کسبِ حرام سے بچنے کے بیان میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام کر دیا ہے۔ (متفق علیہ)

فائدہ: آج کل تصویروں کی عام طور پر خرید وفروخت ہو رہی ہے۔ یہ اس حدیث کی رو سے حرام ہے (نیز عام طور پر گائے بھینس وغیرہ مر جائے تو چمار وغیرہ کو دیتے ہیں اور اسکا عوض لیتے ہیں، حالانکہ یہ بالکل حرام ہے، مردار کا کوئی عوض لینا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی مردار کی کھال اپنے طور پر مزدوری دے کر یا ویسے ہی رنگوالی جاوے تو رنگنے کے بعد اُس کی خرید و فروخت درست ہے)۔

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تاجر لوگ قیامت کے دن (فجار یعنی نافرمان) ہونے کی حالت میں اُٹھائے جاویں گے، مگر وہ شخص جس نے خرید وفروخت میں تقویٰ اختیار کیا اور سچی قسم کھائی اور سچ بولا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، داری، بیہقی)

حدیث سوم: رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت کی ہے (مسلم)۔ افسوس آج کل یہ سب کام بے دھڑک کیے جا رہے ہیں۔

حدیث چہارم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جس کسی نے کوئی عیب دار چیز بیچی اور اس پر مطلع نہیں کیا وہ ہمیشہ خدا کی دشمنی اور غصہ میں رہتا ہے یا (یوں فرمایا) اس پر ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

حدیث پنجم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی ظلماً لے لی ہو بیشک قیامت کے دن وہ اس کے گلے میں ڈالی جائے گی ساتوں زمین سے (متفق علیہ) یعنی جتنی زمین دبائی ہے اتنی ہی زمین ساتوں زمین کی گہرائی تک گلے میں ڈالی جاوے گی، بلکہ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ زمین خود اسی ظالم سے کھدوائی جاوے گی، جو لوگ دوسروں کو حق نہیں دیتے وہ ذرا خیال کریں کہ کس قدر وبال اپنے ذمہ لے رہے ہیں، خاص کر

بعض ملکوں میں (مثلاً پنجاب وغیرہ میں) تو ہمشیرہ وغیرہ وارثانِ شرعیہ کو بالکل ہی محروم قرار دے رکھا ہے۔ اس بارے میں رسالہ غصب میراث ضرور دیکھ لیا جاوے۔

حدیث ششم: رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور دلوانے والے پر۔ (احمد، بیہقی)

حدیث ہفتم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دھوکا دینے کے لیے بولی نہ بڑھاؤ (جیسا کہ بعض لوگ نیلام والوں سے مل کر بولی بڑھاتے رہتے ہیں، تاکہ دوسرا شخص دھوکا میں آکر زیادہ قیمت لگادے) اور اونٹنی اور بکری (و نیز دیگر مواشی) کا دودھ نہ روکو (جیسا کہ بعض لوگ خریدار کو دھوکا دینے کے واسطے کیا کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

حدیث ہشتم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جو شخص دھوکا دے وہ مجھ سے تعلق رکھنے والا نہیں ہے۔ (مسلم)

فائدہ: معاملات کی صفائی اور کسب حرام سے پرہیز کے متعلق یہ چند روایتیں لکھی گئی ہیں جن سے حرام خوری کی مذمت اور اس کی اکثر ضروری صورتیں معلوم ہوگئی ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لیے بہشتی زیور اور صفائی معاملات کا مطالعہ ضروری ہے۔

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریق پر مت کھاؤ، لیکن (مباح طور پر ہو مثلاً) یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو (تو مضائقہ نہیں) اور تم ایک دوسرے کو قتل مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہیں۔

اضافہ (الف): اور ممانعت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے شراب اور جوئے سے۔ (ابوداؤد)

آج کل بیع کی بہت صورتیں جو اکثر کمپنیوں کی طرف سے رائج ہیں وہ اور جان کا بیمہ وغیرہ سب جوا ہے۔

(ب) آنحضرت ﷺ نے دھوکا کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

(ج) نیز آپ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس کا قابل (استعمال) ہونا ظاہر نہ ہو جاوے۔ (متفق علیہ) آج کل یہ بلا بھی عام ہو رہی ہے کہ پھل آنے سے پیشتر بہار کی بیع ہوتی ہے، اس کو سعی بلیغ سے روکنا چاہیے، کیوں کہ ایسے پھلوں کا بہار کے خریدار سے بھی خریدنا جائز نہیں ہے۔

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ عَشَرَ فِيْ حُقُوْقِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ غَمَرَ صَفْوَةَ عِبَادِهٖ بِلَطَائِفِ التَّخْصِيْصِ طَوْلًا وَّامْتِنَانًا، وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ فَاَصْبَحُوْا بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا، وَنَزَعَ الْغِلَّ مِنْ صُدُوْرِهِمْ فَظَلُّوْا فِي الدُّنْيَا اَصْدِقَاءَ وَاَخْدَانًا، وَفِي الْاٰخِرَةِ رُفَقَاءَ وَخِلَّانًا. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَاقْتَدَوْا بِهٖ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّعَدْلًا وَّاِحْسَانًا۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الْمُحَافَظَةَ عَلٰى حُقُوْقِ الْعَامَّةِ مِنْهُمْ وَالْخَاصَّةِ مِنْ اَفْضَلِ الْقُرُبَاتِ، وَبِمُرَاعَاتِهَا تَصْفُو الْاُخُوَّةُ وَالْاُلْفَةُ عَنْ شَوَائِبِ الْكُدُوْرَاتِ، وَقَدْ نَدَبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَيْهَا، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ[1]. وَقَالَ تَعَالٰى: وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ[2].

---

[1] بنی اسرائیل:۳۱ [2] البقرۃ:۲۲۸

وَقَالَ تَعَالٰی: وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ.[1] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ، وَیَشْھَدُہٗ اِذَا مَاتَ، وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ، وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ، وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ، وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَھِدَ.[2] وَقَالَ علیہ الصلوٰۃ والسلام: لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ.[3] وَقَالَ علیہ الصلوٰۃ والسلام: اَلْمُؤْمِنُوْنَ کَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنِ اشْتَکٰی رَاْسُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ.[4] وَقَالَ علیہ الصلوٰۃ والسلام: اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ؛ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا.[5] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۝[6]

[1] النساء: ۳۶ [2] النسائی، رقم: ۱۹۳۰ [3] البخاری، رقم: ۷۳۷۶ [4] مسلم، رقم: ۲۵۸۸، ۲۵۸۹
[5] البخاری، رقم: ۶۰۶۶۔ مسلم، رقم: ۶۵۳۶ [6] القلم: ۴

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سیزدہم

حقوقِ عامہ وخاصہ کے بیان میں

آیات طیبات: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: اور نہ کرو قتل تم اولاد کو تنگ دستی سے ڈر کر (جیسا کہ کفار کرتے تھے) و نیز ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لیے بھی حقوق ہیں جیسا کہ اُن پر مردوں کے حقوق ہیں، و نیز ارشاد فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور (دوسرے) اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور اُن (غلام لونڈیوں) کے ساتھ بھی (جو شرعاً) تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں۔

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن کے لیے مومن کے ذمہ چھ حق ہیں: جب وہ مریض ہو تو اس کی عیادت (بیمار پرسی) کرے، اور جب انتقال ہوجاوے تو اس کے (جنازہ) پر حاضر ہووے، اور جب دعوت کرے تو قبول کرلے (بہ شرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور اگر عذر ہو تو قبول نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی شرعی عذر ہو تو قبول کرنا جائز بھی نہیں ہے۔ اور قبول دعوت کا حکم عام ہے، خواہ کھانے کے لیے دعوت ہو یا کسی اور ضرورت کے لیے ہر دعوت کو قبول کرنا حقِ مسلم ہے) اور جب وہ ملے تو سلام کرے اور جب چھینکے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو سننے والا) یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہے۔ اور وہ غائب ہو یا حاضر ہو (ہر حال میں) اس کی خیر خواہی کرے۔ (نسائی)

حدیث دوم: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔ (متفق علیہ)

حدیث سوم: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب مومن ایک آدمی کی مانند ہیں کہ اگر آدمی کی آنکھ میں تکلیف ہو تو کل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے اور اگر سر میں تکلیف ہو تو تب بھی کل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے (مسلم)۔ اسی طرح اگر ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو تکلیف

ہونا چاہیے۔

حدیث چہارم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب باتوں سے زیادہ جھوٹی ہے (یعنی بدگمانی کی بات اکثر جھوٹی نکلتی ہے) اور نہ خود عیب تلاش کرو نہ کسی سے کسی کے عیب کی جستجو کیا کرو (لیکن اگر حاکم وغیرہ قوی قرینہ کی بنا پر تحقیق واقعہ کریں تو تجسس ممنوع نہیں ہے) اور دھوکا دینے کو (نیلام میں) قیمت نہ بڑھاؤ اور آپس میں حسد نہ کرو۔ اور نہ آپس میں کینہ رکھو اور نہ آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندے بھائی (ہوکر) رہو۔ (متفق علیہ)

آیت مبارکہ: فرمایا حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو: بے شک آپ خلق عظیم پر ہیں۔

اضافہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: اے ایمان والو! نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے، کیا عجب کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں۔ اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے، کیا تعجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام برا بھی لگتا ہے۔ اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو، کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور کسی کے عیب کا سراغ مت لگایا کرو، اور کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ عَشَرَ

فِيْ تَرْجِيْحِ الْوَحْدَةِ عَنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْظَمَ النِّعْمَةَ عَلٰى خِيَرَةِ خَلْقِهٖ وَصَفْوَتِهٖ، بِاَنْ صَرَفَ هِمَمَهُمْ اِلٰى مُوَانَسَتِهٖ، وَرَوَّحَ اَسْرَارَهُمْ بِمُنَاجَاتِهٖ وَمُلَاطَفَتِهٖ، حَتّٰى اخْتَارَ الْعُزْلَةَ كُلُّ مَنْ طُوِيَتِ الْحُجُبُ عَنْ مُّجَارِيْ فِكْرَتِهٖ، فَاسْتَاْنَسَ بِمُطَالَعَةِ سُبُحَاتِ وَجْهِهٖ تَعَالٰى فِيْ خَلْوَتِهٖ، وَاسْتَوْحَشَ بِذٰلِكَ عَنِ الْاُنْسِ بِالْاِنْسِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَخَصِّ خَاصَّتِهٖ. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ سَيِّدِ اَنْبِيَائِهٖ وَخِيَرَتِهٖ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ سَادَةِ الْخَلْقِ وَاَئِمَّتِهٖ. اَمَّا بَعْدُ:

فَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِي الْعُزْلَةِ وَالْمُخَالَطَةِ وَتَفْضِيْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَالْحَقُّ اَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْاَحْوَالِ اَمْنًا وَّفِتْنَةً وَّالْاَشْخَاصِ ضُعْفًا وَّقُوَّةً

وَّالْجُلَسَاءِ صَلَاحًا وَّمَضَرَّةً، فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضَ الْفِتَنِ، وَقَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: كُوْنُوْا أَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُوْشِكُ أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْفِتَنِ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ، قِيْلَ: فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ، وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ.[4] أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. قَالَ رَبِّ إِنِّيْ لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِيْ وَأَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝[5]

---

[1] ابوداود، رقم:۴۲۶۲ [2] بخاری، رقم:۱۹ [3] بخاری، رقم:۷۰۸۴
[4] شعب الایمان للبیہقی، رقم:۴۹۹۳ [5] المائدہ:۲۵

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہاردہم

برے ہم نشین سے الگ رہنے کے بیان میں

حدیث اول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض فتنوں کا ذکر کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ (اُس وقت کے لیے) ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بس تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ (عین جمع الفوائد عن ابی داود)، یعنی باہر نہ نکلو کہ ان قصوں میں شریک ہونا پڑے۔

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر پہاڑ کی چوٹی اور بارش کے موقع کو تلاش کرتا پھرے گا، اپنے دین کو فتنوں سے بچا کر بھاگے گا۔ (عین جمع الفوائد عن مالک والبخاری وابی داود والنسائی)

حدیث سوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: فتنوں کے بارے میں کہ پکڑے رہے تو مسلمانوں کی جماعت کو اور اُن کے امام کو، عرض کیا گیا: پس اگر نہ ہو اُن کی جماعت سے کوئی امام؟ ارشاد فرمایا: (تو ایسی حالت میں) اُن کل فرقوں سے دور رہنا۔

(عین جمع الفوائد عن الشیخین، وابی داود)

حدیث چہارم: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلوت بہتر ہے برے ہم نشین سے اور نیک ہم نشین بہتر ہے خلوت (میں رہنے) سے (بیہقی)۔ ان سب روایات سے معلوم ہو گیا کہ نہ ہر حال میں خلوت بہتر ہے نہ جلوت، بلکہ خلوت برے ہم نشینوں سے بچنے کے واسطے ہے اور جلوت اچھی صحبت کے لیے ہے اور فتنہ کے موقع پر ضعیف لوگوں کے لیے (یعنی جو کہ رفع فتنہ پر قادر نہ ہوں خلوت بہتر ہے، جیسا کہ ابھی آنے والی آیت سے ثابت ہوتا ہے)۔

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ (موسیٰ نے کہا) اے میرے رب! میں نہیں مالک ہوں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا، پس علیحدگی کر دیجیے ہم میں اور فاسق قوم میں۔

اضافہ: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ سوال کیا گیا آپ سے اس آیت کے بارے

میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ. الآیۃ یعنی اے ایمان والو! اپنی (اصلاح کی) فکر رو۔ جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ پس فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو، یہاں تک کہ جب تم حرص کی پیروی اور خواہش کا اتباع اور دنیا کو ترجیح دینا اور ہر ایک رائے والے کا اپنی رائے کو پسند کرنا دیکھو تو پھر تجھ پر اپنی فکر لازم ہے اور اس وقت عوام کے کام کو اپنے (ذمہ) سے الگ کر۔

(عین جمع الفوائد عن ابی داؤد والترمذی)

فائدہ: یعنی جب دیکھا جاوے کہ ہر شخص اپنی رائے پر چلتا ہے اور خواہش نفسانی کو ترک نہیں کرتا اور حرص میں مبتلا ہے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر معاف ہے۔

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةَ عَشَرَ

فِيْ فَضْلِ السَّفَرِ لِدَوَاعِيْهِ وَبَعْضِ اٰدَابِهِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَتَحَ بَصَائِرَ اَوْلِيَائِهٖ بِالْحِكَمِ وَالْعِبَرِ، وَاسْتَخْلَصَ هِمَمَهُمْ لِمُشَاهَدَةِ صُنْعِهٖ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَالْاِعْتِبَارِ بِمَا يَقَعُ عَلَيْهِ الْبَصَرُ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْبَشَرِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُقْتَفِيْنَ بِهٖ فِي الْاَخْلَاقِ وَالسِّيَرِ، وَسَلَّمَ كَثِيْرًا۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الشَّرْعَ قَدْ اَذِنَ فِي السَّفَرِ وَاَمَرَ بِهٖ، اِذَا دَعَا اِلَيْهِ مُقْتَضٍ مُّبَاحٌ اَوْ وَاجِبٌ، وَّوَضَعَ لَهٗ مَسَائِلَ وَذَكَرَ لَهٗ فَضَائِلَ. فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا .[1] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ[2]

---

[1] النساء: ١٠٠ [2] البقرة: ١٨٤

وَقَالَ تَعَالٰى: وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْعَلٰى سَفَرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا.[1] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا [فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ] قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، فَاِذَا قَضٰى [اَحَدُكُمْ] نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ.[4] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ۝[5]

---

[1] النساء:۴۳ [2] بیہقی، رقم:۵۷۵۱ [3] مسلم، رقم:۶۵۴۹

[4] بخاری، رقم:۳۰۰۱۔ مسلم، رقم:۴۹۶۱ [5] الانفال:۴۷

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ پانزدہم

کسی ضرورت سے سفر کرنے اور اسکے آداب کے بیان میں

آیات طیبات: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے، پھر اس کو (راستے ہی میں) موت آجاوے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہوچکا، جو اس نے اپنے فضل سے اپنے ذمہ کرلیا ہے اور اللہ غفور رحیم ہے۔ و نیز ارشاد فرمایا: پس تم میں سے جو شخص (ماہِ رمضان میں) مریض ہو یا سفر میں ہو تو (بجائے ایامِ رمضان کے) دوسرے دنوں کا شمار (کرنا قضا رکھنے کے لیے اُس کے ذمہ) ہے۔ و نیز ارشاد فرمایا کہ اگر تم بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجا سے آیا ہو یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کرلیا کرو۔

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جو شخص کوئی راستہ چلے علم کی تلاش میں، اس کے لیے جنت کی طرف سے راستہ آسان کردوں گا۔ (بیہقی)

حدیث دوم: ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے دوسری بستی میں گیا، پس حق تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ پر اس کے واسطے ایک فرشتے کو منتظر بٹھا دیا، اُس نے (یعنی جب وہ وہاں پہنچا تو فرشتے نے) کہا: تو کہاں کا ارادہ کررہا ہے؟ اُس نے کہا: میں اس بستی میں اپنے بھائی (سے ملنے) کا ارادہ رکھتا ہوں، فرشتے نے دریافت کیا کہ آیا تیرا اُس پر کوئی احسان ہے کہ جس کو تو بڑھاتا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، مگر یہ کہ میں اس کو اللہ کے لیے دوست رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: پس میں تیری طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں یہ خوش خبری دے کر: بیشک اللہ تجھ کو دوست رکھتا ہے جیسا کہ تو اُس شخص کو اللہ کے لیے دوست رکھتا ہے۔ (مسلم)

حدیث سوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے روکتا ہے سونے سے اور کھانے سے اور پینے سے، پس جب پوری کرچکے مسافر اپنی حاجت کو تو اس کو چاہیے کہ جلدی

آجاوے اپنے اہل وعیال کی طرف۔ (متفق علیہ)

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: اور مت ہو تم اُن لوگوں کی طرح جو نکلے اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے واسطے اور روکتے ہیں اللہ کے راستے سے، اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس کو (اپنے علم) سے گھیرے ہوئے ہے۔

اضافہ (الف): ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ جن لوگوں نے ہجرت کی اللہ کے لیے بعد اس کے کہ اُن پر (کفار کی طرف سے) ظلم کیا گیا ہے، البتہ ہم اُن کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور اجر آخرت کا بہت بڑا ہے۔

(ب) اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے سفر کے بارے میں کہ جس شخص کے پاس زیادہ سواری ہو وہ اُس شخص کی مدد کرے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس زیادہ زادِ راہ ہو وہ اس شخص کی مدد کرے جس کے پاس زادِ راہ نہ ہو (مسلم)۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے: جب تم سفر کرو تو فراخ سالی میں تو اونٹ (وغیرہ) سواری کو اس کا حق دے دو (یعنی راستے میں اس کو گھانس کھلاؤ) جب تم قحط کے سال سفر کرو تو جلدی سفر پورا کرو (تاکہ منزل پر پہنچ کر اس کو جلد چارہ مل جاوے) اور جب تم رات کو منزل کرو تو راستے سے بچو (یعنی راستے سے الگ ٹھہرو) کیونکہ رات کو جانور راستوں پر چلتے پھرتے رہتے ہیں (مسلم)۔

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَةُ عَشَرَ

فِي الرَّدْعِ عَنِ الْغِنَاءِ الْمُحَرَّمِ وَاسْتِمَاعِهِ

اَلْـحَـمْـدُ لِـلّٰهِ الَّذِیْ نَهَانَا عَنِ الْمَلَاهِیْ، اَلَّتِیْ تَجُرُّ اِلَی الْمَعَاصِیْ وَالْمَنَاهِیْ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِیْ طَهَّرَنَا مِنَ الْاَرْجَاسِ، اَلْجَاهِیِّ مِنْهَا وَالْبَاهِیِّ، وَنَجَّانَا مِنَ الْفِتَنِ وَالدَّوَاهِیْ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الَّذِیْنَ نَسْتَكْمِلُ بِهِمْ وَنُبَاهِیْ، صَلٰوةً وَّسَلَامًا یُّفَوِّتَانِ الْحَصْرَ وَالتَّنَاهِیَ. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الَّذِیْنَ وَقَفُوْا دُوْنَ الْحُدُوْدِ فِی الْغِنَاءِ، حَسَبَ مَا كَشَفَ عَنْهُ الْغِطَاءَ، اَلْمُحَقِّقُوْنَ مِنَ الْعَارِفِیْنَ وَالْفُقَهَاءِ، لَالَوْمَ عَلَیْهِمْ وَلَاعَنَاءَ، لٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْعَامَّةِ وَبَعْضًا مِّنَ الْخَاصَّةِ قَدْ جَاوَزُوْهَا اِلٰی حَدِّ الْاِلْهَاءِ، وَاتَّبَعُوْا فِیْهِ الْاَهْوَاءَ، وَاَوْقَعُوْا اَنْفُسَهُمْ فِی الدَّهْمَاءِ، وَلَمْ یَرَوْا اَنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ الْغِنَاءِ، كَمَا قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ،[1] وَمَعَ ذٰلِكَ ظَنُّوْا بِمَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ. وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ [وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ، وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ] وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ، وَفِي مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ."[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ، وَاَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. اَلْحَدِيْثَ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ: وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ. اَلْحَدِيْثَ.[4] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ○ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ○ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ○[5]

---

[1] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۵۱۰۰ [2] ترمذی، رقم: ۱۲۸۲ [3] مسند احمد، رقم: ۲۲۳۰۷

[4] ترمذی، رقم: ۲۲۱۱ [5] النجم: ۵۹-۶۱

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ شانزدہم

خلافِ شرع گانے اوراسکے سننے کی ممانعت میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔ (بیہقی)

فائدہ: بعض صوفیائے کرام نے ان شرائط کے مطابق گانا سنا ہے جو فقہاء اور عارفین نے جوازِ سماع کے لیے لگائی ہیں، سو اُن پر کوئی الزام نہیں۔ البتہ جو لوگ بدون ان شرطوں کے سنتے ہیں وہ گمراہی میں ہیں اور اپنے نفس کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور شرائط کی تفصیل رسالہ ''حق السماع'' میں بخوبی موجود ہے۔

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مت خریدو گانے والیوں کو اور نہ اُن کو بیچو اور ان کی قیمت حرام ہے اور اسی کی مثل میں نازل ہوئی: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ. الاٰية یعنی اور بعضا آدمی ایسا بھی ہے جو (قرآن سے اعراض کرکے) اُن باتوں کا خریدار بنتا ہے جو (اللہ سے) غافل کرنے والی ہیں۔

حدیث سوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک مجھ کو میرے پروردگار نے تمام عالم کے لیے رحمت وہدایت بنا کر بھیجا ہے اور آلاتِ لہو اور مزامیر اور بتوں اور صلیب اور جاہلیت کے کام کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ (احمد)

حدیث چہارم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کی علامتوں کے بیان میں: اور جب ظاہر ہو جاویں گانے والیاں اور آلاتِ لہو (اس کے بعد اور نشانیاں بیان کرکے فرمایا) تو انتظار کرو اُس وقت سرخ ہوا (یعنی سخت آندھی کا) اور زلزلہ کا اور زمین میں دھنسنے کا اور مسخ (یعنی صورتیں بدلنے کا) اور پتھر برسنے کا اور ایسی نشانیوں کا جو لگاتار آدیں جیسا کہ وہ لڑی جس کا دھاگہ توڑ دیا جاوے لگاتار گرتی ہے۔

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: سو کیا تم اُس کلامِ پاک سے تعجب کرتے ہو اور

اس پر ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیاں کرتے ہو (یعنی گانے بجانے وغیرہ میں مبتلا ہو)۔

فائدہ: سَامِدُوْنَ کے ایک معنی یہ بھی ہیں، جیسا کہ دوسرے معنی منکرات کے ہیں۔ فی الصراح: سامد: لاه، ویقال للقینة: اسمدینا ای الهینا بالغناء.

اضافہ: نافع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستہ میں تھا، پس انہوں نے ایک مزمار کی آواز سنی اور اپنے ہر دو کانوں میں دونوں انگلیاں رکھ لیں اور اُس راستہ سے دوسری طرف ہٹ گئے، پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا: اے نافع! تو کچھ (اس کی آواز) سنتا ہے، میں نے عرض کیا: نہیں، پس اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، پس آپ نے ایک بانسری کی آواز سنی اور اسی طرح کیا جس طرح کہ میں نے اب کیا ہے، نافع نے کہا کہ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ (اس واسطے مجھ کو کان بند کرنے کا حکم نہیں دیا تھا)۔ (احمد، ابوداؤد)

فائدہ: جس چیز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر پرہیز فرمادیں اس میں منہمک ہونا کس قدر برا ہوگا اس کو ہر عاقل سمجھ سکتا ہے۔

اَلْخُطْبَةُ السَّابِعَةُ عَشَرَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ بِشَرْطِ الْقُدْرَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیَ عَنِ الْمُنْكَرِ الْقُطْبَ الْاَعْظَمَ فِی الدِّیْنِ، وَبَعَثَ لَهُ النَّبِیّٖنَ اَجْمَعِیْنَ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِیْ بَلَّغَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَصْدَعُوْنَ بِالْحَقِّ وَلَایَخَافُوْنَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمِیْنَ. اَمَّابَعْدُ: فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[1] وَقَالَ تَعَالٰی: لَوْلَا یَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ[2] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَّاٰی

[1] آل عمران: ۱۰۴　[2] المائدة: ۶۳

مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ.[1] وَقَالَ ﷺ: مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّمُوْتُوْا.[2] وَقَالَ ﷺ: إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْأَرْضِ: كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا.[3] وَقَالَ ﷺ: أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰى جِبْرَئِيْلَ عليه السلام أَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا، قَالَ: فَقَالَ: يَا رَبِّ! إِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَّمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ، قَالَ: فَقَالَ: اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَإِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ.[4] أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝[5]

---

[1] مسلم، رقم: ١٧٧ [2] ابوداؤد، رقم: ٤٣٣٩، ابن ماجہ [3] ابوداؤد، رقم: ٤٣٤٥
[4] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ٧٥٩٥ [5] الاعراف: ١٩٩

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ ہفدہم

بشرط قدرت نیک کام کا امر کرنے اور برے کام سے روکنے کے بیان میں

آیاتِ مبارکہ: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں ایک جماعت ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلاوے اور ان کو بھلائی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اور وہی فلاح پانے والے ہیں، و نیز ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ ان کو مشائخ اور علماء گناہ کی بابت کہنے سے (یعنی جھوٹ بولنے سے) اور حرام مال کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے، واقعی ان کی عادت بری ہے۔

حدیث اوّل: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے کسی منکر یعنی ناجائز کام کو دیکھے چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے، پس اگر (اتنی بھی) طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان کے ساتھ (آگاہ کردے)، اور اگر (اس کی بھی) طاقت نہ ہو (بلکہ زبان سے روکنے پر بھی اندیشہ ہو تو پھر) اپنے دل سے (اس کو برا جانے) اور یہ کمزور ایمان ہے، یعنی ادنیٰ درجے کا ایمان یہ ہے کہ بری بات کو دل سے برا جانتا رہے اور اگر دل سے اس کو برا بھی نہ سمجھا تو پھر ایمان کہاں رہا۔ (مسلم)

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی شخص جو ہو کسی قوم میں گناہ کرتا ہو ان لوگوں میں (اور) وہ لوگ طاقت رکھتے ہوں اُس کو روکنے کی اور (پھر بھی) نہ روکتے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اُن پر عذاب نازل کرے گا اُن کے مرنے سے پہلے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حدیث سوم: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جو اُس کو دیکھتا ہو اور ناپسند کرتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس سے دور رہا اور جو غائب ہو اور اس (گناہ) سے راضی ہوتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اُس کے پاس حاضر ہو۔ (ابوداؤد)

حدیث چہارم: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی

طرف وحی بھیجی کہ فلاں شہر کو اُلٹ پلٹ کر دے اس کے باشندوں سمیت، پس جبرائیل نے عرض کیا: اے پروردگار! بیشک ان میں تیرا فلاں بندہ ہے، اُس نے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی، ارشاد ہوا: اُلٹ پلٹ کر دے اُس شہر کو اس بندے پر اور ان لوگوں پر، کیونکہ اُس کے چہرے کا میرے لیے کبھی ایک رنگ بھی نہیں بدلا۔

آیت مبارکہ: حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ اختیار کیجیے معافی کو اور حکم کیجیے نیکی کا اور روگردانی کیجیے جاہلوں سے۔

اضافہ: (الف) اور رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ عام طور پر عذاب نہیں بھیجتا بعض لوگوں کے عمل کی وجہ سے یہاں تک کہ وہ اپنے سامنے منکر کو دیکھیں اور وہ قادر بھی ہوں اُس کے انکار پر، پھر بھی اُس کو نہ روکیں، پس جب وہ ایسا کریں (یعنی باوجود قدرت کے فعل منکر دیکھتے رہیں) تو حق تعالیٰ سب خاص و عام کو عذاب دیتا ہے۔ (شرح السنہ)

(ب) ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم نیک کاموں کا امر کیا کرو اور برے کاموں سے روکا کرو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے، پھر تم اس سے (عذاب دور کرنے کی) دعا مانگو گے اور تمہاری دعا قبول نہ کی جاوے گی۔ (ترمذی)

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ عَشَرَ فِيْ اٰدَابِ الْمُعَاشَرَةِ وَكَوْنِ الْاَخْلَاقِ النَّبَوِيَّةِ مَدَارًا فِيْهَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَاَحْسَنَ خَلْقَهٗ وَتَرْتِيْبَهٗ، وَاَدَّبَ نَبِيَّهٗ مُحَمَّدًا ﷺ فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهٗ، وَزَكّٰى اَوْصَافَهٗ وَاَخْلَاقَهٗ فَاتَّخَذَ صَفِيَّهٗ وَحَبِيْبَهٗ، وَوَفَّقَ لِلْاِقْتِدَاءِ بِهٖ مَنْ اَرَادَ تَهْذِيْبَهٗ، وَحَرَمَ عَنِ التَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِهٖ مَنْ اَرَادَ تَخْيِيْبَهٗ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِیْ بُعِثَ لِيُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هَذَّبُوْا اَهْلَ الْاَقْطَارِ وَالْاٰفَاقِ. اَمَّا بَعْدُ: فَهٰذِهٖ جُمْلَةٌ يَّسِيْرَةٌ مِّنْ حُسْنِ مُعَاشَرَتِهٖ ﷺ لِتَقْتَفِیَ بِهٖ اُمَّتُهٗ وَتَحُوْزُ النِّعَمَ، فَكَانَ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ[1] وَمَا ضَرَبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَاامْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.[2]

---

[1] بخاری، رقم: ۶۰۳۳
[2] مسلم، رقم: ۶۰۵۰

وَلَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ، وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ.[۱] وَکَانَ ﷺ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَیُجِیْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ.[۲] اَلْحَدِیْث. وَکَانَ ﷺ یَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَهٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِهٖ.[۳] وَیَفْلِیْ ثَوْبَهٗ وَیَحْلُبُ شَاتَهٗ وَیَخْدِمُ نَفْسَهٗ.[۴] وَکَانَ ﷺ طَوِیْلَ الصَّمْتِ.[۵] وَقَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: خَدَمْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَشْرَ سِنِیْنَ، فَمَا قَالَ لِیْ: اُفٍّ، وَّلَا: لِمَ صَنَعْتَ، وَلَا: اَلَّا صَنَعْتَ.[۶] وَقِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ، قَالَ: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.[۷] وَکَانَ ﷺ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا، فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ.[۸] وَتَمَامُهٗ فِیْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝[۹]

---

۱ ترمذی، رقم: ۲۰۱۶ ۲ ابن ماجہ، رقم: ۴۱۷۸، باختلاف الالفاظ ۳ صحیح ابن حبان، رقم: ۶۴۴۰
۴ صحیح ابن حبان، رقم: ۵۶۷۵ ۵ مسند احمد، رقم: ۲۰۸۱۰ ۶ بخاری، رقم: ۶۰۳۸
۷ مسلم، رقم: ۶۶۱۳ ۸ بخاری، رقم: ۶۱۰۲ ۹ القلم: ۴

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ ہشت وہم

آدابِ معاشرت میں

مختصر طور پر چند روایتیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک کے متعلق لکھی جاتی ہیں تا کہ آپ کی اُمت اُن کی پیروی کر کے بہبودی حاصل کرے۔

روایت اوّل: حضور ﷺ سب سے زیادہ اچھے تھے (صورتاً بھی سیرتاً بھی) اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (متفق علیہ)

روایت دوم: اور آپ نے کبھی کسی چیز کو اپنے دست مبارک سے نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خادم کو مارا، مگر یہ کہ آپ ﷺ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوں (اُس وقت تو مارنا کیا بلکہ قتل تک کی بھی نوبت آئی ہے)۔ (مسلم)

روایت سوم: اور رسول اللہ ﷺ نہ بے حیائی کی بات فرمایا کرتے تھے اور نہ بہ تکلف ایسی بات فرما سکتے تھے (یعنی آپ کی زبان مبارک سے بے حیائی کی بات تکلف اور قصد سے بھی نہ نکل سکتی تھی) اور نہ بازاروں میں چلانے والے تھے اور نہ برائی کا برا بدلہ دیتے تھے بلکہ معاف اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

روایت چہارم: اور آنحضرت ﷺ بیمار کی عیادت بھی کیا کرتے تھے اور جنازہ کے ہمراہ بھی تشریف لے جاتے تھے، اور غلام کی بھی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

روایت پنجم: اور آنحضرت ﷺ اپنے پاپوش خود سی لیتے تھے اور اپنے کپڑے بھی سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں کام کاج کر لیتے تھے، جیسا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے گھر میں کام کر لیتا ہے اور اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے (کہ شاید کسی کی چڑھ گئی ہوں، ورنہ آپ ﷺ اس سے پاک تھے) اور بکری دوہ (دودھ نکال) لیتے تھے اور اپنا کام خود کر لیتے تھے۔ (ترمذی)

روایت ششم: اور آنحضرت ﷺ زیادہ خاموش رہنے والے تھے۔ (شرح السنہ)

روایت ہفتم: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی، پس مجھے کبھی اُف نہیں فرمایا اور نہ کسی (کام پر) یوں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور

نہ کسی (کام کے متعلق) یوں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

روایت ہشتم: اور آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! مشرکین پر بددعا کیجیے، ارشاد فرمایا کہ میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم)

روایت نہم: اور آنحضرت ﷺ اُس کنواری سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو اپنے پردے میں ہو۔ پس جب کوئی ناگوار بات ملاحظہ فرماتے تو ہم اُس (ناگواری) کو آپ کے چہرۂ مبارک پر شناخت کرتے تھے، مگر آپ شرم کی وجہ سے زبان مبارک سے ظاہر نہ فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک آپ خلق عظیم پر ہیں۔

اضافہ (الف): اور آنحضرت ﷺ سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے (جواب میں) نہیں فرمایا ہو۔ (متفق علیہ)

(ب) اور آنحضرت ﷺ جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو آپ اپنا دست مبارک اس سے الگ نہ کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنا ہاتھ الگ کر لیتا تھا اور نہ آپ اس کی جانب سے رخ پھیرتے تھے، یہاں تک کہ وہ خود ہی (بات وغیرہ پوری کرنے کے بعد اپنا رخ پھیر لے) اور آپ کبھی اپنے جلیس کے سامنے اپنے زانو کو بڑھائے ہوئے نہیں دیکھے گئے (بلکہ صف میں سب کے برابر بیٹھتے تھے)۔ (ترمذی)

اَلْخُطْبَةُ التَّاسِعَةُ عَشَرَ فِيْ اَصَالَةِ اِصْلَاحِ الْبَاطِنِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُطَّلِعِ عَلٰى خَفِيَّاتِ السَّرَائِرِ، اَلْعَالِمِ بِمَكْنُوْنَاتِ الضَّمَائِرِ، وَغَفَّارِ الذُّنُوْبِ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ، وَجَامِعُ شَمْلِ الدِّيْنِ، وَقَاطِعُ دَابِرِ الْمُلْحِدِيْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَسَلَّمَ كَثِيْرًا.

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ كَوْنَ اِصْلَاحِ السَّرَائِرِ، دِعَامَةً لِاِصْلَاحِ الظَّوَاهِرِ، مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ، وَسُنَّةُ رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ. فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا.[2] وَقَالَ تَعَالٰى: فَاِنَّهَا لَاتَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ.[3] وَقَالَ تَعَالٰى: وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

---

[1] يعبر عنه تارة بالقلب وتارة بالروح و تارة بالعقل وتارة بالصدر علاقة بين جميعها اتحادا او حلولا او مجاهدة وعليه يدور رحى صلاح الظاهر.

[2] الحجرات: ١٤ [3] الحج: ٤٦

زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝[1] وَغَيْرُهَا مِنَ الْاٰيَاتِ.

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِوَابِصَةَ: جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَجَمَعَ اَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ، وَقَالَ: "اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ" ثَلٰثًا، "اَلْبِرُّ مَا اطْمَئَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَئَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ.[3] وَقَالَ ﷺ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.[4] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ.[5] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ

---

[1] الشمس: ۷-۱۰ [2] بخاری، رقم: ۵۲۔ مسلم، رقم: ۳۰۹۴

[3] احمد، رقم: ۱۸۰۰۶۔ دارمی، رقم: ۲۵۷۵ [4] بخاری، رقم: ۱ [5] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۴۶۳۷

تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا.....] يَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ: رُوْحٌ طَيِّبَةٌ [وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ.....] يَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ: رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ.[۱] وَقَالَ ﷺ: يَقُوْلُ مَلَكُ الْمَوْتِ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ! وَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ![۲] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌO[۳]

---

۱ مسلم، رقم: ۷۲۲۱ ۲ مسند احمد، رقم: ۱۸۵۳۴ ۳ ق: ۳۷

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ نوزدہم

اصلاحِ باطن کے بیان میں

آیاتِ طیبات: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: تو (بات یہ ہے کہ نہ سمجھنے والوں کی) آنکھیں اندھی نہیں ہوجاتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوجایا کرتے ہیں۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ اعراب (منافقین) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں، آپ (ان سے) کہہ دیجیے کہ تم ایمان تو نہیں لائے ہو، ولیکن یوں کہو کہ ہم (ظاہراً) تابعدار ہوگئے ہیں اور اب تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے قسم ہے نفس کی اور اس کی جس نے اس کو برابر بنایا ہے پھر اس کو پرہیزگاری اور نافرمانی بتلائی ہے کہ ضرور نجات پائی اس شخص نے کہ جس نے اس کو (یعنی نفس کو) پاک کرلیا اور ناکام رہا وہ شخص جس نے اس (نفس) کو خاک میں ملادیا۔

فائدہ: ان سب آیات سے معلوم ہوگیا کہ ایمان دراصل فعلِ قلب ہے و نیز دوسرے افعال میں بھی قلب کا بہت بڑا دخل ہے، پس قلب (یعنی دل) کی اصلاح نہایت ضروری چیز ہے۔

حدیث اوّل: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آگاہ رہو! بیشک (انسان کے) بدن میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہوجاتا ہے تو تمام بدن درست ہوجاتا ہے اور جب وہ خراب ہوجاتا ہے تو تمام بدن خراب ہوجاتا ہے خبردار! وہ (لوتھڑا) قلب (یعنی دل) ہے۔

(متفق علیہ)

حدیث دوم: آنحضرت ﷺ نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میرے پاس نیکی اور گناہ کا سوال کرنے کو آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! راوی نے کہا: پس حضور نے اپنی انگلیوں کو جمع کیا، پھر ان کو وابصہ رضی اللہ عنہ کے سینہ پر مارا اور ارشاد فرمایا: فتویٰ لے اپنے نفس سے، فتویٰ لے اپنے دل سے، یہ تین بار فرمایا (اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ) نیکی وہ ہے جس پر

نفس کو اطمینان ہو جاوے اور دل کو بھی اطمینان ہو جاوے اور گناہ وہ ہے جو کھٹکے نفس میں اور کھٹکے سینہ میں اگرچہ تمہیں لوگ فتویٰ دیں۔ (احمد، داری)

حدیث سوم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔

حدیث چہارم: اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ انسان ہوتا ہے نمازیوں سے اور روزہ داروں سے اور زکوٰۃ دینے والوں سے اور حج وعمرہ کرنے والوں سے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب نیکیوں کا حصہ ذکر فرمایا اور پھر (ارشاد فرمایا) کہ قیامت کے دن جزا نہ دی جاوے گی اس کو مگر اس کی عقل کے موافق (کیونکہ عقل سے معرفت ہوتی ہے) جس سے اخلاص وغیرہ حاصل ہوتا ہے۔ (بیہقی)

حدیث پنجم: ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان والے (فرشتے) کہتے ہیں کہ پاک روح ہے (جب کہ ان کے پاس نیک آدمی کی روح جاتی ہے اور (جب برے آدمی کی روح جاتی ہے تو) کہتے ہیں کہ خبیث روح ہے۔ (احمد)

حدیث ششم: ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ ملک الموت (نزع کے وقت مسلمان سے کہتا ہے) اے نفس مطمئنہ! اور (کافر کے واسطے) کہتا ہے: اے نفسِ خبیث!

آیت مبارکہ: حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک اس میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جسکے پاس فہیم دل ہو یا وہ کم از کم دل سے متوجہ ہو کر (بات کی طرف) کان ہی لگا تا ہو۔

اضافہ (الف): ونیز ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ شانہ نے کہ جو شخص اسکو (یعنی شہادت کو) چھپائے بیشک اس کا دل گناہ گار ہے۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے: ولیکن تم سے مواخذہ کرتا ہے اس (قسم کھانے) کا جو تمہارے دل نے (جھوٹ بولنے کا ارادہ کر کے) کھائی ہے (یعنی اگر قصداً جھوٹی قسم نہ کھائی ہو بلکہ اپنے نزدیک سچ سمجھ کر کھائی ہو یا بلا ارادہ زبان سے قسم نکل گئی ہو تو گناہ نہیں ہوتا)۔

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے اللہ کی اطاعت میں

جہاد کرے۔ (بیہقی)

(ج) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان بنی آدم کے دل پر بیٹھا ہوا ہے، پس جب آدمی اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب انسان غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسے ڈالتا ہے۔

(بخاری)

(د) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تقویٰ اس جگہ ہے اور اپنے سینے مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ (عین تخریج عراقی عن مسلم)

(ہ) کہیں قلب کا لفظ ہے اور کہیں نفس اور کہیں عقل اور کہیں صدر (سینہ) آیا ہے، ان سب سے ایک ہی مراد ہے اور چونکہ ان سب میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے اس واسطے سب کا استعمال صحیح ہے، ان سب روایات کا حاصل یہ ہے کہ اصلاحِ ظاہر کا مدار اصلاحِ باطن پر ہے۔

(وہوالمقصود فی المقام)

اَلْخُطْبَةُ الْعِشْرُوْنَ

فِي الْقَوْلِ الْجَمِيْلِ فِيْ تَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ زَيَّنَ صُوْرَةَ الْاِنْسَانِ بِحُسْنِ تَقْوِيْمِهٖ وَتَقْدِيْرِهٖ، وَحَرَسَهٗ مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فِيْ شَكْلِهٖ وَمَقَادِيْرِهٖ، وَفَوَّضَ تَحْسِيْنَ الْاَخْلَاقِ اِلَى اجْتِهَادِ الْعَبْدِ وَتَشْمِيْرِهٖ، وَاسْتَحَثَّهٗ عَلٰى تَهْذِيْبِهٖ بِتَخْوِيْفِهٖ وَتَحْذِيْرِهٖ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰـنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَلُوْحُ اَنْوَارُ النُّبُوَّةِ مِنْ بَيْنِ اَسَارِيْرِهٖ، وَيُسْتَشْرَفُ حَقِيْقَةُ الْحَقِّ مِنْ مَّخَايِلِهٖ وَتَبَاشِيْرِهٖ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ طَهَّرُوْا وَجْهَ الْاِسْلَامِ مِنْ ظُلْمَةِ الْكُفْرِ وَدَيَاجِيْرِهٖ، وَحَسَمُوْا مَادَّةَ الْبَاطِلِ فَلَمْ فَلَمْ يَتَدَنَّسُوْا بِقَلِيْلِهٖ وَلَا بِكَثِيْرِهٖ. اَمَّا بَعْدُ: فَالْخُلُقُ الْحَسَنُ صِفَةُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَاَفْضَلُ اَعْمَالِ الصِّدِّيْقِيْنَ،

[1] وهي الاعمال الباطنة ويسمى بالرياضة والمجاهدة.

وَالْاَخْلَاقُ السَّیِّئَۃُ ھِیَ الْخَبَائِثُ الْمُبْعِدَۃُ عَنْ جِوَارِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، اَلْمُنْخَرِقَۃُ بِصَاحِبِھَا فِیْ سِلْکِ الشَّیَاطِیْنِ، کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا O وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَاO[1] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ.[2] وَقَالَ علیہ السلام: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّھَارِ.[3] وَقَالَ علیہ السلام: اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَایُخَالِطُ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ.[4] وَقَالَ علیہ السلام: اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا.[5] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. وَذَرُوْا ظَاھِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَہٗ. اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَO[6]

---

[1] الشمس: ۹، ۱۰ [2] ترمذی، رقم: ۲۰۰۲۔ باختلاف الالفاظ [3] ابوداؤد، رقم: ۴۷۹۸۔ باختلاف الالفاظ [4] ترمذی، رقم: ۲۵۰۷۔ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۹۷۳۰ [5] ابوداؤد، رقم: ۴۶۸۲ [6] الانعام: ۱۲۰

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بستم

تہذیب اخلاق کے بیان میں

حدیث اول: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ زیادہ بھاری چیز جو قیامت کے دن میزانِ عمل میں رکھی جاوے گی وہ نیک خلق ہے اور بے شک اللہ ناپسند رکھتا ہے بدزبان بیہودہ گو کو۔

حدیث دوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک مومن اچھے خلق کے سبب شب بیدار اور روزہ دار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم: نیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے کہ جو مسلمان لوگوں سے ملتا ہے اور اُن کی تکلیف پر صبر کرتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے نہیں ملتا اور اُن کی تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔ (ترمذی وابن ماجہ)

حدیث چہارم: و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ مومنوں میں زیادہ کامل ایمان رکھنے والا وہ ہے جو ان میں اچھے خلق والا ہو۔ (ابوداؤد، دارمی)

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ چھوڑ دو تم ظاہر گناہ اور باطن (یعنی پوشیدہ) گناہ کو، بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب بدلہ دیے جائینگے اسکا جو کہ وہ کرتے ہیں۔

فائدہ: اس خطبہ میں اخلاقِ حسنہ کا مجمل بیان تھا اور اگلے خطبہ سے نمبر ۳۸ تک اخلاق حسنہ کا مفصل بیان ہے کہ کون کون سے اخلاق اچھے ہیں۔

اضافہ (الف) ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (بخاری)

(ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں بہترین وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔ (متفق علیہ)

(ج) اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے رسولِ خدا! جو چیزیں انسان کو دی گئی ہیں ان میں سب سے عمدہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھا خلق۔ (بیہقی و شرح السنہ)

(د) اور حضرت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں تاکہ اچھے اخلاق کو پورا کروں۔ (احمد و مالک)

اَلْخُطْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ كَسْرِ الشَّهْوَتَيْنِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَكَفِّلِ بِحِفْظِ عَبْدِهٖ فِيْ جَمِيْعِ مَوَارِدِهٖ وَمَجَارِيْهِ، فَهُوَ الَّذِيْ يُطْعِمُهٗ وَيَسْقِيْهِ، وَيَحْفَظُهٗ مِنَ الْهَلَاكِ وَيَحْمِيْهِ، وَيَحْرُسُهٗ بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ عَمَّا يُهْلِكُهٗ وَيُرْدِيْهِ، وَيُمَكِّنُهٗ مِنَ الْقَنَاعَةِ بِقَلِيْلِ الْقُوْتِ فَيَكْسِرُ بِهٖ شَهْوَةَ النَّفْسِ الَّتِيْ تُعَادِيْهِ، وَيَدْفَعُ شَرَّهَا ثُمَّ يَعْبُدُ رَبَّهٗ وَيَتَّقِيْهِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ النَّبِيْهُ وَنَبِيُّهُ الْوَجِيْهُ،صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الْاَبْرَارِ مِنْ عِتْرَتِهٖ وَاَقْرَبِيْهِ، وَالْاَخْيَارِ مِنْ صَحَابَتِهٖ وَتَابِعِيْهِ. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ اَخْوَفَ الشَّهَوَاتِ شَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ، فَاللّٰهَ اللّٰهَ اَنْ تَغْلُوْا فِيْهِمَا، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَاتُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ

---

[1] وهو الكف عن الغلو فى شهوة البطن والفرج، وهما اعظم الشهوات، وهذا هو القول المفصل فى تهذيب الاخلاق، ونجر الى الخطبة الثامنة والثلاثين فى ذكر الموت.

الْمُسْرِفِيْنَ[۱] وَقَالَ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا[۲] وَقَالَ تَعَالٰى: وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا[۳] وَقَالَ تَعَالٰى: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَاءَ سَبِيْلًا ۝[۴] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝[۵] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَاتَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ[۶] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ! لَاتُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ[۷] وَسَمِعَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ، فَقَالَ: اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ؛ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شَبْعًا فِي الدُّنْيَا[۸] وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ كَمَا يُذَمُّ الْاِفْرَاطُ فِيْ هَاتَيْنِ الشَّهْوَتَيْنِ حَيْثُ يَخْتَلُّ بِهٖ حُقُوْقُ

---

[۱] الاعراف: ۳۱ [۲] النساء: ۱۰ [۳] الفجر: ۱۹ [۴] بنی اسرائیل: ۳۲ [۵] الشعراء: ۱۶۵

[۶] بخاری، رقم: ۵۰۹۶۔ مسلم، رقم: ۶۹۴۵ [۷] ابوداؤد، رقم: ۲۱۴۹

[۸] ترمذی، رقم: ۲۴۷۸۔ باختلاف الالفاظ۔ المستدرک علی الصحیحین، رقم: ۷۱۴۰۔ باختلاف الالفاظ

اللّٰہِ بِالْاِنْھِمَاكِ فِیْھِمَا، كَذٰلِكَ یُذَمُّ التَّفْرِیْطُ فِیْھِمَا بِحَیْثُ یَفُوْتُ بِہٖ حَقُّ النَّفْسِ اَوْ حَقُّ الْاَھْلِ۔[1] كَمَا قَالَ ﷺ: فَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَیْكَ حَقًّا، وَّلِزَوْرِكَ عَلَیْكَ حَقًّا، وَّلِجَسَدِكَ عَلَیْكَ حَقًّا۔[2] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا۝[3]

---

[1] شرح السنۃ [2] مسلم، رقم: ۲۷۳۰ [3] النساء: ۲۷

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست ویکم

حفاظت شکم وشرم گاہ کے بیان میں

آیات طیبات: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم کھاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو، بیشک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور ارشاد فرمایا ہے: بیشک جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے اور تم لوگ میراث (یعنی دوسروں کا حصہ بھی) سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ زنا کے قریب مت جاؤ، کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور برا طریقہ ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ کیا تم جہان والوں میں سے یہ حرکت کرتے ہو کہ مردوں پر گرتے ہو اور ان بیویوں کو چھوڑتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے واسطے پیدا کی ہیں، بلکہ تم حد (انسانیت) سے گزرنے والی قوم ہو۔

حدیث اوّل: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ مضر نہیں چھوڑا۔ (بخاری، مسلم)

حدیث دوم: اور آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ دوبارہ نظر نہ کرو، کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر (یعنی جو اچانک پڑ جاوے وہ) جائز ہے اور دوسری (بدنظر کرنا یا پہلی نظر کو برقرار رکھنا) جائز نہیں ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

حدیث سوم: اور آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سنا، تو فرمایا: کم کر اپنی ڈکار کو (یعنی کم کھایا کرو) کیونکہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہوں۔ (شرح السنہ)

حدیث چہارم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے پاس آنے والے کا بھی تیرے ذمہ حق ہے اور تیرے بدن کا بھی تیرے اوپر حق ہے۔ (عین مسلم) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بھوک اور خواہش نفس کے بارے میں جس طرح

زیادتی مذموم ہے، اسی طرح ایسی کمی بھی مذموم ہے جس سے نفس کا یا اہل وعیال وغیرہ کا حق فوت ہوتا ہے۔

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ شہوتوں کا اتباع کرتے ہیں وہ ارادہ کرتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑ جاؤ۔

اضافہ (الف): ونیز ارشاد فرمایا کہ خدا آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور اس کی بھی جس کو وہ دل میں چھپاتے ہیں (پس آنکھ اور دل کو بھی گناہ سے بچانا لازم ہے)

(ب) اور ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورتوں سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کے سبب سے تھا۔ (مسلم)

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْسَنَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ وَعَدَلَهٗ، وَاَفَاضَ عَلٰى قَلْبِهٖ خَزَائِنَ الْعُلُوْمِ فَاَكْمَلَهٗ، ثُمَّ اَمَدَّهٗ بِلِسَانٍ يُّتَرْجِمُ بِهٖ عَمَّا حَوَاهُ الْقَلْبُ وَعَقَلَهٗ، وَيَكْشِفُ عَنْهُ سِتْرَهُ الَّذِيْ اَرْسَلَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ اَكْرَمَهٗ وَبَجَّلَهٗ، وَنَبِيُّهُ الَّذِيْ اَرْسَلَهٗ بِكِتَابٍ اَنْزَلَهٗ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا كَبَّرَ اللّٰهَ عَبْدٌ وَهَلَّلَهٗ. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ اللِّسَانَ جِرْمُهٗ صَغِيْرٌ وَّجُرْمُهٗ كَبِيْرٌ، فَلِذٰلِكَ مَدَحَ الشَّرْعُ الصَّمْتَ وَحَثَّ عَلَيْهِ اِلَّا بِالْحَقِّ. فَقَالَ ﷺ: مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.[1] وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ.[2] وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.[3] وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَّاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ

---

[1] بخاری، رقم: ۶۴۷۴ [2] بخاری، رقم: ۴۸۔ مسلم، رقم: ۲۲۱ [3] بخاری، رقم: ۶۰۵۶۔ مسلم، رقم: ۲۹۲

الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَّاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ.[1]
وَقَالَ ﷺ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ.[2]
وَقَالَ ﷺ: مَنْ صَمَتَ نَجَا.[3] وَقَالَ ﷺ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ.[4] وَقَالَ ﷺ: مَنْ كَانَ ذَاوَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ.[5]
وَقَالَ ﷺ: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ، يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. وَقَالَ ﷺ: لَاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ، فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ.[6]
وَقَالَ ﷺ: اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ.[7] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.
مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝[8]

---

[1] مسلم، رقم: ۲۶۳۸ [2] مسلم، رقم: ۲۵۹۳ [3] ترمذی، رقم: ۲۵۰۱ [4] ترمذی، رقم: ۲۳۱۷
[5] دارمی [6] ترمذی، رقم: ۲۵۰۶ [7] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۴۸۸۶ [8] ق: ۱۸

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست ودوم

زبان کی حفاظت میں

زبان ایک چھوٹی سی چیز ہے لیکن اس کے گناہ بہت ہیں، اسی واسطے شریعت مقدسہ نے خاموشی کی تعریف کی ہے اور خاموش رہنے کی رغبت دی ہے الاّ آنکہ اظہار حق کی ضرورت پیش آئے۔

حدیث اوّل: حضرت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان میں ہے اور اس کی جو اس کی دونوں رانوں کے درمیان میں ہے میں اس شخص کے لیے جنّت کا ضامن ہوتا ہوں۔ (بخاری)

حدیث دوم: اور ارشاد فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے (متفق علیہ)۔ اس زمانہ میں گالی دینے کی برائی دلوں سے بالکل نکل گئی ہے، بلکہ بعض لوگ تو اس کو خوشی کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں، خدا کی پناہ! فسق کی بات اور اس کو اس طرح بے دھڑک کیا جاوے۔

حدیث سوم: و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ چغل خور جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

حدیث چہارم: و نیز ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ بیشک سچ نیکی ہے اور بیشک نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک جھوٹ بدی ہے اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ (مسلم)

حدیث پنجم: اور رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے ارشاد فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ (غیبت یہ ہے کہ) تو اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرے جو اس کو ناپسند ہو۔ عرض کیا گیا کہ یہ تو فرمایئے کہ اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو جو میں کہتا ہوں؟ (اس پر) آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بات اس میں ہو جس کا تو ذکر کرے تب ہی تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر

اس میں وہ بات ہو ہی نہیں جو تو ذکر کر رہا ہو تب تو تو نے اس پر بہتان باندھا، (جو غیبت سے کہیں بڑھ کر ہے)۔ (مسلم)

حدیث ششم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی)

حدیث ہفتم: و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑ دے جس سے اس کو کوئی فائدہ مقصود نہ ہو۔ (مالک واحمد وابن ماجہ وبیہقی)

حدیث ہشتم: اور نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دنیا میں دو رویہ ہو (کہ اس کے منہ پر اس کی بات کہے اور اس کے منہ پر اس کی) قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی زبان ہوگی۔ (دارمی)

حدیث نہم: اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو عار دلائی ہو تو نہ مرے گا وہ شخص جب تک کہ اس گناہ کو نہ کرلے (راوی نے کہا ہے کہ) آپ کی مراد یہ ہے کہ اس گناہ سے عار دلا دے کہ جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: اور اگر توبہ سے قبل عار دلائی تو گویا اس پر وعید کا مستحق نہیں ہے، مگر یہ بھی ممنوع ہے، کیونکہ توبہ سے قبل بھی خیر خواہی سے نصیحت کرنا چاہیے، عار دلانا اس وقت بھی برا ہے اگر عار دلانا ہی مصلحت ہو تو دوسری بات ہے۔

حدیث دہم: و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کے رنج پر خوشی ظاہر نہ کرنا، شاید اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمادے اور تجھ کو مبتلا کردے۔ (ترمذی)

حدیث یازدہم: و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور عرش اس کی وجہ سے ہل جاتا ہے۔ (بیہقی)

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ وہ (انسان) کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا، مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا تیار (موجود) ہوتا ہے۔

اضافہ (الف): آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم منہ پر تعریف کرنے والے کو دیکھو تو اس کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی ان کو سختی سے منع کردو، البتہ اگر کسی وجہ سے سختی کی ہمت نہ ہو یا مناسب نہ ہو تو نرمی سے منع کرنے کا مضائقہ نہیں۔

(ب) ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے جھوٹ کو چھوڑا اس حال میں کہ وہ باطل ہو (یعنی جس موقع پر شریعت نے اجازت نہ دی ہو اس موقع پر جھوٹ کو چھوڑ دیا) تو اس کے واسطے جنّت کے کنارے پر مکان بنایا جاوے گا اور جو شخص جھگڑے کو ترک کردے اس حال میں کہ وہ حق پر ہو تو اس کے واسطے جنّت کے درمیان میں مکان بنایا جاوے گا۔ (ترمذی)

(ج) اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے بوجہ اس (فعل ناشائستہ) کی بدبو کے جو اس بندہ نے کیا ہے۔

(د) اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان نہ طعنہ مارنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ بے حیائی کی بات بکنے والا ہوتا ہے اور نہ بدزبان ہوتا ہے۔ (ترمذی)

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

فِيْ ذَمِّ الْغَضَبِ وَالْحِقْدِ وَالْحَسَدِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَايَتَّكِلُ عَلٰى عَفْوِهٖ وَرَحْمَتِهٖ اِلَّا الرَّاجُوْنَ، وَلَا يَحْذَرُ سُوْءَ غَضَبِهٖ وَسَطْوَتِهٖ اِلَّا الْخَائِفُوْنَ، اَلَّذِيْ سَلَّطَ عَلٰى عِبَادِهِ الشَّهَوٰتِ وَاَمَرَهُمْ بِتَرْكِ مَايَشْتَهُوْنَ، وَابْتَلَاهُمْ بِالْغَضَبِ وَكَلَّفَهُمْ كَظْمَ الْغَيْظِ فِيْمَا يَغْضَبُوْنَ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ تَحْتَ لِوَائِهٖ النَّبِيُّوْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً يُّوَازِيْ عَدَدُهَا عَدَدَ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُوْنُ، وَيَحْظٰى بِبَرَكَتِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الْغَضَبَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّمَا

---

[1] ومنشا المقدمتين الغضب اذا عجز عن الانتقام فاحتقن الغضب فى الباطن، ومنشا الحسد من الحقد اذا راى نعمة اللّٰه عليه فاحب زوالها عنه.

يُنْتَجُ مِنْهُ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ مِمَّا يَهْلِكُ بِهٖ مَنْ هَلَكَ وَيَفْسُدُ بِهٖ مَنْ فَسَدَ. كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذَمِّهٖ: اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ.[1] وَقَالَ تَعَالٰى: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ[2] قَوْمٍ عَلٰى اَلَّا تَعْدِلُوْا.[3] وَقَالَ تَعَالٰى: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.[4] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ ﷺ: اَوْصِنِيْ، قَالَ: لَاتَغْضَبْ، فَرَدَّ ذٰلِكَ مِرَارًا، قَالَ: لَاتَغْضَبْ.[5] وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ.[6] وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا.[7] وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ: اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ: تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ.[8] وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ

---

[1] الفتح:۲۶ [2] وهو والبغضاء والشحناء كلها اسماء للحقد. [3] المائدة:۸
[4] الفلق:۵ [5] بخاری، رقم:۶۱۱۶ [6] ابوداود، رقم:۴۷۸۲
[7] بخاری، رقم:۶۰۶۶ـ مسلم، رقم:۶۵۳۰ [8] ترمذی، رقم:۲۵۱۰

يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.[1]

وَقَالَ عليه السلام: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.[2] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝[3]

---

[1] ابوداؤد، رقم: ۴۹۰۳ [2] مسلم، رقم: ۶۵۴۴ [3] آل عمران: ۱۳۴

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست وسوم

کینہ اور حسد اور غصّہ کی برائی میں

آیات طیبات: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ (مظلوم مسلمان مکہ سے کہیں) ٹل گئے ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی۔

فائدہ: اس موقع پر جو بے جا ضد کفار نے کی تھی وہ محض حسد وکینہ کی وجہ سے تھی۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ کسی خاص قوم کی عداوت تم کو اس بات پر برانگیختہ نہ کرے کہ تم عدل نہ کرو۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ (اے پیغمبر! آپ کہیے کہ) میں حسد کرنے والے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے لگے۔

حدیث اوّل: اور رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ غصہ مت ہوا کر، اس شخص نے اس (سوال) کو کئی مرتبہ دہرایا۔ آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ غصہ مت ہوا کر۔ (بخاری)

حدیث دوم: اور آنحضرت ﷺ نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آوے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو اس کو چاہیے کہ بیٹھ جاوے، پس اگر اس کا غصہ چلا جاوے (تو خیر) ورنہ لیٹ جاوے۔ (احمد، ترمذی)

حدیث سوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ بغض رکھو۔ (متفق علیہ)

حدیث چہارم: اور ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ پہنچ جاویں گی، (یعنی) حسد بغض اور وہ مونڈ دینے والی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بال مونڈ دیتی ہے، ولیکن دین کو مونڈ دیتی ہے (یعنی برباد کردیتی ہے)۔ (احمد وترمذی)

حدیث پنجم: اور ارشاد فرمایا ہے کہ بچو تم حسد سے، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد)

حدیث ششم: و نیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے کہ جمعرات اور پیر کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر اس شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے سوائے اس شخص کے کہ جس کو اپنے (مسلمان) بھائی سے بغض ہو، پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو، یہاں تک کہ آپس میں صلح کرلیں۔ (مسلم)

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تیار کی گئی ہے جنت ان متقیوں کے لیے جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں فراغت میں (بھی) اور تنگی میں (بھی) اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں (کی تقصیرات) سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

فائدہ: غصہ سے حسد (کینہ) پیدا ہوتا ہے جب کہ بدلہ لینے کی طاقت نہ ہو، اور جس شخص سے کینہ ہو جب اس پر اللہ کی کوئی نعمت دیکھتا ہے تو حسد پیدا ہو جاتا ہے، اس علاقے کے سبب سے ان کو ایک ہی خطبہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اضافہ (الف): آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو پچھاڑنے والا درحقیقت پہلوان نہیں، پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (متفق علیہ)

(ب) اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندے نے کوئی گھونٹ اللہ کے نزدیک اس غصہ کے گھونٹ سے افضل نہیں پیا کہ جس کو اللہ کی رضامندی کے لیے پی جاوے۔ (احمد)

(ج) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک غصہ ایمان کو اس قدر بگاڑ دیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو۔ (بیہقی)

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ ذَمِّ الدُّنْيَا[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَرَّفَ اَوْلِيَاءَهٗ غَوَائِلَ الدُّنْيَا وَاٰفَاتِهَا، وَكَشَفَ لَهُمْ عَنْ عُيُوْبِهَا وَعَوْرَاتِهَا، فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ يَزِيْدُ مُنْكَرُهَا عَلٰى مَعْرُوْفِهَا، وَلَا يَفِیْ مَرْجُوُّهَا بِمَخُوْفِهَا، لَايَخْلُوْ صَفْوُهَا عَنْ شَوَائِبِ الْكُدُوْرَاتِ، وَلَا يَنْفَكُّ سُرُوْرُهَا عَنِ الْمُنَغِّصَاتِ، تُمَنِّیْ اَصْحَابَهَا سُرُوْرًا، وَتَعِدُهُمْ غُرُوْرًا، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَلْمُرْسَلُ اِلَی الْعٰلَمِيْنَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الْاٰيَاتِ الْوَارِدَةَ فِیْ ذَمِّ الدُّنْيَا وَاَمْثِلَتِهَا كَثِيْرَةٌ، وَاَكْثَرُ الْقُرْاٰنِ مُشْتَمِلٌ عَلٰی ذَمِّ الدُّنْيَا وَصَرْفِ الْخَلْقِ عَنْهَا وَدَعْوَتِهِمْ اِلَی الْاٰخِرَةِ، بَلْ هُوَ مَقْصُوْدُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَمْ يُبْعَثُوْا اِلَّا لِذٰلِكَ، فَالْاٰيَاتُ

---

[1] وهي حالة عاجلة تصد وتلهي عن الاخرة، ودخلت فيها المعاصي واسبابها والمباحات اذا انهمك فيها.

فِيْهَا مَشْهُوْرَةٌ، وَجُمْلَةٌ مِّنَ السُّنَنِ هُنَالِكَ مَذْكُوْرَةٌ.
فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا
مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ.[1]
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.[2]
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ
مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ
اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهِ، وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهُ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَاٰثِرُوْا
مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى.[4] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا، وَمَا
اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ
وَتَرَكَهَا.[5] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ.[6]
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ
اَبْنَاءِ الدُّنْيَا.[7] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝[8]

---

[1] مسلم، رقم: ۷۱۹۷ [2] مسلم، رقم: ۷۴۱۷ [3] ترمذی، رقم: ۲۳۲۰
[4] مسند احمد، رقم: ۱۹۶۹۷۔ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۱۰۳۳۷ [5] ترمذی، رقم: ۲۳۷۷
[6] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۱۰۵۰۱ [7] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۱۰۶۱۴ [8] الاعلیٰ: ۱۶، ۱۷

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست و چہارم

دنیا کی مذمت میں

دنیا کی مذمت قرآن شریف اور احادیث میں بکثرت وارد ہے، بلکہ انبیاء علیہم السلام کا مقصود یہی ہے کہ لوگوں کو دنیا سے ہٹا کر آخرت کی طرف متوجہ کیا جاوے لیکن اس جگہ اختصار کی وجہ سے فقط چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلہ میں دنیا نہیں ہے، مگر ایسی جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی دریا میں ڈالے، بس چاہیے کہ اس کو دیکھے کہ کیا لے کر لوٹتی ہے۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی جو نسبت سمندر کے سامنے ایک انگلی پر لگے ہوئے پانی کی ہے کہ قابلِ شمار نہیں ہے اسی طرح دنیا آخرت کے سامنے ہیچ ہے۔

حدیث دوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا مسلمانوں کے واسطے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔ (مسلم)

حدیث سوم: نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ کے برابر بھی نہ دیتا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث چہارم: نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے دنیا کی محبت کی اس نے اپنی آخرت کو ضرر پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کی محبت کی اس نے اپنی دنیا کو ضرر پہنچایا، پس ترجیح دو (جہان) فانی پر (عالم) جاودانی کو۔ (احمد، بیہقی)

حدیث پنجم: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو دنیا سے کیا تعلق اور نہیں ہوں میں اور دنیا مگر اس سوار کی مانند جو (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جاوے، پھر اس کو چھوڑ کر چل دے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث ششم: نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ (بیہقی)

حدیث ہفتم: اور ارشاد فرمایا ہے کہ ہوجاؤ تم آخرت کے (طلب کرنے والے) اور دنیا کے طلب کرنے والے مت بنو۔ (ابو نعیم)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: بلکہ تم ترجیح دیتے ہو دنیوی زندگی کو، اور (حالانکہ) آخرت (دنیا سے ہزار درجہ) بہتر ہے اور (ہمیشہ) باقی رہنے والی ہے۔

اضافہ: آنحضرت ﷺ کا ایک بکری کے کن کٹے مردار بچے پر گزر ہوا۔ (اس وقت) فرمایا: تم میں کون شخص پسند کرتا ہے یہ (مردار) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جاوے، لوگوں نے عرض کیا کہ (درہم تو بہت ہے) ہم تو اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ کسی ادنیٰ چیز کے بدلے میں مل جاوے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک۔ (مسلم)

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

فِيْ ذَمِّ الْبُخْلِ وَحُبِّ الْمَالِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُسْتَوْجِبِ الْحَمْدِ بِرِزْقِهِ الْمَبْسُوْطِ، كَاشِفِ الضُّرِّ بَعْدَ الْقُنُوْطِ، اَلَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ، وَوَسَّعَ الرِّزْقَ، وَاَفَاضَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اَصْنَافَ الْاَمْوَالِ، وَابْتَلَاهُمْ فِيْهَا بِتَقْلِيْبِ الْاَحْوَالِ، كُلُّ ذٰلِكَ لِيَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا، وَيَنْظُرُ اَيُّهُمْ اٰثَرَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ بَدَلًا، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَلَّذِيْ نَسَخَ بِمِلَّتِهِ مِلَلًا، وَطَوٰى بِشَرِيْعَتِهِ اَدْيَانًا وَّنِحَلًا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ سَلَكُوْا سُبُلَ رَبِّهِمْ ذُلُلًا، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

---

[1] وذم البخل اذا منع عن الواجب شرعا او مروة يتفاوت الذم فيهما، وذم حب المال اذا احبّ لنفسه اوللتوصل به إلى مالا يرضى اللّٰه تعالٰى.

وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ ۝[۱] وَقَالَ تَعَالٰى: اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ[۲] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ، قَالَ: وَهَلْ لَّكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ[۳] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِتَّقُوا الشُّحَّ، فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ[۴] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ[۵] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ[۶] وَاعْلَمُوْا اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ الْكَسْبُ اَوِ الْاِمْسَاكُ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، فَاَمَّا لِلدِّيْنِ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا

---

[۱] المنافقون:۹ [۲] النساء:۳۷ [۳] مسلم، رقم:۷۴۲۰ [۴] مسلم، رقم:۶۵۷۶

[۵] ترمذی، رقم:۱۹۶۳ [۶] مسلم، رقم:۲۳۸۸

وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ [1] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ
وَالدِّرْهَمُ. [2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَابَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ. [3] وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: كَانَ الْمَالُ فِيْمَا
مَضٰى يُكْرَهُ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ. [4] اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ [5]

---

[1] الكهف: ۸۲ [2] مسند احمد، رقم: ۱۷۲۰۱ [3] مسند احمد، رقم: ۲۳۱۵۸

[4] مشكوٰة المصابيح، رقم: ۵۲۹۱۔ تهذيب الكمال: ۷/۳۶۳، رقم الترجمة: ۸۳۸۹ [5] البقرة: ۱۹۵

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ بست وپنجم

بخل اور حبِ مال کی مذمت میں

آیات طیبات: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! نہ غافل کریں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے اور جو کوئی ایسا کام کرے (کہ مال واولاد کے سبب خدا سے غافل ہوجاوے) وہی لوگ ٹوٹے میں ہیں۔ ونیز ارشاد فرمایا حق سبحانہ نے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں اور شیخی کی باتیں کرتے ہیں جو کہ بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے۔

حدیث اوّل: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کہتا ہے: میرا مال، اور نہیں ہے اے ابن آدم! تیرے لیے مگر وہ جو تو نے کھالیا ہے پس فنا کردیا، یا پہن لیا پس پرانا کردیا، صدقہ کیا پس اُسی کو راستے سے لگادیا (یعنی یہ خرچ موقعہ پر ہوا)۔ (مسلم)

حدیث دوم: ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بچو تم حرص سے کیونکہ حرص نے ان لوگوں کو ہلاک کردیا جو تم سے پہلے تھے۔ (مسلم)

حدیث سوم: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھوکا باز اور بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی)

حدیث چہارم: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے انسان! اگر تو فاضل (مال) کو خرچ کردے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اس کا روکنا تیرے لیے برا ہے اور تجھ کو قدر ضرورت پر ملامت نہیں کی جاتی اور (خرچ کرنے میں) ان سے ابتدا کر جو تیرے عیال میں ہیں۔ (مسلم) اور مذمت جمع کرنے کی اور کمانے کی جب ہے کہ وہ دین کے لیے نہ ہو اور اگر دین کے واسطے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے (قصہ موسیٰ وخضر میں) ارشاد فرمایا ہے: پس تیرے رب نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں (یتیم بچے) اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنے خزانے کو نکالیں تیرے رب کی رحمت سے (اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ جمع کرنا مطلقاً مذموم

نہیں ہے) اور اگر علی الاطلاق مذموم ہوتا تو خزانے والے کی تعریف نہ ہوتی جیسا کہ: وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا موجود ہے۔

حدیث پنجم: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ بجز دینار اور درہم کے کوئی چیز نافع نہ ہوگی۔ (احمد)

حدیث ششم: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں مضائقہ ہے غنا کا اس شخص کے لیے جو اللہ عزوجل سے ڈرے (یعنی حقوق مال ادا کرتا رہے) (احمد) اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مال پہلے زمانے میں مکروہ سمجھا جاتا تھا اور آج کل وہ مؤمن کی ڈھال ہے۔

آیت مبارکہ: اور اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ خرچ کرو اللہ کے راستہ میں اور (انفاق فی سبیل اللہ سے رک کر) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو اور نیکی کرو، اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فائدہ: بخل مذموم وہ ہے جو ایسے خرچ سے روک دے جو کہ شرعاً ومروتاً واجب ہو۔ اور مال کی محبت وہ مذموم ہے جس میں خود مال ہی محبوب بذاتہٖ ہو یا جب وہ مال ایسے کام کے واسطے ہو جس سے خدا تعالیٰ راضی نہ ہو اور اگر غرض صحیح کے لیے ہو تو مذموم نہیں جیسا کہ پورے خطبہ پر نظر کرکے بخوبی واضح ہے۔

اضافہ (الف): اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ملعون ہے دینار کا بندہ اور ملعون ہے درہم کا بندہ۔ (ترمذی)

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ ہر اُمت کے لیے ایک (خاص) فتنہ ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔ (ترمذی)

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

فِیْ ذَمِّ حُبِّ الْجَاہِ وَالرِّیَاءِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَّامِ الْغُیُوْبِ، اَلْمُطَّلِعِ عَلٰی سَرَائِرِ الْقُلُوْبِ، اَلَّذِیْ لَایَقْبَلُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَاکَمُلَ وَوَفٰی، وَخَلَصَ عَنْ شَوَائِبِ الرِّیَاءِ وَالشِّرْکِ وَصَفٰی، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَلَّذِیْ زَکَّانَا عَنْ شَوَائِبِ الشِّرْکِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُبَرَّئِیْنَ مِنَ الْخِیَانَةِ وَالْاِفْکِ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الرِّیَاءَ سَوَاءٌ کَانَ فِی الْعَادَاتِ اَوْ فِی الطَّاعَاتِ مِنْ اَعْظَمِ الْمُوْبِقَاتِ. فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ لَّبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْیَا اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.[2] وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ:

---

[1] والجاہ ھو ملک القلوب وھو کحب المال ومر تفصیلہ آنفا، والریاء ھو طلب الجاہ بواسطة العبادات، والریاء اللغوی یشملھما۔ [2] مسند احمد، رقم: ٥٦٦٤

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ.[1] وَقَالَ ﷺ: مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ.[2] وَقَالَ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ، الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ یُتَفَقَّدُوْا، وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُدْعَوْا وَلَمْ یُقَرَّبُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِیْحُ الْهُدٰی، یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.[3] هٰذَا کُلُّهٗ اِذَا قَصَدَ الْمُرَاءَةَ لِغَرَضٍ دُنْیَوِیٍّ. اَمَّا اِذَا لَمْ یَقْصُدْهَا فَلَا یُذَمُّ، وَقَدْ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَیْهِ؟ وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَیُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَیْهِ، قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ.[4] وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ، فَاَعْجَبَتْنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْهَا،

---

[1] ترمذی، رقم: ۲۴۵۳ [2] ترمذی، رقم: ۲۳۷۶ [3] ابن ماجہ، رقم: ۳۹۸۹ [4] مسلم، رقم: ۲۷۲۱

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! لَكَ اَجْرَانِ: اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ.[1] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ O[2]

---

[1] مفهومه في تفسير ابن كثير في تفسير قوله تعالى: اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ. [2] القصص: ٨٣

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ بست وششم

حبِ جاہ اور ریا کے بیان میں

حبِ جاہ (یعنی مرتبہ کو پسند کرنا) گویا کہ لوگوں کے دل کا مالک بننا ہے اور اس کے مذموم ہونے کی وہ تفصیل ہے جو حبِ مال میں گزر چکی ہے، اور ریا کے معنی یہ ہیں کہ عبادت کے ذریعہ سے جاہ کی طلب کی جاوے اور ریائے لغوی دونوں کو یعنی جاہ کو بھی اور ریائے اصطلاحی کو بھی شامل ہے۔

حدیث اول: حضرت رسولِ مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے شہرت کا لباس دنیا میں پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنادے گا۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حدیث دوم: و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کے لیے یہ آفت کافی ہے کہ اس کی طرف دین یا دنیا میں (ممتاز ہونے) کے سبب انگلیوں سے اشارہ کیا جاوے، مگر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ اس (شہرت کے شر سے) بچاوے۔ (بیہقی)

حدیث سوم: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیے جاویں وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ کرنے والے نہیں جتنا آدمی کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کر دیتی ہے۔ (ترمذی، دارمی)

حدیث چہارم: اور ارشاد فرمایا رسولِ مقبول ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایسے نیک متقی گمناموں کو کہ جب وہ غائب ہوں تو تلاش نہ کیے جاویں اور جب حاضر ہوں تو نہ بلائے جاویں اور نہ قریب کیے جاویں۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، نکلتے ہیں اندھیری زمین سے۔ (ابن ماجہ و بیہقی)

فائدہ: اندھیری زمین سے نکلنے کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ لوگ آزادی اور گوشہ نشینی کے باعث ہر مشکل سے محفوظ رہتے ہیں، جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ہے۔

ملک آزادگی و کنج قناعت گنجی است
کہ بہ شمشیر میسّر نہ شود سلطاں را

اور بعض علماء نے یہ مطلب لیا ہے کہ ان کے مکان شکستہ حالی سے تنگ وتاریک ہوتے ہیں، اسی واسطے کہا گیا ہے ؎

خاکسارانِ جہاں را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

احقر کو پہلا مطلب زیادہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ مذمت جب ہے کہ کسی دنیوی غرض کی وجہ سے دکھلاوے کا قصد کرے اور جب اس کا قصد نہ ہو تو کسی کے سامنے نیک کام کرنا مذموم نہیں ہے، چنانچہ حدیث پنجم میں آتا ہے۔

حدیث پنجم: رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں خبر دیجیے کہ جو نیک کام کرتا ہے اور اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ اس کی وجہ سے اس کو دوست رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مؤمن کی جلد ملنے والی بشارت ہے۔ (مسلم)

حدیث ششم: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا ﷺ! جس وقت میں اپنے گھر میں نماز کی جگہ نماز پڑھتا تھا، اچانک میرے پاس ایک آدمی پہنچ گیا۔ پس مجھ کو وہ حال پسند آیا کہ جس پر اس نے مجھ کو دیکھا۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تجھ پر اللہ رحم کرے، تیرے لیے دو اجر ہیں: ایک اجر پوشیدہ کا، اور ایک اجر علانیہ کا۔ (ترمذی)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہے، اس کو ہم ان لوگوں کے لیے تیار کرتے ہیں جو زمین میں نہ بڑائی چاہتے ہیں نہ فساد، اور عاقبت متقین کے واسطے ہے۔

اضافہ (الف): و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ میرے دوستوں میں زیادہ غبطہ کے قابل وہ مؤمن ہے جس کی کمر ہلکی ہو (یعنی عیال وغیرہ کا بوجھ نہ رکھتا ہو، بے فکری سے یکسوئی کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو) اور نماز سے حصہ رکھنے والا ہو کہ اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کی ہو اور اس کی اطاعت خلوت اور جلوت میں (برابر) کرتا ہو اور لوگوں میں ایسا ملا جلا (رہتا) ہو کہ اس کی

طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

(ب) اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے (اپنے آپ کو مشہور کیا خدا اس کو رسوا کرے گا اور جو شخص ریا کاری کرے خدا (اس کو ریا کاری کا بدلہ اس طرح دے گا کہ) اس کی حرکت سب پر ظاہر کر دے گا۔ (متفق علیہ)

(ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس دن (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے (خدا کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارے گا کہ جس شخص نے شرک کیا ہو ایسے عمل میں جس کو کسی نے اللہ کے لیے کیا ہو پس اس کو چاہیے اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے (کیونکہ اسی کے واسطے کیا تھا)، اللہ تعالیٰ بہت بے پرواہ (یعنی بیزار) ہے شرک سے بہ نسبت سب شرکاء کے۔ (احمد)

اَلْخُطْبَةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ ذَمِّ الْکِبْرِ وَالْعُجْبِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْخَالِقِ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَکَبِّرِ الْعَلِیِّ الَّذِیْ لَایَضَعُهٗ عَنْ مَّجْدِهٖ وَاضِعٌ، اَلْجَبَّارُ الَّذِیْ کُلُّ جَبَّارٍ لَّهٗ ذَلِیْلٌ خَاضِعٌ، کَسَرَ ظُهُوْرَ الْاَکَاسِرَةِ عِزُّهٗ وَعَلَاءُهٗ، وَقَصَرَ اَیْدِیَ الْقَیَاصِرَةِ عَظْمَتُهٗ وَکِبْرِیَاءُهٗ، فَالْعَظْمَةُ اِزَارُهٗ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَاءُهٗ، وَمَنْ نَّازَعَهٗ فِیْهِمَا قَصَمَهٗ بِدَاءٍ اَعْجَزَهٗ دَوَاءُهٗ، جَلَّ جَلَالُهٗ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاءُهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ النُّوْرُ الْمُنْتَشِرُ ضِیَاءُهٗ، حَتّٰی اَشْرَقَتْ بِنُوْرِهٖ اَکْنَافُ الْعَالَمِ وَاَرْجَاءُهٗ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ هُمْ اَحِبَّاءُ اللّٰهِ وَاَوْلِیَاءُهٗ، وَخِیَرَتُهٗ وَاَصْفِیَاءُهٗ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

---

[1] هو رؤیة نفسه فوق غیره فی الکمال، والعجب هو ان یستعظم نفسه بالکمال ولایخاف زواله او تکدره۔

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ الْكِبْرَ وَالْعُجْبَ دَاءَانِ مُهْلِكَانِ عِنْدَ اللّٰهِ مَمْقُوْتَانِ، بَغِيْضَانِ وَالْمُتَكَبِّرُ وَالْمُعْجِبُ سَقِيْمَانِ مَرِيْضَانِ، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ[1] وَقَالَ تَعَالٰى: إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا[2] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَّفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَّفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ، حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِّنْ كَلْبٍ وَّخِنْزِيْرٍ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُّتَّبَعٌ، وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ، وَّإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ.[4] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا؟ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ

---

[1] النحل: ۲۳ [2] التوبة: ۲۵ [3] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۸۱۴۰
[4] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۷۲۵۲

يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ.[1]

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا، وَّهَوًى مُّتَّبَعًا، وَّدُنْيَا مُّؤْثَرَةً، وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِىْ رَاْیٍ بِرَاْيِهٖ، اَلْحَدِيْثَ.[2] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝[3]

---

[1] مسلم، رقم: ۲۶۵ [2] ترمذی، رقم: ۳۰۵۸ [3] الجاثیۃ: ۳۷

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست وہفتم

عجب اور کبر کی مذمت میں

عجب اس کو کہتے ہیں کہ انسان کسی کمال کے سبب اترائے اور اس کے زوال یا کمی کا خوف نہ کرے اور تکبر اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص سے اپنے کو بڑھا ہوا سمجھے اور یہ دونوں سخت مرض ہیں۔

آیات طیبات: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کو (جنگ حنین میں) اپنی کثرت پر ناز ہوا تو وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی۔

حدیث اوّل: اور رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کے واسطے تواضع کی پس وہ اپنے نزدیک چھوٹا ہے اور لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جس نے تکبر کیا خدائے تعالیٰ اس کو گرا دیتا ہے، پس وہ لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اور (صرف) اپنے دل میں بڑا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور سور سے بھی زیادہ ذلیل ہوتا ہے۔ (بیہقی)

حدیث دوم: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہلاک کرنے والی یہ چیزیں ہیں: وہ خواہش (نفسانی) جس کا اتباع کیا جاوے اور حرص جس کی پیروی کی جاوے، اور آدمی کا اپنے نفس پر اترانا، اور یہ ان سب میں سخت ہے۔ (بیہقی)

حدیث سوم: و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ پس ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے: اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے (یعنی یہ تکبر نہیں ہے بلکہ) تکبر یہ ہے کہ حق (بات) سے اکڑے (یعنی اس کو قبول نہ کرے) اور لوگوں کو (اپنے سے) حقیر سمجھے۔ (مسلم)

حدیث چہارم: اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تو دیکھے کہ حرص کی پیروی کی جاتی

ہے اور خواہشِ نفسانی کا اتباع کیا جاتا ہے اور دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر صاحب الرائے اپنی رائے کو پسند کرتا ہے پس تیرے ذمہ فقط تیرا نفس (یعنی اس کی اصلاح) ہے اور دوسروں کے کام کی (فکر) چھوڑ دے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ہی کے لیے ہے کبریائی زمین میں اور آسمان میں اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔

اضافہ: و نیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے کہ وہ آدمی برا ہے جو کہ اپنے آپ کو اچھا سمجھے اور اِتراوے اور (خدائے) کبیر و متعال کو بھول جاوے۔ برا ہے وہ آدمی جو ظلم کرے اور زیادتی کرے اور بھول جائے (خدائے) جبار و اعلیٰ کو۔ برا ہے وہ آدمی جو غافل ہو (حق سے) اور لہو ولعب میں مبتلا ہو اور بھول جاوے قبروں کو اور بوسیدہ (ہڈیاں) ہونے کو۔ برا آدمی وہ ہے جو حد سے گزرا اور سرکش ہوا اور اپنے اوّل اور آخر کو بھول گیا۔ (الحدیث)

(ترمذی و بیہقی)

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ ذَمِّ الْغُرُوْرِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُخْرِجِ اَوْلِيَائِهٖ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، وَمُوْرِدِ اَعْدَائِهٖ وَرَطَاتِ الْغُرُوْرِ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الْمُخْرِجُ لِلْخَلَائِقِ مِنَ الدَّيْجُوْرِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ لَمْ تَغُرَّهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَمْ يَغُرَّهُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ، صَلَاةً تَتَوَالٰى عَلٰى مَمَرِّ الدُّهُوْرِ، وَمَكَرِّ السَّاعَاتِ وَالشُّهُوْرِ. اَمَّا بَعْدُ فَمِفْتَاحُ السَّعَادَةِ التَّيَقُّظُ وَالْفِطْنَةُ، وَمَنْبَعُ الشَّقَاوَةِ الْغُرُوْرُ وَالْغَفْلَةُ، فَالْاَكْيَاسُ هُمُ الَّذِيْنَ انْشَرَحَتْ صُدُوْرُهُمْ لِلْاِقْتِدَاءِ، بِدَلَائِلِ الْاِهْتِدَاءِ، وَالْمَغْرُوْرُ هُوَ الَّذِيْ ضَاقَ صَدْرُهٗ عَنِ الْهُدٰى، بِاتِّبَاعِ الْهَوٰى، فَلَمْ يَنْفَتِحْ بَصِيْرَتُهٗ لِيَكُوْنَ

---

[1] وهو سكون النفس الى ماهو يوافق الهوى ويميل اليه الطبع عن شبهة يظن انها دليل ولا يكون دليلا، وعن خدعة من الشيطان كفرا كان او بدعة، علما كان او عملا، ماليا كان او بدنيا، ظاهرا كان او باطنيا.

بِهِدَايَةِ نَفْسِهٖ كَفِيْلًا، وَبَقِيَ فِي الْعَمٰى فَاتَّخَذَ النَّفْسَ قَائِدَهٗ وَالشَّيْطَانَ دَلِيْلًا، وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا.[1] وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ: فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ.[2] وَقَالَ تَعَالٰى: وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ.[3] وَقَالَ تَعَالٰى: وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّا اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ.[4] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ.[5] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ.[6] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ

---

[1] بنی اسرائیل: ۷۲ [2] فاطر: ۵ [3] الحدید: ۱۴ [4] البقرۃ: ۷۸ [5] ترمذی، رقم: ۲۴۵۹

[6] مشکوۃ المصابیح، رقم: ۱۶۷۔ فتح الباری لابن حجر: ۱۳/۳۵۲، باب ما یذکر من ذم الرأی وتکلف القیاس۔

بِصَاحِبِہٖ، لَایَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ.[1]
وَقَالَ علیہ السلام: وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ
مِنَ النَّارِ.[2] وَقَالَ علیہ السلام: وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا، وَکُلُّ
بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ.[3] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. اِنْ
یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَھْوَی الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَھُمْ مِّنْ
رَّبِّھِمُ الْھُدٰی ۝ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَاتَمَنّٰی ۝ فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ
وَالْاُوْلٰی ۝[4]

---

[1] مسند احمد، رقم: ۱۶۹۳۷ [2] ترمذی، رقم: ۲۹۵۱ [3] مسلم، رقم: ۲۰۰۵ [4] النجم: ۲۳-۲۵

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست وہشتم

غرور (دھوکا کھانے) کی برائی میں

غرور کے معنی ہیں دھوکا کھانے کے، یعنی خواہش نفسانی کے موافق جو بات ہوتی ہے انسان اس کو خوادمخواہ کسی بے بنیاد دلیل کی وجہ سے یا محض شیطانی فریب سے صحیح سمجھ بیٹھتا ہے۔ اور اس قسم کی غلطی بعض مرتبہ کفر تک پہنچا دیتی ہے، بعض مرتبہ بدعت تک، کبھی عامۃ ہوتی ہے کبھی عملاً، کبھی ظاہری ہوتی ہے کبھی باطنی، کبھی مالی کبھی بدنی۔ خدا تعالیٰ سب سے اپنی حفاظت میں رکھے۔

آیات طیبات: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھوکے میں نہ ڈالے تم کو دنیوی زندگی اور نہ دھوکے باز (یعنی شیطان) تم کو اللہ سے دھوکے میں ڈالے۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ ولیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے میں) تم شک رکھتے تھے اور تم کو تمہاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکا میں ڈال رکھا تھا۔ یہاں تک کہ تم پر خدا کا حکم آپہنچا اور تم کو دھوکا دیا غرور نے (یعنی شیطان نے اللہ کے ساتھ دھوکا میں ڈال رکھا تھا)۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ ان (یہودیوں) میں بہت سے ناخواندہ (بھی) ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے، لیکن (بلا سند) دل خوش کن باتیں (بہت یاد ہیں) اور وہ لوگ اور کچھ نہیں (ویسے ہی بے بنیاد) خیالات پکا لیتے ہیں۔

حدیث اول: اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو مطیع کرلے اور آخرت کے لیے عمل کرے اور نادان وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے پیچھے لگایا۔ اور (پھر بھی) اللہ سے (بدون توبہ کے) امید مغفرت کرتا رہا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث دوم: ونیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک اس کی خواہش اس (دین) کی تابعدار نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔ (شرح السنہ)

حدیث سوم: نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک میری اُمت میں ایسی قومیں نکلیں گی کہ جن میں خواہشیں اس طرح سرایت کر دی جاویں گی جس طرح کہ باؤلے کتے میں ہڑک سرایت کر جاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا جس میں وہ داخل نہ ہوئی ہو۔

(احمد، ابوداؤد)

حدیث چہارم: ونیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے قرآن مجید میں اپنی رائے سے کہا (یعنی محض اپنے رائے سے تفسیر کی) پس چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(ترمذی)

حدیث پنجم: نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ سب کاموں سے برا کام بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں، حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے (بواسطۂ رسول) ہدایت آچکی ہے۔ کیا انسان کو اس کی ہر تمنا مل جاتی ہے، سو (ایسا نہیں ہے کیونکہ ہر تمنا) خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت (کی بھی) اور دنیا (کی بھی)۔

اضافہ: ونیز ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اخیر زمانہ میں ایسے آدمی ہوں گے جو دین کے ذریعہ دھوکا دے کر دنیا حاصل کریں گے (لوگوں کو دکھانے) کے واسطے بھیڑ کی کھال پہنیں گے، نرمی (تواضع) ظاہر کرنے کی غرض سے ان کی زبان شکر سے زیادہ میٹھی ہوگی۔ حالانکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دل جیسے (سخت) ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا وہ لوگ میری وجہ سے (یعنی میرے ڈھیل دینے کی وجہ سے) دھوکا کھا رہے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں، پس اپنی قسم کھائی ہے کہ ضرور ان پر انہیں میں سے ایسا فتنہ بھیجوں گا جو بڑے عقل مند آدمی کو بھی حیران کر دے (کہ باوجود عقل کے کوئی تدبیر نہ ہو سکے)۔ (ترمذی)

اَلْخُطْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَوُجُوْبِهَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِتَحْمِيْدِهٖ يُسْتَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ، وَبِذِكْرِهٖ يُصْدَرُ كُلُّ خِطَابٍ، وَنَتُوْبُ اِلَيْهِ تَوْبَةَ مَنْ يُّوْقِنُ اَنَّهٗ رَبُّ الْاَرْبَابِ، وَمُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلَاةً تُنْقِذُنَا مِنْ هَوْلِ يَوْمِ الْعَرْضِ وَالْحِسَابِ، وَتُمَهِّدُنَا عِنْدَ اللّٰهِ زُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ التَّوْبَةَ عَنِ الذُّنُوْبِ، بِالرُّجُوْعِ اِلٰى سَتَّارِ الْعُيُوْبِ، وَعَلَّامِ الْغُيُوْبِ. مَبْدَأُ طَرِيْقِ السَّالِكِيْنَ وَرَاْسُ مَالِ الْفَائِزِيْنَ، وَاَوَّلُ اِقْدَامِ الْمُرِيْدِيْنَ، وَمِفْتَاحُ اسْتِقَامَةِ الْمَائِلِيْنَ، وَمَطْلَعُ الْاِصْطِفَاءِ وَالْاِجْتِبَاءِ لِلْمُقَرَّبِيْنَ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ، وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ

يَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○[1] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.[2] وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَام: كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ، وَّخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ.[3] وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَام: اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ.[4] وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ.[5] وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَام: وَالتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ.[6] وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَام: مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِّاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ.[7] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○[8]

---

[1] آل عمران: ۱۳۵، ۱۳۶ [2] بخاری، رقم: ۲۶۶۱ [3] ترمذی، رقم: ۲۴۹۹۔ ابن ماجہ، رقم: ۴۲۵۱
[4] ترمذی، رقم: ۳۵۳۷ [5] ابن ماجہ، رقم: ۴۲۵۲ [6] ابن ماجہ، رقم: ۴۲۵۰ [7] بخاری، رقم: ۲۴۴۹ [8] المائدۃ: ۳۹

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست ونہم

توبہ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت میں

آیت مبارکہ: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے: اور جو لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ کوئی (گناہ کر بیٹھتے ہیں مگر ان کی یہ حالت ہے کہ) ایسا کام کرگزرتے ہیں جس میں (دوسروں پر) زیادتی ہو وہ اپنی ذات پر (گناہ کرکے) نقصان اُٹھاتے ہیں تو (معاً) اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں، پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور (واقعی) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار (اور ہٹ) نہیں کرتے اس حال میں کہ وہ جانتے ہوں (البتہ اگر ناواقفیت میں ایسا ہو جاوے تو اور بات ہے) یہی لوگ ہیں جن کی جزا مغفرت ہے، ان کے رب کی طرف سے اور بہشت کے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی، یہ ہمیشہ (ہمیشہ) اسی میں رہیں گے۔ اور (یہ) ان کے کام کرنے والوں کا اچھا بدلہ ہے۔

حدیث اوّل: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ جب (گناہوں کا) اقرار کرے، پھر توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

حدیث دوم: و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تمام بنی آدم خطا کرنے والے ہیں اور خطا کاروں میں توبہ کرنے والے بہتر ہیں۔

حدیث سوم: اور رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ غرغرہ نہ لگے (یعنی حلق میں جان آکر غرغرہ کرنے لگے اور اس غرغرہ سے چوں کہ موت آچکنے کا پورا یقین ہو جاتا ہے اس واسطے اس کے بعد توبہ کرنا قابل قبول نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حدیث چہارم: اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ندامت توبہ ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کے مانند ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (شرح السنۃ)

حدیث پنجم: و نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے ذمہ اس کے بھائی کا کوئی حق

آبرو کا یا اور کسی طرح کا ہو اس کو چاہیے کہ آج اس سے سبکدوش ہو جاوے، یعنی معاف کرا لے (اور اگر حقوق مالیات کو وہ معاف نہ کرے تو ادا کرنا ضروری ہے) اس (دن) اس سے پیشتر کہ اس کے پاس نہ درہم ہوگا نہ دینار (بلکہ) اس طرح حق ادا کیا جاوے گا کہ اگر اس کے پاس نیک عمل ہوگا تو اس ظالم سے اس (مظلوم) کے حق کے موافق لے لیا جاوے گا، اور اگر اس (ظالم) کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس (مظلوم) کے گناہوں میں سے (بہ مقدار ظلم) اس پر لاد دیے جاویں گے۔ (بخاری)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے ظلم کے بعد توبہ کی اور عمل صالح کیا تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے، بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

اضافہ: ونیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قبر میں مردہ (ڈوبنے والے) فریاد کرنے والے شخص کے مانند ہوتا ہے، انتظار کرتا ہے دعا کا جو اس کو باپ یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے۔ پس جب دعا اس کے پاس پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ (دعا) دنیا اور اس کی سب چیزوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ قبر والوں پر زمین والوں کی دعا کی وجہ سے پہاڑوں کے مانند (ثواب) داخل کرتا ہے اور تحقیق زندوں کا ہدیہ مردوں کی طرف ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے۔

اَلْخُطْبَةُ الثَّلٰثُوْنَ فِي الصَّبْرِ وَالشُّكْرِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَهْلِ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ، اَلْمُتَفَرِّدِ بِرِدَاءِ الْكِبْرِيَاءِ، اَلْمُتَوَحِّدِ بِصِفَاتِ الْمَجْدِ وَالْعَلَاءِ، اَلْمُؤَيِّدِ صَفْوَةِ الْاَوْلِيَاءِ، بِقُوَّةِ الصَّبْرِ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَالشُّكْرِ عَلَى الْبَلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ سَادَةِ الْاَصْفِيَاءِ، وَعَلٰى اَصْحَابِهٖ قَادَةِ الْبَرَرَةِ الْاَتْقِيَاءِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلٰوةً مَّحْرُوْسَةً بِالدَّوَامِ عَنِ الْفَنَاءِ، وَمَصُوْنَةً بِالتَّعَاقُبِ عَنِ التَّصَرُّمِ وَالْاِنْقِضَاءِ، اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الْاِيْمَانَ نِصْفَانِ، نِصْفٌ صَبْرٌ، وَّنِصْفٌ شُكْرٌ.[1] فَمَا اَشَدَّ الْاِعْتِنَاءَ بِهِمَا وَمَعْرِفَةَ فَضْلِهِمَا لِيَتَيَسَّرَ فِيْهِمَا الْفِكْرُ. فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

---

[1] هذا لفظ حديث اورده ابو منصور الديلمي في مسند الفردوس عن انس ﷺ.

(عين تخريج العراقي)

إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ[1] وَقَالَ تَعَالٰى: وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ.[2] وَقَالَ تَعَالٰى: وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ.[3] وَقَالَ تَعَالٰى: وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ.[4] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ. فَالْمُؤْمِنُ يُوْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ.[5] وَقَالَ عليه السلام: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: يَاعِيْسٰى! اِنِّيْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ اُمَّةً، اِذَا اَصَابَهُمْ مَّايُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ، وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَّايَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَاحِلْمَ وَلَا عَقْلَ، فَقَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ؟ قَالَ: اُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ.[6] وَقَالَ عليه السلام: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ

---

[1] الزمر: ۱۰ [2] آل عمران: ۱۴۴ [3] الانفال: ۴۶ [4] البقرۃ: ۱۵۲

[5] مسند احمد، رقم: ۱۴۹۲ [6] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۴۴۸۲ باختلاف الالفاظ

بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.[1] وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ فَلَمْ یَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ اَوْ فِیْ مَالِهٖ اَوْ فِیْ وَلَدِهٖ، ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.[2] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝[3]

---

[1] ترمذی، رقم: ۲۴۸۶ [2] ابوداؤد، رقم: ۳۰۹۰ [3] لقمان: ۳۱

ترجمہ آیات و احادیث خطبۂ سی ام

صبر و شکر کے بیان میں

آیات طیبات: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بے حساب دیا جاوے گا۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تم صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

حدیث اوّل: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن کے واسطے عجیب (خوشی) ہے کہ اگر اس کو کوئی بھلائی ملے تو خدا کی حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے اور اس کو کوئی ایذا پہنچے تو خدا کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ مومن کی ہر بات پر اجر و ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ اس لقمہ میں بھی جس کو وہ اپنی عورت کے منہ کی طرف اٹھاتا ہے۔ (بیہقی)

حدیث دوم: و نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (عیسیٰ علیہ السلام سے) ارشاد فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایسی امت بھیجنے والا ہوں کہ جب ان کو پسندیدہ چیز ملے تو خدا کا شکر کریں اور جب ان کو ناپسند بات پیش آوے تب بھی ثواب چاہیں اور صبر کریں حالانکہ ان میں نہ حلم ہوگا نہ عقل ہوگی۔ انہوں نے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: یہ کام کیسے ہو جاوے گا جب کہ ان کو نہ حلم ہوگا نہ عقل ہوگی۔ ارشاد فرمایا کہ میں ان کو اپنے حلم اور علم میں سے دوں گا، یعنی بظاہر ان میں عقل وغیرہ نہ ہوگی، لوگ ان کو معمولی خیال کریں گے، مگر ان کا باطن رحمتِ خداوندی سے معمور ہوگا۔ واللہ اعلم!

حدیث سوم: و نیز ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ کھا کر شکر کرنے والا اس شخص کے درجہ میں ہے جو روزہ رکھے اور صبر کرے۔ (تخریج البخاری)

حدیث چہارم: و نیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے کہ بیشک جب کسی بندے کے واسطے خدا کی طرف سے کوئی درجہ مقدر ہو چکے تو پھر بندہ اس درجہ کو اپنے عمل کے ذریعے سے نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس پر تکلیف بھیجتا ہے اس کے بدن میں یا اس کے مال میں یا اس کے بچوں

میں، پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو اس کے واسطے اللہ عزوجل کی جانب سے مقدور ہو چکا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ سبحانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (اے مخاطب) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتی دریا میں اللہ کی نعمت سے جاری ہوتی ہے تا کہ وہ تم کو اپنی نشانیوں میں سے دکھلا دے، بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے۔

اضافہ (الف): حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم صبر کرو تو وہ صابرین کے واسطے بہتر ہے۔

(ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم شکر کرو تو میں تم کو زیادہ (نعمتیں) عطا کروں۔

(ج) رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! اگر تو صبر کرے اور ثواب طلب کرے صدمے کے شروع میں، تو میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب کو پسند نہ کروں۔ (ابن ماجہ)

(د) اور رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ جنت کی طرف بلائے جاویں گے ان میں سب سے بیشتر حمد کرنے والے ہوں گے۔ عرض کیا گیا کہ حمد کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر کرتے ہیں۔

(عین تخریج عراقی علی الاحیاء عن ابی نعیم والبیہقی)

اَلْخُطْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ

فِي الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَرْجُوِّ لُطْفُهُ وَثَوَابُهُ، الْمَخُوْفِ قَهْرُهُ وَعِقَابُهُ، اَلَّذِىْ عَمَرَ قُلُوْبَ اَوْلِيَائِهِ، بِرَوْحِ رَجَائِهِ، وَضَرَبَ بِسِيَاطِ التَّخْوِيْفِ وَزَجْرِهِ الْعَنِيْفِ وُجُوْهَ الْمُعْرِضِيْنَ عَنْ حَضْرَتِهِ، اِلٰى دَارِ ثَوَابِهِ وَكَرَامَتِهِ، وَقَادَهُمْ بِسَلَاسِلِ الْعُنْفِ وَاَزِمَّةِ اللُّطْفِ اِلٰى جَنَّتِهِ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ سَيِّدُ اَنْبِيَائِهِ وَخَيْرُ خَلِيْقَتِهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ الرَّجَاءَ وَالْخَوْفَ جَنَاحَانِ، بِهِمَا يَطِيْرُ الْمُقَرَّبُوْنَ اِلٰى كُلِّ مَقَامٍ مَّحْمُوْدٍ، وَمَطِيَّتَانِ بِهِمَا يُقْطَعُ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰخِرَةِ كُلُّ عَقَبَةٍ كَئُوْدٍ، اَلنُّصُوْصُ مِنْهُمَا مَشْحُوْنَةٌ، مُنْفَرِدَةً وَّمَقْرُوْنَةً، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ

وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهُ [۱] وَقَالَ تَعَالٰى: يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا [۲] وَقَالَ تَعَالٰى: وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا [۳] وَقَالَ تَعَالٰى: اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا [۴] وَقَالَ تَعَالٰى: اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ [۵] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَاعِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَاطَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ، وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَاعِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ [۶] وَدَخَلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى شَابٍّ وَّهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ: اَرْجُو اللّٰهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنِّيْ اَخَافُ عَلٰى ذُنُوْبِيْ، فَقَالَ ﷺ: لَايَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَايَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ [۷] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَايَغْفِرُ اللّٰهُ

---

[۱] بنی اسرائیل: ۵۷ [۲] السجدۃ: ۱۶ [۳] الاعراف: ۵۶ [۴] الانبیاء: ۹۰
[۵] الرعد: ۶ [۶] مسلم، رقم: ۶۹۷۹ [۷] ترمذی، رقم: ۹۸۳

لِفُلَانٍ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَیَّ أَنِّیْ لَا أَغْفِرُ لِفُلَانٍ، فَإِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّأَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ.[1] أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

نَبِّئْ عِبَادِیْ أَنِّیْ أَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَأَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِیْمُ○[2]

---

[1] مسلم، رقم: ۲۶۲۱　　[2] الحجر: ۴۹

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی ویکم

خوف ورجا کے بیان میں

آیاتِ طیبات: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر اور توقع کی وجہ سے۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ پکارو تم اس کو ڈر اور توقع سے، ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک وہ (انبیا علیہم السلام) کوشش کرتے تھے نیک کاموں میں اور ہم کو پکارتے تھے شوق سے اور ڈر سے، ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تیرا پروردگار ضرور بخشش والا ہے لوگوں کے لیے ان کے ظلم پر (بھی جب وہ توبہ کریں) اور بیشک تیرا پروردگار سخت عذاب والا ہے۔

حدیث اوّل: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے تو وہ عذاب (قہر) جو خدا کے پاس ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کا امیدوار نہ ہوگا اور اگر کافر کو معلوم ہو جاوے وہ رحمت جو خدا کے پاس ہے تو کوئی شخص اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔ (متفق علیہ)

فائدہ: پس لازم ہے کہ دونوں چیزیں، یعنی امید وبیم ہاتھ سے نہ چھوڑے، کیا خوب کہا ہے ۔

غافل مرد کہ مرکب مرداں مرد وار
در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رنداں بادہ نوش
ناگہ بیات خروش بہ منزل رسیدہ اند

حدیث دوم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اس حال میں کہ وہ جوان مرنے والا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو کیسا پاتا ہے (یعنی تیرا حالِ قلبی کیا ہے؟) اُس نے عرض کیا کہ میں اللہ سے اُمید رکھتا ہوں اور بے شک اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں ایسے موقع پر (یعنی دمِ مرگ) کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتیں، مگر اللہ تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز دیتا ہے جس کا وہ امیدوار ہے اور اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جس سے اس کو ڈر ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث سوم: و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک شخص نے یوں کہہ دیا تھا کہ یہ خدا فلاں شخص کو اللہ نہ بخشے گا، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے یہ شخص جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ پس تحقیق میں نے اس کو بخش دیا اور تیرے عمل کو حبط کرلیا۔

(او کما قال، رواہ مسلم)

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق سبحانہ نے کہ میرے بندوں کو خبر دے دیجیے کہ میں بے شک غفور رحیم ہوں اور بے شک میرا عذاب دردناک ہے۔

اضافہ (الف): ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر ٹوٹے والے لوگ۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

فائدہ: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت تم میں سے ہر ایک سے اس کے پاپوش کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح، (ہر ایک سے قریب ہے)۔

(بخاری)

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي الْفَقْرِ[1] وَالزُّهْدِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنَ الطِّيْنِ اللَّازِبِ وَالصَّلْصَالِ، وَزَيَّنَ صُوْرَتَهٗ بِاَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ وَّاَتَمِّ اعْتِدَالٍ، ثُمَّ كَحَّلَ بَصِيْرَةَ الْمُخْلِصِ فِیْ خِدْمَتِهٖ حَتّٰى انْكَشَفَ لَهٗ مِنَ الدُّنْيَا قَبَائِحُ الْاَسْرَارِ وَالْاَفْعَالِ. فَزَهِدُوْا فِيْهَا زُهْدَ الْمُبْغِضِ لَهَا فَتَرَكُوْهَا وَتَرَكُوا التَّفَاخُرَ وَالتَّكَاثُرَ بِالْاَمْوَالِ، وَاَقْبَلُوْا بِكُنْهِ هِمَمِهِمْ عَلٰى دَارٍ لَّا يَعْتَرِيْهَا فَنَاءٌ وَّلَا زَوَالٌ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ اَهْلِ الْكَمَالِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ خَيْرِ اَصْحَابٍ، وَّعَلٰى اٰلِهٖ خَيْرِ اٰلٍ. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ ثَبَتَ بِالنُّصُوْصِ اَنْ لَّا مَطْمَعَ فِي النَّجَاةِ اِلَّا بِالْاِنْقِطَاعِ عَنِ الدُّنْيَا وَالْبُعْدِ

---

[1] قوله: في الفقر والزهد، والاول قلة ذات اليد، والثاني قلة الرغبة فيه، والثاني مامور به؛ لانه اختياری لا الاول، لانه غير اختياری، وانما المامور به القناعة به.

مِنْهَا. وَهٰذَا الْاِنْقِطَاعُ اِمَّا بِانْزِوَائِهَا عَنِ الْعَبْدِ وَهُوَ الْفَقْرُ، وَاِمَّا بِانْزِوَاءِ الْعَبْدِ عَنْهَا وَهُوَ الزُّهْدُ كَمَا قَالَ تَعَالٰى: وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ○ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○[1] فَالْاَكْلُ كَذٰلِكَ لَايَكُوْنُ مِمَّنْ رَّضِيَ بِالْفَقْرِ، وَالْحُبُّ كَذٰلِكَ لَايَكُوْنُ لِمَنِ اتَّصَفَ بِالزُّهْدِ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِّصْفِ يَوْمٍ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ، فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ، فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ.[4] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْ مَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.[5] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَوَّلُ اِصْلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ،

---

[1] الفجر: ۱۹، ۲۰ [2] ترمذی، رقم: ۲۳۵۳ [3] ترمذی، رقم: ۱۷۰۲

[4] بیہقی، رقم: ۴۹۸۵، وابن ماجہ، رقم: ۴۱۰۱ [5] ابن ماجہ، رقم: ۴۱۰۲

وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ.[۱] وَقَالَ سُفْيَانُ: لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ الْجَشَبِ، اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَصْرُ الْاَمَلِ.[۲] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَافَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝[۳]

۱؎ بیہقی، رقم ۱۰۸۴۴ ۲؎ شرح السنۃ ۳؎ الحدید: ۲۳

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی ودوم

فقر وزہد کے بیان میں

فقر کے معنی ہیں تنگ دستی، اور فقر وتنگ دستی پر قناعت کرنے کا حکم ہے اور زہد کے معنی یہ ہیں کہ مال وغیرہ کی طرف رغبت اور محبت نہ کی جاوے اور یہ خود مامور بہ ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ شانہ نے تنبیہ فرمائی ہے کہ تم لوگ میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھاتے ہو (یعنی دوسرے شرکاء ومستحقین کو بھی نہیں دیتے) اور مال سے بے انتہا محبت کرتے ہو۔

فائدہ: ظاہر ہے کہ جو شخص فقر پر راضی ہو وہ اس طرح اندھادھند کام نہیں کرسکتا اور جو شخص زاہد ہو اس کو اس طرف التفات بھی نہیں ہوسکتا۔

حدیث اوّل: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقیر (تنگ دست) لوگ جنت میں امیروں سے پانچ سو سال یعنی آدھے دن پیشتر داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

فائدہ: آخرت میں ایک دن دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا اس واسطے پانچ سو سال کو آدھا فرمایا ہے۔

حدیث دوم: اور ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے: مجھ کو (یعنی میری خوشی کو کمزوروں کی دل جوئی) میں تلاش کرو۔ کیونکہ کمزوروں کی وجہ سے تم کو بھی رزق دیا جاتا ہے یا (یوں فرمایا کہ) تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم: ونیز ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جب تم ایسے آدمی کو دیکھو جس کو دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی کی عادت دی گئی ہو تو اس کے پاس رہا کرو، کیونکہ اس کو حکمت اور (دانائی) کا القا کیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

حدیث چہارم: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تو دنیا سے بے رغبت رہ، اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا۔ اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی بے رغبت رہ وہ لوگ بھی تجھ کو دوست بنالیں گے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

حدیث پنجم: و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ نے کہ اس امت کی پہلی اصلاح یقین اور زہد ہے اور اس کا اول فساد بخل اور امل (یعنی ہوس) ہے (بیہقی)۔ اور سفیان نے فرمایا ہے کہ زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی موٹا اور سخت کپڑا پہننا نہیں ہے، اور نہ روکھا سوکھا کھانا ہے، بلکہ اصل زہد ہوس کا کم کرنا ہے۔ (شرح السنہ)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے یہ بات یعنی ہر مصیبت (وغیرہ کا مقدر ہونا اس لیے بتلا دیا) تا کہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر اتنا رنج نہ کرو اور تا کہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

اضافہ: اور آنحضرت ﷺ نے دعا میں فرمایا ہے: اے اللہ! مجھ کو مسکین کر کے زندہ رکھ اور مسکین ہی کر کے موت دے اور مساکین ہی کے زمرے میں میرا حشر فرما۔ (ترمذی، بیہقی، ابن ماجہ)

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ

فِي التَّوْحِيْدِ[1] وَالتَّوَكُّلِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُدَبِّرِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، اَلْمُنْفَرِدِ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ، اَلرَّافِعِ لِلسَّمَاءِ بِغَيْرِ عِمَادٍ، اَلْمُقَدِّرِ فِيْهَا اَرْزَاقَ الْعِبَادِ، اَلَّذِيْ صَرَفَ اَعْيُنَ ذَوِي الْقُلُوْبِ وَالْاَلْبَابِ، عَنْ مُّلَاحَظَةِ الْوَسَائِطِ وَالْاَسْبَابِ. فَلَمَّا تَحَقَّقُوْا اَنَّهٗ لِرِزْقِ عِبَادِهٖ ضَامِنٌ وَّبِهٖ كَفِيْلٌ، تَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَامِعُ الْاَبَاطِيْلِ. اَلْهَادِيْ اِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا.

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ التَّوَكُّلَ عَلٰى اخْتِلَافِ مَرَاتِبِهٖ مَنْزِلٌ

---

[1] التوحيد هو استحضار انفراد الحق تعالىٰ بالتصرف الحقيقي، والتوكل هو قطع الملاحظة عن غير التصرف الحقيقي: اما اعتقادا فقط، واما عملا ايضا بترك الاسباب الظنية بشرط عدم الاخلال بشيء من الواجبات.

مِنْ مَنَازِلِ الدِّيْنِ، وَكَذٰلِكَ اَصْلُهُ مِنَ التَّوْحِيْدِ وَالْيَقِيْنِ. فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ.[1] وَقَالَ تَعَالٰى: وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ.[2] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ.[3] وَقَالَ عليه السلام: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا

---

[1] العنكبوت: ۱۷ [2] المائدة: ۲۳ [3] ترمذی، رقم: ۲۵۱۶

وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.[۱] أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. يٰاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ○[۲]

---

[۱] مسلم، رقم: ۶۷۷۴

[۲] فاطر: ۳

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی وسوم

توحید وتوکل کے بیان میں

آیاتِ طیبات: توحید کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تصرف حقیقی میں یکتا ہونے کو پیشِ نظر رکھے اور توکل کا یہ مطلب ہے کہ ماسوا اللہ سے نظر اُٹھالے اور توکل اعتقادی یعنی اس کا عقیدہ رکھنا کہ خدا کے سوا کوئی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے، یہ تو سب پر فرض ہے، لیکن اس سے آگے درجہ یعنی اس عقیدہ کے پختہ ہونے پر معاش وغیرہ کے اسباب ظاہر یہ کو ترک کردے، یہ قوی القلب کے لیے ہے بشرطیکہ کسی امر واجب میں خلل واقع نہ ہو اور توکل توحید کا ثمرہ ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے (قصہ ابراہیمی میں) ارشاد فرمایا ہے: تم نے خدا کو چھوڑا، تم جن کو پوجتے ہو وہ تم کو کچھ رزق دینے کا بھی اختیار نہیں رکھتے، سو تم لوگ رزق خدا کے پاس سے طلب کرو، اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو، تم سب کو اُسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ خدا ہی پر توکل کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

حدیث اوّل: اور رسول خدا ﷺ نے (ابن عباس رضی اللہ عنہ سے) ارشاد فرمایا ہے: اے بچے! خدا کو یاد رکھ، تو اس کو اپنے سامنے پاوے گا اور جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد مانگ، اور جان لے اس بات کو کہ اگر تمام لوگ اس پر اتفاق کرلیں کہ تجھ کو کچھ نفع پہنچاویں تو ہرگز اس کے سوا کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے جو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے لکھ دیا ہے اور اگر تمام لوگ اس پر متفق ہوجائیں کہ تجھ کو کچھ نقصان پہنچاویں تو ہرگز اُس کے سوا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے لکھ دیا ہے۔ (تقدیر کے) قلم اٹھادیے گئے اور دفتر خشک ہوچکے (اب ان میں کوئی تغیر وتبدل نہ ہوگا)۔ (احمد، ترمذی)

حدیث دوم: ونیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومنِ قوی مومن ضعیف سے بہتر ہے۔ اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر اور (بھلائی) ہے، جو چیز تم کو نفع دے اُس کی حرص کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور عاجز مت ہو، اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پہنچے تو یوں مت کہا کر

کہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہو جاتا۔ ولیکن یوں کہا کر کہ اللہ تعالیٰ نے جو مقدر کر دیا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے کیونکہ ''اگر'' (یعنی یوں کہنا کہ اگر یوں کرتا تو یوں ہو جاتا) شیطان کے کام کھول دیتا ہے۔ (مسلم)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے لوگو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر (ہوئی) ہے، کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پس تم کہاں اُلٹے پھرے جاتے ہو۔

اضافہ (الف): و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ متوکلین کو دوست رکھتا ہے۔

(ب) اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو ان کو وہی کافی ہو جاوے، وہ آیت یہ ہے: ومن یتق اللہ الایۃ یعنی جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔ (احمد، ابن ماجہ، دارمی)

(ج) و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ بلاشبہ رزق انسان کو اس طرح ڈھونڈتا ہے جیسا کہ اس کو اس کی اجل ڈھونڈتی ہے۔ (ابونعیم)

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ

فِي الْمَحَبَّةِ[1] وَالشَّوْقِ وَالْأُنْسِ وَالرِّضَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَزَّهَ قُلُوْبَ اَوْلِيَائِهٖ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلٰی زُخْرُفِ الدُّنْيَا وَنَضْرَتِهٖ، وَصَفّٰی اَسْرَارَهُمْ مِّنْ مُّلَاحَظَةِ غَيْرِ حَضْرَتِهٖ، ثُمَّ كَشَفَ لَهُمْ عَنْ سُبُحَاتِ وَجْهِهٖ حَتّٰی احْتَرَقَتْ بِنَارِ مَحَبَّتِهٖ، ثُمَّ احْتَجَبَ عَنْهَا بِكُنْهِ جَلَالِهٖ حَتّٰی تَاهَتْ فِيْ بَيْدَاءِ كِبْرِيَائِهٖ وَعَظْمَتِهٖ، فَبَقِيَتْ غَرْقٰی فِيْ بَحْرِ مَعْرِفَتِهٖ، وَمُحْتَرِقَةً بِنَارِ مَحَبَّتِهٖ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ بِكَمَالِ نُبُوَّتِهٖ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ سَادَةِ الْخَلْقِ وَاَئِمَّتِهٖ، وَقَادَةِ الْحَقِّ وَاَزِمَّتِهٖ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا

---

[1] المحبة: هی ميل الطبع الی الشیء الملذ، وحقيقة الشوق والانس: ان المطلوب اذا غاب من وجه وحضر من وجه فاذا غلب الطبع الی ماغاب فهو الشوق، واذا غلب الفرح بما حصل والارتياح به فهو الانس، والرضاء: هو ترك الاعتراض علی القضاء، واما مع بطلان الحس بالالم وهو الرضاء الطبعی، واما مع بقاء الحس به وهو الرضاء العقلی.

كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ[1] وَقَالَ تَعَالٰى فِي الْمَلٰئِكَةِ: يُسَبِّحُوْنَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَايَفْتُرُوْنَ.[2] وَهٰذَا لَايَكُوْنُ فِي الْعَادَةِ اِلَّا بِالشَّوْقِ. وَقَالَ تَعَالٰى: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا.[3] وَالْاُنْسُ هُوَ الْفَرَحُ بِمَا حَصَلَ مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ. وَقَالَ تَعَالٰى: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ. وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَام: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ.[4] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَام: وَاَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ.[5] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَام: لَايَقْعُدُ قَوْمٌ

---

[1] المائدة: ۵۴　　[2] (الانبیاء: ۲۰) مطبوعہ اول میں جو آیت اور تقریر استنباط تھی اس کو بدل دیا گیا۔ اسی طرح آگے حدیث سکینہ میں تقریر استنباط بدل گئی جس کی وجہ اہل علم سمجھ سکتے ہیں، حاصلہ عدم التزام المقسم الخاص جن کے پاس پہلا نسخہ ہو وہ درست کرلیں۔ آیت سابقہ یہ تھی: الذین امنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ..... الخ اور تقریر یہ تھی: والانس نوع من الاطمینان اور حدیث سکینہ میں یہ تقریر تھی: والانس نوع من السکینۃ۔

[3] یونس: ۵۸　　[4] ترمذی، رقم: ۳۴۹۰　　[5] نسائی، رقم: ۱۳۰۷

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ.[1] وَالسَّكِيْنَةُ اَيِ الْاِرْتِيَاحُ هُوَ الْاُنْسُ.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝[2]

---

[1] مسلم، رقم: ۲۸۵۵ [2] البقرة: ۱۶۵

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی وچہارم

محبّت اور شوق اور انس ورضا کے بیان میں

محبت کے معنی تو ظاہر ہیں کہ دل کا مائل ہونا ہے اور شوق وانس کی حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی چیز ایک درجہ میں غائب ہو اور ایک درجہ میں حاضر ہو تو جس وقت غائب کی طرف خیال کر کے طلب غالب ہو جاوے تو وہ شوق ہوا، اور جس وقت حاضر کی طرف خیال کر کے خوشی غالب ہو جائے اس کو انس کہتے ہیں، اور رضا کے معنی یہ ہیں کہ قضا وقدر پر اعتراض کو ترک کر دے، پھر اس میں دو درجے ہیں: ایک یہ کہ تکلیف کا احساس بھی نہ رہے یہ رضائے طبعی ہے اور دوسرا یہ کہ احساس تکلیف اور رنج کا باقی رہے یہ رضائے عقلی ہے اور مامور بہ یہی ہے اور پہلا درجہ اسی پر مداومت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

آیات طیبات: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ اُن سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ نے فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شب وروز اس کی تسبیح کرتے ہیں، اُکتاتے نہیں۔

فائدہ: اور عادتاً ایسا حال بدون شوق کے نہیں ہوسکتا۔ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ آپ کہہ دیجیے کہ لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے۔

فائدہ: اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اُنس حاصل شدہ نعمت پر خوشی کو کہتے ہیں، پس اس آیت سے اس کا مامور بہ ہونا ثابت ہوگیا۔

تنبیہ: ایک ضروری امر قابل لحاظ یہ بھی ہے کہ خوشی کو حد سے نہ بڑھنے دے اور بجائے شکر کے اکڑ نہ کرنے لگے ورنہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ کا مصداق بن جاوے گا۔ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

حدیث اوّل: اور رسول اللہ ﷺ نے دعا میں فرمایا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت مانگتا ہوں جو تجھے محبوب رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچاوے اے اللہ! میرے لیے اپنی محبت کو میری جان اور مال اور اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی

کی محبت سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔آمین! (ترمذی)

حدیث دوم: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد ٹھنڈا عیش مانگتا ہوں اور تیرے دیدار کی لذت مانگتا ہوں اور تیری ملاقات کا شوق مانگتا ہوں۔ (نسائی)

حدیث سوم: و نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی جماعت اس حال میں نہیں بیٹھتی کہ اللہ کا ذکر کرتی ہو، مگر اُن کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اُن پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن کا ذکر اُن (مقرب فرشتوں) سے کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔ (مسلم) اور سکینہ یعنی خوشی ہی کا نام اُنس ہے جیسا کہ پیشتر معلوم ہو چکا ہے۔

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو خدا کے علاوہ اوروں کو بھی شریک قرار دیتے ہیں اُن سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے (رکھنا ضروری) ہے اور جو مومن ہیں ان کو (صرف) اللہ سے بہت ہی محبت ہے اور کیا خوب ہوتا اگر یہ ظالم لوگ جب کسی مصیبت کو دیکھتے تو سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت (وقدرت) اللہ ہی کو ہے اور بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اضافہ: اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے خدا اُس کے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو رضائے خداوندی کو ناپسند کرتا ہے خدا اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ

فِي الْاِخْلَاصِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ وَالصِّدْقِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدَ الشّٰاكِرِيْنَ، وَنُؤْمِنُ بِهٖ اِيْمَانَ الْمُوْقِنِيْنَ، وَنُقِرُّ بِوَحْدَانِيَّتِهٖ اِقْرَارَ الصَّادِقِيْنَ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، وَمُكَلِّفُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، اَنْ يَّعْبُدُوْهُ عِبَادَةَ الْمُخْلِصِيْنَ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ، وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدِ انْكَشَفَ لِاَرْبَابِ الْقُلُوْبِ بِبَصِيْرَةِ الْاِيْمَانِ، وَاَنْوَارِ الْقُرْاٰنِ. اَنْ لَّا وُصُوْلَ اِلَى السَّعَادَةِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ، فَالنَّاسُ كُلُّهُمْ هَلْكٰى اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ، وَالْعَالِمُوْنَ كُلُّهُمْ هَلْكٰى اِلَّا الْعَامِلُوْنَ، وَالْعَامِلُوْنَ كُلُّهُمْ هَلْكٰى اِلَّا الْمُخْلِصُوْنَ،

[1] وهو الكمال في الطاعة التي يريدها۔

وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰى خَطَرٍ عَظِيْمٍ. فَالْعَمَلُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ عَنَاءٌ، وَالنِّيَّةُ بِغَيْرِ إِخْلَاصٍ رِيَاءٌ. وَهُوَ لِلنِّفَاقِ كِفَاءٌ، وَمَعَ الْعِصْيَانِ سَوَاءٌ، وَالْإِخْلَاصُ مِنْ غَيْرِ صِدْقٍ وَّتَحْقِيْقٍ هَبَاءٌ. وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ عَمَلٍ كَانَ بِإِرَادَةِ غَيْرِ اللّٰهِ مَشُوْبًا مَّغْمُوْرًا: وَقَدِمْنَا إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ[1] وَقَالَ تَعَالٰى: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝[2] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمُعَاذٍ: أَخْلِصْ دِيْنَكَ يَكْفِيْكَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ[3] وَنَادٰى رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: الْإِخْلَاصُ[4] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى.[5]

---

[1] الزمر:۳ [2] الحجرات:۱۵ [3] مستدرک للحاکم، رقم:۷۸۴۴
[4] شعب الایمان للبیہقی، رقم:۶۸۵۷ [5] بخاری، رقم:۱۔ مسلم، رقم:۴۹۲۷

وَقَالَ ﷺ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّهُوَ یَلْعَنُ بَعْضَ رَقِیْقِهٖ، فَقَالَ: لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ، کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ! قَالَ: فَاَعْتَقَ اَبُوْبَکْرٍ یَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِهٖ، ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: لَا اَعُوْدُ.[1] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۝[2]

---

[1] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۵۱۵۴
[2] الزمر: ۱۱

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی وپنجم

اخلاص وصدق کے بیان میں

آیات طیبات: حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم (قیامت کے روز) اس عمل کی طرف ہوں گے جس کو وہ لوگ (دنیا) میں کر چکے تھے۔ پس ہم اس کو پریشان غبار کی طرح بیکار کر دیں گے۔

فائدہ: یہ خسارہ ان لوگوں کے لیے ہے جو عبادت میں غیر اللہ کو شریک کرتے ہیں۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے لیے ایسی عبادت ہے جو (شرک اور ریا سے) خالص ہو۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ مومن وہی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر شک نہیں کیا، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے رستہ میں جہاد کیا، وہی لوگ صدق والے ہیں۔

فائدہ: صدق کے معنی ہیں: کامل طور پر کسی طاعت کو بجالانا۔

حدیث اوّل: اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے دین کو خالص کر لے، تجھے تھوڑا ہی عمل کافی ہے۔ (عین ترغیب عن الحاکم)

حدیث دوم: ایک شخص نے پکار کر دریافت کیا اے رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اخلاص۔ (عین ترغیب عن البیہقی)

حدیث سوم: و نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال نیت ہی کے ساتھ ہیں اور ہر شخص کے واسطے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی۔ (متفق علیہ)

حدیث چہارم: اور آنحضرت ﷺ گزرے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے کسی غلام کو لعنت کر رہے تھے۔ پس آپ نے ان کی طرف التفات فرمایا اور (از راہِ تعجب) یہ ارشاد فرمایا کہ لعنت کرنے والے ہیں اور صدیق ہیں، ایسا ہرگز نہیں، قسم ہے رب کعبہ کی۔ بس (یہ سن کر) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسی

روز اپنا کوئی غلام آزاد کر دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: پھر کبھی ایسا نہ کروں گا۔

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے (آنحضرت ﷺ سے) ارشاد فرمایا ہے: فرما دیجیے کہ مجھ کو یہ حکم کیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اس حال میں کہ (شرک وغیرہ سے) خالص رکھوں اس کے واسطے عبادت کو۔

اضافہ: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بشارت ہے مخلصین کے واسطے کہ وہ ہدایت کے چراغ ہیں ہر اندھیرا فتنہ ان کی وجہ سے کھل جاتا ہے۔ (عن ترغیب عن البیہقی)

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ

فِی الْمُرَاقَبَةِ وَالْمُحَاسَبَةِ وَمَا یَتْبَعُهُمَا[۱]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَائِمِ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ، اَلرَّقِیْبِ عَلٰی كُلِّ جَارِحَةٍ بِمَا اجْتَرَحَتْ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ سَادَةِ الْاَصْفِیَاءِ، وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ قَادَةِ الْاَتْقِیَاءِ. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ رَحَی النَّجَاةِ تَدُوْرُ عَلَی الْاَعْمَالِ، وَلَا یُعْتَدُّ بِالْاَعْمَالِ، اِلَّا بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَیْهَا وَعَلٰی حُقُوْقِهَا وَهُوَ الْمُرَابَطَةُ، وَلَا یَتِمُّ هٰذِهِ الْمُوَاظَبَةُ وَالْمُرَابَطَةُ اِلَّا بِاِلْزَامِ النَّفْسِ الْاَعْمَالَ اَوَّلًا وَّهُوَ الْمُشَارَطَةُ، ثُمَّ مُلَاحَظَةُ هٰذِهِ الْمُشَارَطَةِ كُلَّ وَقْتٍ ثَانِیًا وَّهُوَ الْمُرَاقَبَةُ، ثُمَّ الْاِحْتِسَابُ عَلَی النَّفْسِ فِیْ وَقْتٍ خَاصٍّ اَنَّهَا وَفَتِ الشَّرْطَ اَمْ لَا ثَالِثًا

---

[۱] و بالمواظبة فسر البیضاوی قوله تعالٰی. ورابطوا.

وَّهُوَ الْمُحَاسَبَةُ، ثُمَّ عِلَاجُهَا بِمَشَقَّةٍ تُصْلِحُهَا اِذَا
لَمْ تَفِ بِالشَّرْطِ رَابِعًا وَّهُوَ الْمُعَاقَبَةُ، ثُمَّ تَأْدِيْبُهَا
بِفُنُوْنٍ مِّنَ الْوَظَائِفِ الثَّقِيْلَةِ جَبْرًا لِّمَا فَاتَ مِنْهَا اِذَا
رَاٰهَا تَوَانَتْ خَامِسًا وَّهُوَ الْمُجَاهَدَةُ، ثُمَّ تَوْبِيْخُهَا
وَالْعَذْلُ عَلَيْهَا اِذَا اسْتَعْصَتْ وَحَمْلُهَا عَلَى التَّلَافِيْ
سَادِسًا وَّهُوَ الْمُعَاتَبَةُ، وَيَرْجِعُ الْجَمِيْعُ اِلٰى عَدَمِ
اِهْمَالِهَا لَحْظَةً فَتَجْمَحَ وَتَشْرُدَ، وَالنُّصُوْصُ
مَشْحُوْنَةٌ مِّنْهُ فَانْظُرْ مَايُسْرَدُ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَعْلَمُ
خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ[1] وَقَالَ تَعَالٰى: وَاَمَّا
مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝[2] وَقَالَ تَعَالٰى: وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ
اتَّبَعَ هَوٰىهُ. وَعَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ
بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ، فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، غَفَرَ
اللّٰهُ لَكَ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.[3]

[1] المؤمن:۹　[2] النازعات:۴۱　[3] الموطا، رقم:۸۸۵۵

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ.[۱] وَقَالَ عُمَرُ: حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا، وَزِنُوْا [اَنْفُسَكُمْ] قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا.[۲] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝[۳]

---

[۱] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۱۱۱۲۳ [۲] مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۳۴۴۴۸ [۳] الحشر: ۱۸

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی و ششم

مراقبہ ومحاسبہ وغیرہ کے بیان میں

یہ تو ظاہر ہے کہ بدونِ دوام ومواظبت اور پابندی کے کوئی عمل معتد بہ نہیں ہے، اس پابندی کا نام اصطلاحِ تصوف میں مرابطہ ہے اور علماء نے بھی مرابطہ کو اس معنی میں لیا ہے، چنانچہ بیضاوی نے ورابطوا کی تفسیر واظبوا سے کی ہے، اور اس دوام و پابندی کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ نفس کو اوّل متنبہ کر دیا جاوے کہ کام کرنا پڑے گا اور فلاں فلاں کام سے پرہیز کرنا ہوگا، اس تنبیہ کو مشارطہ (یعنی شرط وقرار داد) کہتے ہیں اور اس کی نگہبانی کرنا بھی ضروری ہے، اس کا نام مراقبہ ہے، فقط گردن جھکانا مراقبہ نہیں ہے بلکہ نفس کو گناہوں سے بچاوے اور نیک اعمال پر پابندی کرے اور اس کا ہر وقت خیال رکھے، یہ نگہداشت اصل مراقبہ ہے، پھر کسی وقتِ خاص میں اس کا حساب لینا چاہیے جس سے معلوم ہو کہ اس نے شرط وقرار داد کو پورا کر دیا ہے یا نہیں اس کو محاسبہ کہتے ہیں، پھر محاسبہ سے اگر معلوم ہو کہ نفس نے شرط کو پورا نہیں کیا ہے تو اس کا کسی مشقت میں ڈال کر علاج بھی کیا جاوے اس کو معاقبہ کہتے ہیں اور گزشتہ کی تلافی کے واسطے کوئی ایسا نیک عمل بھی کیا جاوے جو نفس کو گراں ہو اس کو مجاہدہ کہتے ہیں (وقتی علاج بطور سزا و جرمانہ تو معاقبہ ہے اور دائمی وظیفہ تلافیٔ مافات کے واسطے مقرر کرنا مجاہدہ ہے) پھر اس نفس کو اس کوتاہی پر دھمکائیں اور ملامت کریں اور تلافیٔ مافات پر برانگیختہ کریں، اس کا نام معاقبہ ہے، یہ سب چھ چیزیں ہیں، حاصل اُن کا یہ ہے کہ نفس کو کسی وقت آزاد نہ چھوڑیں، ورنہ سرکش ہو جاتا ہے۔

اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ آنکھوں کی چوری سے واقف ہے اور اس سے بھی واقف ہے جس کو سینے میں چھپاتے ہیں۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے رب کے پاس حاضر ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہشِ نفسانی سے روکا اُس کا ٹھکانہ جنّت ہے اور حق تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اُس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی۔

حدیث اوّل: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے تھے، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہرو (ایسا نہ کرو) اللہ تمہاری مغفرت کرے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے مجھ کو ہلاکتوں میں ڈالا ہے۔ (مالک)

حدیث دوم: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: (دراصل) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے اتباع خداوندی کے بارے میں جہاد کرے۔ (بیہقی)

فائدہ: یعنی جس طرح کفار سے اعلاء کلمۃ الحق کے لیے جہاد کیا جاتا ہے اسی طرح نفس سے بھی جہاد کرنا چاہیے، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے، اور یہ جہاد مقدم اور افضل ہے جہادِ معروف سے۔

حدیث سوم: اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا ہے کہ تم خود (نفس سے) حساب لے لو اس سے قبل کہ تمہارا حساب لیا جاوے اور اس کو جانچ لو اس سے پیشتر کہ تمہاری جانچ کی جائے، اور تیاری کر لو خدا کے سامنے بڑی پیشی کی جس دن تم پیش کیے جاؤ گے، تمہاری کوئی بات چھپ نہ سکے گی۔ (عین کنز العمال عن ابن المبارک وغیرہ)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر شخص (اس کی) دیکھ بھال کرتا رہے کہ اس نے کل (یعنی قیامت) کے واسطے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھتا ہے۔

اضافہ (الف): حق تعالیٰ نے (حضرت داؤد علیہ السلام) سے ارشاد فرمایا ہے کہ خواہش کی پیروی (کبھی) نہ کرنا کہ وہ اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی۔

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ (اے مخاطب) کیا اُس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفسانی کو خدا بنا رکھا ہے۔ (کہ جو جی میں آتا ہے وہی کر گزرتا ہے)۔

(ج) ونیز ارشاد فرمایا ہے: اے لوگو! (خدا کے عذاب) سے بچتے رہو اور اس دن سے ڈرتے رہو جس دن نہ کوئی والد اپنے بچے کے کام آوے گا، نہ کوئی بچہ اپنے والد کے کام آوے گا۔

اَلْخُطْبَةُ السَّابِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی التَّفَکُّرِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَثَّرَ الْحَثَّ فِیْ کِتَابِهٖ عَلَی التَّدَبُّرِ وَالْاِعْتِبَارِ، وَالنَّظَرِ وَالْاِفْتِکَارِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ الْاَبْرَارِ. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَمَرَ بِالتَّفَکُّرِ وَالتَّدَبُّرِ فِیْ مَوَاضِعَ لَاتُحْصٰی مِنْ کِتَابِهِ الْمُبِیْنِ، وَاَثْنٰی عَلَی الْمُتَفَکِّرِیْنَ. فَقَالَ تَعَالٰی: اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[2] وَقَالَ تَعَالٰی: اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[3] وَقَالَ تَعَالٰی: اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ○ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ○

---

[1] وهو احضار المعلومات لاستثمار غیر المعلوم من النافع علما کان او عملا لیتصف به وبثمرته ومن الضار لیترکه فی الحال او یحترز عنه فی الاستقبال او یتدارکه ان فقد فی الماضی.   [2] آل عمران:۱۹۱   [3] الاعراف:۱۸۵

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝[1] وقَالَ تَعَالٰى: قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ ۝ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا اَمَرَهٗ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝[2] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نُزُوْلِ "اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" الْاٰيَةَ: وَيْلٌ لِّمَنْ قَرَاَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا.[3] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

---

[1] النباء: ۶-۱۶ [2] عبس: ۱۷-۳۲ [3] صحیح ابن حبان، رقم: ۶۲۰

قَوْمًا تَفَكَّرُوْا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوْا فِي اللّٰهِ، فَإِنَّكُمْ
لَمْ تَقْدِرُوْا قَدْرَهٗ.[1] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.
فَانْظُرْ اِلٰى اٰثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا ط اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌO[2]

---

[1] تخریج احادیث الاحیاء، رقم: ۳۴۹۲ [2] الروم: ۵۰

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی وہفتم

تفکر کے بیان میں

آیات طیبات: تفکر اور فکر کے یہ معنی ہیں کہ انسان کو جو علمی یا عملی مفید باتیں معلوم ہیں اُن میں غور کرتا رہے تاکہ اور نئی نئی باتیں حاصل ہوں اور علمی وعملی ترقی ہو۔ اور جو ضرررساں اُمور ہیں اُن میں بھی غور کرتا رہے تاکہ اُن سے آئندہ بچارہے اور اگر گزشتہ زمانہ میں کوئی خلاف شریعت کام سرزد ہوچکا ہے تو اس کا تدارک کرے، حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور سوچتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کے عالم میں غور نہیں کیا اور فرمایا ہے کہ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور تم کو ہم نے جوڑا جوڑا بنایا اور تمہاری نیند کو آرام کی چیز بنایا اور رات کو پردہ کی چیز بنایا اور دن کو تمہارے لیے روزگار بنایا اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ایک چراغ (یعنی سورج) بنایا اور پانی بھرے بادلوں سے خوب پانی برسایا، تاکہ اس کے ذریعے سے اناج اور سبزہ اور گنجان باغ پیدا کریں۔ و نیز ارشاد فرمایا کہ انسان کو (خدا کی مار) ہو وہ کیسا ناشکرہ ہے، (خدا نے) اس کو کس چیز سے بنایا ہے۔ اس کو ایک بوند سے بنایا ہے اور اس کو بنایا اور پھر اس (کے اعضاء) میں اندازہ رکھا۔ پھر اس کے واسطے راستہ آسان کردیا (پھر اس کو موت دی) پھر قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہے گا اس کو (قبر سے زندہ کرکے) اٹھاوے گا، ہرگز (شکرگزار) نہیں جو اس کو حکم کیا اس کو پورا نہ کیا۔ بس انسان کو غور کرنا چاہیے اپنے کھانے میں کہ ہم نے پانی برسایا، پھر زمین کو پھاڑا، پھر اس میں غلہ اُگایا اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گنجان باغ اور میوہ اور چارہ (یہ سب چیزیں پیدا کیں) تمہارے نفع کے لیے اور (بعض) تمہارے مویشی کے واسطے۔

حدیث اوّل: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب آیت: "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" نازل ہوئی کہ بلاکی ہے اس شخص کے واسطے جس نے اس کو پڑھا اور ان چیزوں

میں غور نہیں کیا۔ (عین تخریج عراقی عن صحیح ابن حبان)

حدیث دوم: اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کے متعلق غور کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی مخلوق میں غور کرو اور ذاتِ خداوندی میں غور نہ کرو کیونکہ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ (عین تخریج عن الترغیب والترہیب)

اسی واسطے سعدی نے کہا ہے ؎

توان در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

ونیز کہا ہے ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چین
کیں جا ہمیشہ باد دست است دام را

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ دیکھو تو رحمتِ خداوندی کی نشانیوں کی طرف مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کر دیتا ہے، بلاشبہ وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اضافہ (الف) ونیز ارشاد فرمایا ہے خدائے عزوجل نے کہ بیشک اس میں غور کرنے والوں کے واسطے نشانیاں ہے۔

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ اپنے اندر غور نہیں کرتے۔

(ج) اور ارشاد فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔

(د) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے، تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ سمجھدار لوگ نصیحت حاصل کریں۔

(ہ) اور ارشاد فرمایا ہے کہ اس میں عبرت ہے اہلِ فہم کے لیے۔

(و) نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ان (انبیاء و امم سابقین کے قصہ) میں سمجھدار لوگوں کے واسطے بڑی عبرت ہے۔

(ز) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک اس میں نشانی ہے اس قوم کے لیے جو سمجھتی ہو۔

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِيْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَصَمَ بِالْمَوْتِ رِقَابَ الْجَبَابِرَةِ، وَكَسَرَ بِهٖ ظُهُوْرَ الْاَكَاسِرَةِ، وَقَصَرَ بِهٖ اٰمَالَ الْقَيَاصِرَةِ. وَجَعَلَ الْمَوْتَ مَخْلَصًا لِّلْاَتْقِيَاءِ، وَمَوْعِدًا فِيْ حَقِّهِمْ لِلِّقَاءِ. فَلَهُ الْاِنْعَامُ بِالنِّعَمِ الْمُتَظَاهِرَةِ، وَلَهُ الْاِنْتِقَامُ بِالنِّقَمِ الْقَاهِرَةِ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ذُو الْمُعْجِزَاتِ الظَّاهِرَةِ. وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اُولِي الْكَمَالَاتِ الْبَاهِرَةِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ.[۱] وَقَالَ ﷺ: اِذَا احْتُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ، وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ.... وَفِيْهِ: اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ

---

[۱] ترمذی، رقم: ۲۳۰۷۔ نسائی، رقم: ۱۸۲۵

اَتَتْهُ مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطَةً عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.[1]

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهٖ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَادِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ......

وَفِيْهِ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِيْ، فَافْرُشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ، قَالَ: فَيُفْتَحُ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ (وَجَمِيْعُ حَالِهٖ عَلٰى ضِدِّ ذٰلِكَ).[2] وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ. اَلْحَدِيْثُ.[3]

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَّنْ لَّهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ، يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِيْ

---

[1] نسائی، رقم: ۱۸۳۴۔ [2] ابوداود، رقم: ۴۷۵۳۔ [3] بخاری، رقم: ۳۲۴۴۔ مسلم، رقم: ۷۱۳۲

الْمُرْجَلُ، مَا یَرٰی اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْہُ عَذَابًا، وَّاِنَّہٗ لَاَھْوَنُھُمْ عَذَابًا۔[1] وَقَالَ ﷺ: اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ، لَاتُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ۔[2] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ○[3]

---

[1] بخاری، رقم: ۵۱۷۔ مسلم، رقم: ۹۵۶۱۔ [2] بخاری، رقم: ۵۵۴۔ مسلم، رقم: ۱۴۳۳
[3] [العنکبوت: ۵۷] وھھنا ختمت الخطب الغیر الوقتیۃ لسلخ ربیع الاوّل ۱۳۴۸ھ یوم الخمیس وتتلوہ الخطب الوقتیۃ ان شاء اللّٰہ تعالٰی.

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی ونہشتم

موت اور مابعد الموت کا ذکر

حدیث اوّل: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لذتوں کو قطع کرنے والی یعنی موت کو بہت یاد رکھو۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حدیث دوم: و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب مومن کی موت آتی ہے تو (کفن کے واسطے) رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا کپڑا لے کر آتے ہیں اور مومن کی روح کو کہتے ہیں کہ نکل اس حال میں کہ تو خدا سے خوش ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے (چل) خدا کی (دی ہوئی) راحت (اور رحمت) کی طرف اور (عمدہ اور) فراخ روزی کی طرف اور ایسے رب کی طرف (جو تجھ سے) ناراض نہیں ہے، پس وہ مشک کی بہترین خوشبو جیسی (مہکتی ہوئی) نکلتی ہے، (اور اسی روایت میں آگے یہ بھی ہے کہ) اور جب کافر کی موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ایک ٹاٹ لے کر آتے ہیں (اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ) نکل خدائے عزوجل کے عذاب کی طرف اور اس حال میں کہ تو بھی ناخوش ہے اور خدا بھی تجھ سے ناراض ہے، پس وہ نہایت بدبودار مردار کی طرح سڑی ہوئی نکلتی ہے۔ الخ (احمد ونسائی)

حدیث سوم: نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (جب مومن کی روح) بدن کی طرف لوٹا دی جاتی ہے تو میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھلا کر کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے، پھر وہ دونوں فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہے، وہ جواب میں کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے (جس کے ذریعے سے تجھ کو دین معلوم ہوا) وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب (قرآن) کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سمجھا۔ (افسوس) کہ آج بعض نام نہاد مسلمان اس علم کو حاصل نہیں کرتے بلکہ دنیوی علم میں منہمک ہو کر اس کو بالکل چھوڑ بیٹھے ہیں،

یاد رکھو قبر میں جا کر ملانوں ہی کی شاگردی کام آوے گی)۔ پھر (اس سوال کے جواب کے بعد) ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا: میرے بندے نے سچ کہا ہے، پس اس کے لیے جنّت سے فرش بچھادو، اور جنّت ہی سے اس کو لباس پہنادو، اور اس کے واسطے جنّت کی طرف دروازہ بھی کھول دو اور وہ کھول دیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر دروازہ کھلتے ہی اس کے پاس جنّت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور اس کے لیے نگاہ پہنچنے تک قبر میں فراخی کردی جاتی ہے اور کافر کا حال اس کے برعکس ذکر فرمایا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

حدیث چہارم: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے واسطے (جنّت میں) ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گزر ہوا (جیسا کہ آدمی سوچا کرتا ہے کہ یوں ہونا چاہیے، یوں ہونا چاہیے، یعنی اس خیالی پلاؤ میں بھی ان چیزوں کا خطرہ نہیں ہوا۔ (متفق علیہ)

حدیث پنجم: و نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہل دوزخ میں سب سے کم عذاب اس شخص کا ہے جس کو آگ کی دو جوتیاں اور (ان کے) دو تسمے پہنائے جائیں گے کہ ان کی وجہ سے ان کا دماغ دیگ کی طرح کھولتا ہوگا اور اس کو یہ گمان بھی نہ ہوگا کہ کسی کو اس سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے اور در حقیقت وہ سب سے کم عذاب ہوگا۔ (متفق علیہ)

حدیث ششم: و نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تم اپنے پروردگار کا دیدار کروگے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ (باوجود زیادہ ہجوم کے بھی) کوئی کسی کے لیے اُس کے دیکھنے میں مزاحم نہیں ہوتا) بلکہ مختلف مقامات سے بھی سب کے سب اُس کو بے تکلف دیکھ لیتے ہیں۔ پس دیدارِ خداوندی میں یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ اتنے لوگوں کو کس طرح دیدار ہوگا۔ (متفق علیہ)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، پھر تم ہماری طرف لوٹا دیے جاؤ گے۔

اضافہ (الف): ونیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے کہ جہنم پر پل صراط رکھی جاوے گی (اور اسی روایت میں ہے کہ) بعض آدمی (یعنی کافر) تو اُن میں سے اپنے عملِ (بد) کے سبب بالکل ہی ہلاک ہو جاویں گے اور اُن میں سے بعض آدمی (یعنی گناہ گار مسلمان) کو عذاب ہوگا، مگر وہ پھر نجات پاویں گے۔ (متفق علیہ)

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ سب لوگ جہنم پر آویں گے (پھر نیک لوگ) اپنے اعمال (حسنہ) کی وجہ سے وہاں سے عبور کر جاویں گے (یعنی اُس پر سے گزر جاویں گے)۔ پس اوّل ان (گزرنے والوں) میں سے بجلی کی مانند گزر جاوے گا، پھر ہوا کی طرح، پھر تیز گھوڑے کی طرح، پھر اونٹ سوار کی طرح، پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح، پھر آدمی کے چلنے کی طرح۔

(ترمذی و دارمی)

اَلْخُطْبَةُ التَّاسِعَةُ[1] وَالثَّلٰثُوْنَ[2] فِيْ اَعْمَالِ عَاشُوْرَاءَ[3]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِحُسْبَانٍ، وَالنَّجْمَ وَالشَّجَرَ يَسْجُدَانِ، وَفَضَّلَ زَمَانًا عَلٰى زَمَانٍ، كَمَا فَضَّلَ مَكَانًا عَلٰى مَكَانٍ، وَاِنْسَانًا عَلٰى اِنْسَانٍ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِيْ هَدَانَا اِلَى الْخَيْرَاتِ، وَمِنْهَا صَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ الْحَسَنَاتِ، وَنَهَانَا عَنِ الْمُنْكَرَاتِ، وَمِنْهَا مَا ابْتَدَعُوْا فِيْهِ مِنَ الْمُخْتَرَعَاتِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَقَامُوا الدِّيْنَ، اَلْوَاجِبَاتِ مِنْهَا وَالْمَنْدُوْبَاتِ، وَاَبْطَلُوْا رُسُوْمَ

---

[1] ومنها يبتدأ الخطب الوقتية.   [2] عاشوراء سے پہلے جو جمعہ آئے اس میں پڑھا جائے۔

[3] قوله: "عاشوراء سے پہلے" لما في الدر المختار: وينبغي تعليمهم في الجمعة التي قبلها الى قوله: وهكذا كل حكم احتيج اليه، قلت: وهو الدليل في كل خطبة تقرأ قبل وقت اعمال تلك الخطبة، واصله من السنة ما في اول الخطبة الرابعة والاربعين من قول سلمان: خطبنا رسول اللهﷺ في اخر يوم من شعبان، (في فضائل رمضان) ومثل هذه الحاشية مراد في جميع ما بعدها من الخطب الى خمسين.

الْـجَـاهِـلِـيَّةِ، الْـمُـحَـرَّمَـاتِ مِـنْهَا وَالْمَكْرُوْهَاتِ، وَسَـلَّمَ تَسْـلِـيْـمًـا كَثِيْـرًا. أَمَّـا بَعْدُ: فَقَدْ حَـانَ يَوْمُ عَـاشُـوْرَاءَ، لِـلـنَّـاسِ فِـيْـهِ مَـعْـرُوْفَاتٌ وَّمُنْكَرَاتٌ ظَلْمَاءُ، فَـمِنَ الْأَوَّلِ اسْتِحْبَابًا الـصَّوْمُ فِيْهِ. فَقَدْ قَالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَفْـضَـلُ الـصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْـمُـحَرَّمُ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: وَصِـيَـامُ يَـوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْـتَـسِـبُ عَـلَـى الـلّٰـهِ أَنْ يُّـكَـفِّـرَ الـسَّـنَـةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ.[2] وَقَـالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: صُـوْمُـوْا عَـاشُـوْرَاءَ وَخَـالِفُوْا فِـيْـهِ الْيَهُوْدَ، صُـوْمُـوْا قَـبْـلَـهُ يَـوْمًا أَوْبَعْدَهُ يَوْمًا.[3] وَكَانَ عَـاشُـوْرَاءُ يُـصَـامُ قَبْـلَ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَـالَ: مَـنْ شَـاءَ صَـامَ وَمَـنْ شَاءَ أَفْطَرَ.[4] وَمِنَ الْأَوَّلِ إِبَاحَةً وَّبَرَكَةً اَلتَّوْسِعَةُ فِيْهِ عَلَى عِيَالِهٖ؛ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَـنْ وَّسَّعَ عَلَى عِيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ

---

[1] مسلم، رقم: ٢٧٥٦ [2] مسلم، رقم: ٢٧٤٦ [3] مسند احمد، رقم: ٢١٥٤، واليه ذهب فقهاء نا، وكرهوا انفراد عاشوراء بالصوم. [4] بخاری، رقم: ٣٥٠٢

عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ[1] وَمِنَ الثَّانِي اتِّخَاذُهُ عِيْدًا وَّمَوْسِمًا اَوِ اتِّخَاذُهُ مَاْتَمًا مِّنَ الْمَرَاثِيْ وَالنِّيَاحَةِ وَالْحُزْنِ بِذِكْرِ مَصَائِبِ اَهْلِ الْبَيْتِ وَاتِّخَاذِ الضَّرَائِحِ وَالْاَعْلَامِ. وَمَا يُقَارِنُهَا مِنَ الْمَلَاهِيْ وَالشِّرْكِ وَالْاٰثَامِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○[2]

---

[1] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۳۷۹۲ (وفی المرقاۃ: قال العراقی: له طرق بعضها صحيح، وبعضها علی شرط مسلم)۔ [2] الزلزال: ۷، ۸

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی ونہم

عاشورہ کے بیان میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: سب روزوں سے افضل رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کا مہینہ محرم ہے (یعنی اس کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا) رمضان کے سوا اور سب مہینوں کے روزہ سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (مسلم)

حدیث دوم: ارشاد فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اُمید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ عاشورہ کا روزہ کفارہ ہو جاتا ہے اس سال کا (یعنی اس سال کے چھوٹے گناہوں کا) جو اس سے پیشتر (گزر چکا) ہے۔ (مسلم)

حدیث سوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو تم عاشورہ کا اور مخالفت کرو اس میں یہود کی اور (وہ اس طرح کہ) روزہ اس سے ایک دن پہلے کا یا بعد کا رکھ لینا چاہیے۔ (عین جمع الفوائد عن احمد والبزار، والیہ ذہب فقہاء، نا وکرہوا انفراد عاشوراء بالصوم)

حدیث چہارم: اور حدیث میں ہے کہ عاشورا کا روزہ رمضان (کے روزے فرض ہونے) سے پیشتر (بطور فرضیت) رکھا جاتا تھا۔ پس جب رمضان (کے روزوں کا حکم) نازل ہوا تو جس نے چاہا (عاشورا کا روزہ) رکھا (اور جس نے چاہا نہ رکھا)۔ (عین جمع الفوائد عن الستۃ الا النسائی)

اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے فراخی کی اپنے اہل وعیال پر خرچ میں عاشورا کے دن فراخی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر (رزق میں) تمام سال (رزین و بیھقی، **وفی المرقاۃ: قال العراقی: له طرق بعضها صحیح، و بعضها علی شرط مسلم**)

پس یہ دونوں باتیں تو کرنے کی ہیں: ایک روزہ رکھنا کہ وہ مستحب ہے، دوسرے مصارف عیال میں کچھ فراخی کرنا (اپنی حیثیت کے موافق) اور یہ مباح ہے، اس کے علاوہ اور سب باتیں جو اس دن میں کی جاتی ہیں خرافات ہیں۔ لوگ اس دن میلہ لگاتے ہیں اور حضرات اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مصائب کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا ماتم کرتے ہیں اور مرثیہ پڑھتے ہیں اور روتے اور چلاتے بھی ہیں۔ اور بعض لوگ تو تعزیہ وعلم وغیرہ بھی نکالتے ہیں اور اُن کے

ساتھ شرک اور کفر کا معاملہ کرتے ہیں، یہ سب باتیں واجب الترک ہیں۔ شریعت میں اس ماتم وغیرہ کی کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ ان سب اُمور کی سخت ممانعت آئی ہے۔

فائدہ: بعض لوگ اس روز مسجد وغیرہ میں جمع ہو کر ذکر شہادت وغیرہ سناتے ہیں۔ اس میں ثقہ لوگ بھی غلطی سے شریک ہوجاتے ہیں اور بعض اہل علم بھی اس کو جائز سمجھنے کی عظیم غلطی میں مبتلا ہیں، درحقیقت یہ بھی ماتم ہے گو مہذب طریقہ سے ہے، سینہ وغیرہ وحشی لوگوں کی طرح سے نہیں کوٹتے لیکن حقیقت ماتم کی یہاں بھی موجود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے: پس جس شخص نے ذرّہ برابر نیکی کی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ برابر برائی کی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

اضافہ (الف): جب آنحضرت ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، اس پر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ کیا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ بڑا دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی اور فرعون اور اس کی قوم غرق ہوئی۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے اس کا روزہ بطور شکر کے رکھا تو ہم بھی اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تو ہم تم سے زیادہ حق دار اور قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام کے، پھر حضور ﷺ نے اس کا روزہ رکھا اور (دوسروں کو) اس روزے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

(ب) اور حدیث شریف میں ہے کہ جب رسول خدا ﷺ نے روزہ رکھا اور روزہ کا حکم دیا تو انہوں نے (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ یہ ایسا دن ہے جس کو یہود و نصاریٰ معظم سمجھتے ہیں (پس اس میں روزہ رکھنے سے مشابہت کا شبہ ہوتا ہے) اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو تاریخ کو بھی روزہ رکھوں گا، تاکہ مشابہت کا شبہ جاتا رہے۔

(مسلم)

اَلْخُطْبَةُ الْاَرْبَعُوْنَ فِيْ مَافِيْ صَفَرَ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِيَدِهٖ اَزِمَّةُ الْاُمُوْرِ، وَهُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْمُتَصَرِّفُ فِيْهِ مِنَ الْخَيْرَاتِ وَالشُّرُوْرِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِيْ اَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، وَمَحَا كُلَّ جَهْلٍ وَّدَيْجُوْرٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ ظَهَرَبِهِمُ الدِّيْنُ اَتَمَّ ظُهُوْرٍ، وَرَسَخَ بِهِمُ الْيَقِيْنُ فِي الصُّدُوْرِ، مَاتَعَاقَبَتِ الْاَيَّامُ وَالشُّهُوْرُ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ كَانَ شَهْرُ صَفَرَ، يَتَشَائَمُ بِهٖ بَعْضُ النَّاسِ وَيَتَطَيَّرُ، كَمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ مَعَ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ يَبْتَدِعُوْنَ فِيْهِ النَّسِيْءَ النُّكْرَ، فَاَبْطَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ: اِنَّمَا النَّسِيْءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ.[2] وَكَذٰلِكَ نَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشُّوْمَ وَالطِّيَرَةَ بِهٖ خُصُوْصًا وَّبِكُلِّ شَيْءٍ عُمُوْمًا، وَاَزَاحَ بِهٰذَا

---

[1] صفر سے پہلے جو جمعہ آئے اس میں پڑھا جائے۔ [2] التوبۃ: ۳۷

النَّفْيِ عَنَّا هُمُوْمًا وَّغُمُوْمًا، فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: لَاعَدْوٰى وَلَاطِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ.[1] اَلْحَدِيْثَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ: يَتَشَاءَمُوْنَ بِدُخُوْلِ صَفَرَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَاصَفَرَ.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ" قَالَهُ ثَلٰثًا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَامِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ، وَعُلِمَ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ وَسْوَسَةَ الطِّيَرَةِ اِذَا لَمْ يَعْتَقِدْهَا بِالْقَلْبِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمُقْتَضَاهَا بِالْجَوَارِحِ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِهَا بِاللِّسَانِ لَايُؤَاخَذُ عَلَيْهَا، وَهٰذَا هُوَ الْمُرَادُ بِالتَّوَكُّلِ.[3] وَمَا رُوِيَ اَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ: "اَلشُّوْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ" فَهُوَ عَلٰى سَبِيْلِ الْفَرْضِ[4] لِمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ.[5] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. قَالُوْا طَائِرُكُمْ مَّعَكُمْ ط اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○[6]

---

[1] بخاری، رقم: ۵۷۰۷ [2] ابوداؤد، رقم: ۳۹۱۲، باختلاف الالفاظ [3] ابوداؤد، رقم: ۳۹۱۰
[4] بخاری، رقم: ۵۰۹۳ [5] ابوداؤد، رقم: ۳۹۲۱ بتقدیم وتاخیر [6] یٰس: ۱۹

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہلم

ماہِ صفر کے بیان میں

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ بیشک مہینوں کا ہٹانا کفر میں (ترقی کا باعث) ہے (یعنی من جملہ اور کفریات کے یہ حرکت بھی کفر ہے جو کفار قریش ماہِ محرم وغیرہ کے متعلق کیا کرتے تھے، مثلاً اپنی غرض سے محرم کو صفر قرار دے کر اس میں لڑائی کو حلال کہہ دیتے تھے۔ وغیر ذلک

حدیث اوّل: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ (مرض کا) تعدیہ ہے (بلکہ جس طرح اولاً حق تعالیٰ کسی کو مریض بناتے ہیں اسی طرح دوسرے کو اپنے مستقل تصرف سے مریض کر دیتے ہیں، میل جول وغیرہ سے مرض کسی کو نہیں لگتا یہ سب وہم ہے) اور نہ (جانور کے اڑنے سے بدشگونی لینا کوئی چیز ہے جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ داہنی جانب سے تیتر وغیرہ اڑے تو منحوس جانتے ہیں، یہ سب ڈھکوسلے ہیں) اور نہ اُلو کی نحوست کوئی چیز ہے (جیسا کہ عام طور پر لوگ اس کو منحوس خیال کرتے ہیں)۔ یہ بالکل من گھڑت بات ہے اور حدیث صریح کے خلاف ہے اور ایک رسم اس ماہ میں آخری چہار شنبہ کی مروج ہے، یہ بھی بالکل بے اصل ہے۔

حدیث دوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بدفالی شرک ہے، اس کو تین مرتبہ فرمایا۔

حدیث سوم: اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو خیال نہ آتا ہو، ولیکن اس کو توکل کے ذریعے سے بھگا دیتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ: جو بات مشہور ہو اسکا خیال وقت پر آہی جاتا ہے، لیکن اس خیال پر عمل کرنا یا اسکو دل میں جمانا جائز نہیں ہے، بلکہ توکل کے خیال کو غالب کرلے تو وہ خیال باطل فوراً رفع دفع ہو جاوے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ سے عورت اور مکان اور گھوڑے میں نحوست ہونا جو (بخاری و مسلم) میں مروی ہے تو اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان میں ہوتی جیسا کہ ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ (جو رسول اصحاب قریہ کی طرف بھیجے گئے تھے) انہوں نے (کفار سے) فرمایا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے۔ کیا نحوست اس کو سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جاتی ہے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے ہو۔

اَلْخُطْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

فِيْ بَعْضِ مَا اعْتِيْدَ فِي الرَّبِيْعَيْنِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى، اَلَّذِىْ بِكَمَالَاتِهٖ ظَهَرَ وَبِذَاتِهٖ اخْتَفٰى، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُصْطَفٰى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ وِرْدُهُمْ قَدْ صَفَا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ حَانَ شَهْرُ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ، اَلَّذِىْ اعْتَادَ فِيْهِ بَعْضُ النَّاسِ ذِكْرَ الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ فِي الْمُحْتَفَلِ، فَنَقُوْلُ لِتَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ: اِنَّهٗ ثَبَتَ بِحَدِيْثِ الشَّيْخَيْنِ[2] فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَغَيْرِهٖ مِنَ الْبَرَاهِيْنِ، وَمِنْهَا اتِّفَاقُ الْمُحَقِّقِيْنَ، اَنَّ اعْتِقَادَ غَيْرِ الْقُرْبَةِ قُرْبَةً اَوْ غَيْرِ اللَّازِمِ لَازِمًا تَغْيِيْرٌ لِّلدِّيْنِ، وَاَنَّ

[1] ربیع الاول سے پہلے جو جمعہ آئے اس میں یہ خطبہ پڑھا جائے۔ [2] وھو قولہ ﷺ: صلوا قبل المغرب رکعتین، قال في الثالثة لمن شاء كراهة ان يتخذها الناس سنة.

اِيْهَامَ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ يُشَابِهُ هٰذَا التَّغْيِيْرَ، وَيَلْحَقُ بِهٖ فِي الْحُكْمِ لُحُوْقُ النَّظِيْرِ بِالنَّظِيْرِ، فَهٰذَا الذِّكْرُ الشَّرِيْفُ اِنْ كَانَ خَالِيًا مِّنَ التَّخْصِيْصَاتِ وَالْقُيُوْدِ، فَلَا كَلَامَ فِيْ دُخُوْلِهٖ تَحْتَ الْحُدُوْدِ. وَاِنْ كَانَ مُقَارِنًا لَّهَا مَعَ اِبَاحَتِهَا، فَاِنِ اعْتَقَدَ كَوْنَهَا لَازِمًا اَوْمَقْصُوْدًا كَانَ مِنَ الْمُحْدَثَاتِ، وَاِنْ لَّمْ يَعْتَقِدْ كَوْنَهَا قُرْبَةً لٰكِنْ اَوْهَمَهٗ كَانَ مُشَابِهًا بِالْبِدْعَاتِ، وَيُمْنَعُ عَنْهُمَا مَنْعَ الْمُنْكَرَاتِ، بِتَفَاوُتٍ فِي الْمَنْعِ بِتَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ، فَمَنْ ظَنَّ بِالْفَاعِلِ هٰذَا الْاِعْتِقَادَ اَوْ اِيْهَامَ الْفَسَادِ، اَدْخَلَ اعْتِيَادَهٗ فِيْ مَحْظُوْرِ الْاِلْتِزَامِ، وَمَنْ ظَنَّ بِهٖ خُلُوَّهٗ عَنْهُمَا اَدْخَلَ اعْتِيَادَهٗ فِيْ سَائِغِ الدَّوَامِ، وَالَّذِيْ يُشَاهِدُ حَالَ الْعَوَامِ، مِنْ تَشْنِيْعِهِمْ عَلَى التَّارِكِيْنَ وَالْمَلَامِ، اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى تَارِكِ الْاَحْكَامِ، يُرَجِّحُ تَتَبُّعَ الْمَانِعِ بِلَا كَلَامٍ. وَهٰذَا الْاِخْتِلَافُ مِنَ الْخَلْفِ كَالْاِخْتِلَافِ

مِنَ السَّلَفِ فِي الْعَمَلِ بِاَحَادِيْثِ اِفْرَادِ[1] يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ. وَنُزُوْلِ[2] الْحَاجِّ بِالْمُحَصَّبِ لِلْمَقَامِ، وَمَا ضَاهَاهُمَا مِنَ الْاَحْكَامِ. وَاَمَّا اِذَا قَارَنَ هٰذَا الْاِحْتِفَالُ مُنْكَرَاتٍ بَيِّنَةٌ، فَالْفَتْوٰى بِالْمَنْعِ مُتَعَيِّنَةٌ. وَهٰذَا هُوَ الْحُكْمُ فِيْ رَسْمٍ اٰخَرَ، يُسَمّٰى بِالْحَادِيْ عَشَرَ، اَلَّذِيْ يَقَعُ فِيْ رَبِيْعِ الثَّانِيْ، وَهُوَ عُرْسُ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ[3]۝

---

[1] وهو قوله ﷺ: لاتختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي، ولا تختصوا يوم الجمعة بصيام من بين الايام، الا ان يكون في يوم يصومه احدكم (مسلم) وقوله ﷺ: لا يصوم احدكم يوم الجمعة الا ان يصوم قبله او يصوم بعدهٗ (متفق عليه) وذكر النووي اختلاف الائمة فيه.

[2] فابن عمر ؓ كان يرى التحصيب سنة، وابن عباس ؓ كان يقول: ليس التحصيب بشيء، انما هو منزل نزله رسول الله ﷺ. (عين مسلم)

[3] الانشراح:۴

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل ویکم

ربیع الاوّل وربیع الثانی کے بارے میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پڑھو مغرب سے پہلے دو رکعت، تین بار ارشاد فرمایا، اور تیسری مرتبہ، جو چاہے لفظ، بھی فرمایا بوجہ ناپسند فرمانے اس بات کے کہ لوگ اس کو سنت سمجھ لیں۔ (بخاری ومسلم)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوگیا کہ جو چیز شرعاً ضروری نہ ہو اس کو ضروری قرار دے لینا بھی شریعت کے خلاف اور ناجائز ہے اور اس پر محققین کا اتفاق ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی غیر ضروری چیز کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا جس سے ضروری ہونے کا شبہ ہوتا ہے یہ بھی اُسی کے مشابہ ہے، لہٰذا ایسا برتاؤ بھی ممنوع ہے اور اس ماہ اکثر لوگ ذکرِ میلاد کی عادت رکھتے ہیں۔ اس کا حکم بھی اس سے معلوم ہوگیا کہ اگر اس میں کوئی قید اور تخصیص (دن اور ماہ وغیرہ کی) نہ ہو تو وہ مباح کے درجے میں ہے اور اگر اس میں کچھ قیود اور تخصیصات بھی ملی ہوئی ہوں تو دو حالتیں ہیں: ایک یہ کہ ان قیود کو لازم سمجھتا ہو تب تو اس کے بدعت ہونے میں کوئی کلام ہی نہیں اور اگر ان قیود کو ضروری اور ثواب نہ سمجھتا ہو (بلکہ مباح سمجھ کر کسی مصلحت سے کرتا ہو) تو بدعت کے مشابہ ضرور ہے، لہٰذا اپنے اپنے درجہ کے موافق دونوں کو منع کیا جاوے گا۔ پس جس عالم نے ذکر میلاد والوں کے ساتھ یہ گمان رکھا کہ وہ اس کو ضروری اور قربت خیال کرتے ہیں اس نے اُن کو منع کیا اور جس عالم نے اس اعتقاد (فاسد) کی طرف دھیان نہیں کیا وہ جائز کہتا ہے، اس سے اختلاف علماء کی وجہ معلوم ہوگئی۔ اور جو شخص عوام کی حالت کو بغور دیکھے وہ ان قیود یا اس فعل غیر ضروری کے تارک پر ایسی بری طرح ملامت اور اعتراض کرتے ہیں کہ ایسی ملامت نماز، روزہ ترک کرنے پر بھی نہیں کرتے، وہ شخص منع کرنے والوں کے فتویٰ کو بلاشبہ ترجیح دے گا اور یہ اختلاف علما کا ایسا ہے جیسا کہ سلف میں ہو چکا ہے کہ ان

میں بعض نے تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کو منع قرار دیا ہے اور بعض نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اسی طرح بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے محصب میں ٹھہرنے کو (حج کرنے والے کے واسطے) سنت کہا ہے اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اور اسی طرح بہت احکام ہیں۔ (پس اس اختلاف علماء کو جو دربارۂ ذکر مولد شریف ہو رہا ہے ہوا بنانا سخت نادانی ہے اور اگر ذکر میلاد میں کوئی بات کھلم کھلا خلاف شرع ہے تو پھر اس میں کسی کو اختلاف کی گنجائش ہی نہیں وہ سب کے نزدیک منع ہے اور اس تحقیق سے گیارھویں کا حکم بدرجہ اولیٰ معلوم ہوگیا جو ربیع الثانی میں (خصوصاً و نیز دیگر مہینوں میں عموماً) کی جاتی ہے۔

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ بلند کیا ہم نے آپ کے ذکر کو۔

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ[1] وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ مَايَتَعَلَّقُ بِرَجَبٍ[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى، ثُمَّ مِنْهُ اِلَى السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْوَرٰى، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كَشَفُوا الدُّجٰى، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ:

فَقَدْ حَانَ شَهْرُ رَجَبَ الْاَصَمِّ، لَهٗ اَحْكَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اَهَمُّ. كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَ شَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ.[3]

وَمِنْهَا الصَّوْمُ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ تَخْصِيْصًا، وَفِيْهِ رِوَايَاتٌ، اَلْاَوَّلُ مَارُوِيَ مَرْفُوْعًا وَّلَمْ يَصِحَّ مِنْهَا شَيْءٌ، وَّغَايَتُهُ الضُّعْفُ وَجُلُّهَا مَوْضُوْعٌ، وَالثَّانِيْ مَاعَنْ خَرَشَةَ قَالَ:

---

[1] رجب سے پہلے جو جمعہ آئے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے۔ [2] مناسبة هذه الخطبة على القول المشهور في تاريخ الاسراء في رد المحتار، قيل في رجب، وجزم به النووي في الروضة تبعا للرافعي، وجزم الحافظ عبدالغني المقدسي في سيرته بانه ليلة السابع والعشرين من رجب. [3] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۳۸۱۵

رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَضْرِبُ اَكُفَّ الرِّجَالِ فِيْ صَوْمِ رَجَبَ حَتّٰى يَضَعُوْهَا فِي الطَّعَامِ.[1] وَالثَّالِثُ مَا هُوَ مَوْقُوْفٌ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: مَنْ صَامَ يَوْمَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ رَّجَبَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ صِيَامَ سِتِّيْنَ شَهْرًا.[2] وَهٰذَا مِثْلُ مَاوَرَدَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى، ذَكَرَ هٰذَا كُلَّهٗ فِيْ مَاثَبَتَ بِالسُّنَّةِ. وَمُقْتَضَى الثَّالِثِ الصَّوْمُ، لٰكِنْ لَّا بِاعْتِقَادِ السُّنَّةِ وَثُبُوْتِهٖ عَنِ الشَّارِعِ بَلْ مِنْ حَيْثُ[3] الْاِحْتِيَاطِ. وَمُقْتَضَى الْبَاقِيَتَيْنِ عَدَمُ الصَّوْمِ تَخْصِيْصًا صَوْنًا لِّلْاَحْكَامِ عَنِ الْاِخْتِلَاطِ، وَمِنْهَا مَا اخْتَرَعَهُ الْعَوَامُّ اَوِ الْخَوَاصُّ كَالْعَوَامِّ مِنِ اتِّخَاذِهِمْ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مَوْسِمًا، وَّيَذْكُرُوْنَ فِيْهَا قِصَّةَ الْمِعْرَاجِ الشَّرِيْفِ، وَالْحُكْمُ فِيْهِ هُوَ الْحُكْمُ الَّذِيْ سَبَقَ فِيْ خُطْبَةِ الْمَوْلِدِ الْمُنِيْفِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ[4] ۝

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۹۷۵۸
[2] تخریج احادیث الاحیاء، رقم: ۱۳۸۷
[3] کذا نقل الشامی عن السیوطی
[4] الانشقاق: ۱۹ (فسر الایۃ بر کوبہ ﷺ سماء بعد سماء یعنی المعراج ابن عباس رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ، کذا فی الدر المنثور)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل و دوم

متعلق رجب

جب رجب کا مہینہ آتا تو آنحضرت ﷺ دعا مانگتے کہ اے اللہ! برکت دے ہمارے رجب میں اور شعبان میں اور پہنچا ہم کو رمضان تک۔ (بیہقی)

اس ماہ کی ستائیسویں شب کو معراج ہوئی ہے اور چند روایتیں ۲۷ تاریخ کو روزہ رکھنے کے بارے میں آئی ہیں، لیکن کوئی قوی سند سے مروی نہیں، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ روزہ نہ رکھا جاوے، ہاں اگر کوئی سنت نہ سمجھے بوجہ ضعف روایات کے اور ویسے ہی روزہ رکھ لے کہ اگر زیادہ ثواب نہ ملا تو نفل روزہ کامل ہو جاوے گا تو مضائقہ نہیں۔ اور بعض لوگ قصۂ معراج کو اس رات میں بیان کرتے ہیں۔ اس کا وہی حکم ہے جو مولود شریف کا حکم گزر چکا ہے اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: البتہ لے جائے گئے آپ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک یہاں تک کہ ساتوں آسمان سے گزر گئے۔

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ اَعْمَالِ شَعْبَانَ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَدَّرَ الْاَرْزَاقَ وَالْاٰجَالَ، وَاَمَرَ بِذِكْرِهٖ وَطَاعَتِهٖ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْكَمَالِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ خَيْرِ اَصْحَابٍ وَّاٰلٍ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ حَانَ شَهْرُ شَعْبَانَ، الَّذِيْ هُوَ مُقَدِّمَةُ رَمَضَانَ، لَهٗ بَرَكَاتٌ وَّفَضَائِلُ، وَيَتَعَلَّقُ بِهٖ بَعْضُ الْمَسَائِلِ، فَاسْمَعُوْهَا وَوَعُوْهَا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ.[2] وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ

[1] شعبان سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے۔ [2] ترمذی، رقم: ۶۸۷

[3] ابوداؤد، رقم: ۲۳۲۵

يَوْمًا، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.[۱] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ: اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدِ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ، وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ، اَلْحَدِيْثَ.[۲] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ، اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ، اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ، اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا، حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.[۳] وَقَالَ صَاحِبُ مَاثَبَتَ بِالسُّنَّةِ: وَمِنَ الْبِدَعِ الشَّنِيْعَةِ مَا تَعَارَفَ النَّاسُ فِيْ اَكْثَرِ بِلَادِ الْهِنْدِ مِنْ اِيْقَادِ السُّرُجِ وَوَضْعِهَا عَلَى الْبُيُوْتِ وَالْجُدْرَانِ وَتَفَاخُرِهِمْ بِذٰلِكَ وَاجْتِمَاعِهِمْ لِلَّهْوِ وَاللَّعِبِ بِالنَّارِ

---

[۱] بخاری، رقم: ۱۹۱۳۔ مسلم، رقم: ۲۵۱۸ [۲] فضائل الاوقات للبیہقی، رقم: ۲۸ [من الشاملۃ ۱/۳۱]
[۳] ابن ماجہ، رقم: ۱۳۸۸ با ختلاف قلیل

وَاِحْـرَاقِ الْـكِبْـرِيْتِ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ وَهُوَ الظَّنُّ الْـغَـالِـبُ اِتِّـخَـاذًا مِّـنْ رُّسُوْمِ الْهُنُوْدِ فِيْ اِيْقَادِ السُّرُجِ لِـلدِّوَالِيْ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. اِنَّا اَنْزَلْنٰـهُ فِـيْ لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ○ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ○ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ط اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ○[1]

---

[1] الدخان: ۳-۵ (فسر الآية بليلة النصف من شعبان المكرمة، كذا في الدر المنثور عن ابن جرير، وابن المنذر وابن ابي حاتم)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل وسوم

ماہِ شعبان کے بیان میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: شمار رکھو شعبان کے چاند کی رمضان کے لیے، یعنی جب ماہِ شعبان کی تاریخ صحیح ہوگی تو رمضان میں اختلاف کم ہوگا۔ (ترمذی)

حدیث دوم: اور رسول اللہ ﷺ رمضان کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اور کسی ماہ (کے چاند) کا اتنا خیال نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان کے ایک دن یا دو دن پہلے سے روزہ نہ رکھے، مگر یہ کہ وہ شخص (کسی) خاص دن کا روزہ رکھا کرتا ہو۔ (اور رمضان سے ایک دن پہلے وہ دن ہو، مثلاً ہر پیر کو روزہ رکھنے کا معمول ہے اور ۲۹ رشعبان کو پیر کا دن ہے) تو وہ شخص اس دن بھی روزہ رکھ لے۔ (متفق علیہ)

حدیث چہارم: اور آنحضرت ﷺ نے شعبان کی پندرھویں رات کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس رات میں وہ سب بنی آدم لکھ لیے جاتے ہیں جو اس سال میں پیدا ہوں گے اور جو اس سال میں مریں گے اور اسی رات میں ان کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں۔ (بیہقی)

فائدہ: اعمال اٹھائے جانے سے مراد اُن کا پیش ہونا ہے اور رزق نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس سال میں جو رزق ملنے والا ہے وہ سب لکھ دیا جاتا ہے اور گو یہ سب چیزیں پیشتر سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں، مگر اس رات کو لکھ کر فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

حدیث پنجم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب آدھے شعبان کی رات ہو تو اُس رات کو شب بیداری کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات غروبِ آفتاب کے وقت ہی آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخشش دوں؟ کیا کوئی روزی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو روزی دوں؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے (کہ وہ عافیت کی دعا مانگے اور) میں اس کو عافیت دوں؟ کیا کوئی ایسا ہے، کیا

کوئی ایسا ہے (رات بھر یہی رحمت کا دریا بہتا رہتا ہے) یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاوے۔

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ بیشک ہم نے نازل کیا ہے اس قرآن کو برکت والی رات میں بلاشبہ ہم آگاہ کرنے والے ہیں اُسی (رات) میں ہر حکمت والا معاملہ ہمارے حکم سے طے کیا جاتا ہے، بے شک ہم آپ کو پیغمبر بنانے والے ہیں۔

(فسر الآیات بلیلة النصف من شعبان عکرمة، کذافی الدر المنثور عن ابن جریر و ابن المنذر و ابن حاتم)

اضافہ (الف): اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ روزہ رکھتے ہوئے کسی ماہ میں نہیں دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (کل) ماہِ شعبان میں روزہ رکھتے تھے سوائے تھوڑے دنوں کے۔ (متفق علیہ)

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرہویں رات میں، بس مغفرت فرما دیتا ہے سب مخلوق کی، مگر مشرک و کینہ والے شخص کے لیے (مغفرت نہیں فرماتا) (ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے: "مگر دو شخص: ایک کینہ رکھنے والا، اور ایک قتلِ ناحق کرنے والا، اور ایک روایت میں ہے یا قطع رحم کرنے والا (عین ما ثبت بالسنۃ عن سعید بن منصور) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نظر (رحمت) نہیں کرتا ہے اس رات میں (بھی) مشرک کی طرف اور نہ کینہ والے کی طرف اور نہ قاطع رحم (یعنی رشتہ ناتہ والوں سے بلا وجہ شرعی تعلق توڑنے والے) کی طرف اور نہ پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکانے والے کی طرف اور نہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کی طرف اور نہ ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف (البتہ اگر توبہ کر چکا ہے تو رحمت خداوندی اُس پر بھی متوجہ ہو جاتی ہے)۔ (عین ما ثبت بالسنۃ عن بیہقی)

فائدہ: ان کے علاوہ بعض اور گناہ گاروں پر بھی نظر رحمت نہ ہونا۔ دوسری روایتوں میں آیا ہے: پس سب گناہوں سے توبہ کرنا چاہیے، سب روایتوں پر نظر ڈالنے سے احقر کے فہم ناقص میں یہ آتا ہے کہ کبائر بدون توبہ معاف نہیں ہوتے اور صغائر سب اس رات کی برکت سے حق تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ واللہ اعلم!

(ج) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رات (نفل) نماز کے سجدہ میں یہ دعا مروی ہے: اعـــوذ

بعفوك من عقابك، واعوذ برضاك من سخطلك واعوذبك منك جل وجهك، لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك. (عین ماثبت بالسنۃ عن البیہقی)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تیرے غصے سے تیری رضا مندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے عتاب سے تیرے درگزر کرنے کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں، برتر ہے تیری ذات (مقدس) میں تیری ثنا کو شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ اسی روایت میں اور دعا بھی ہے، بخوف طوالت نقل نہیں کی گئی ہے، اور ماثبت بالسنۃ کے مؤلف نے فرمایا ہے کہ بیہودہ بدعات میں سے ایک یہ ہے جو کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلی ہوئی ہے، یعنی چراغوں کا جلانا اور ان کا مکانوں اور دیواروں پر رکھنا اور اس پر فخر کرنا کہ (ہم نے زیادہ روشنی کی ہے) اور لوگوں کا کھیل کود کے لیے جمع ہونا اور آگ کے ساتھ کھیلنا اور آتش بازی جلانا۔ ظنِ غالب یہ ہے کہ یہ رسم ہندوؤں کی رسم یعنی دیوالی سے لی گئی ہے، جاہل مسلمانوں نے اس کو لے لیا ہے۔

فائدہ: احقر کا ظنِ غالب یہ ہے کہ قریب قریب تمام رسوم بدعیہ مثل سوم چہلم وغیرہ ہنود سے لیے گئے ہیں۔

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

فِيْ فَضَائِلِ رَمَضَانَ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْظَمَ عَلٰی عِبَادِهِ الْمِنَّةَ، بِمَا دَفَعَ عَنْهُمْ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ وَفَنَّهُ، وَرَدَّ اَمَلَهُ وَخَيَّبَ ظَنَّهُ، اِذْ جَعَلَ الصَّوْمَ حِصْنًا لِاَوْلِيَائِهِ وَجُنَّةً، وَفَتَحَ لَهُمْ بِهِ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَائِدُ الْخَلْقِ وَمُمَهِّدُ السُّنَّةِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ ذَوِی الْاَبْصَارِ الثَّاقِبَةِ وَالْعُقُوْلِ الْمُرْجَحِنَّةِ[2] وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ حَانَ رَمَضَانُ، اَلَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ، هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ، فَاسْتَقْبِلُوْهُ بِالشَّوْقِ وَالْهَيَمَانِ، وَاَصْغُوْا اِلٰی مَارَوٰی فِيْهِ سَلْمَانُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اٰخِرِ يَوْمٍ

[1] رمضان سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے۔ [2] وزینۃ رزینۃ

مِّنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: يٰـاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةٌ لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ، قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مُذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْشَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ، وَّمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ

الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ، وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ، وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ، وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ.[1] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝[2]

---

[1] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۳٦۱۱

[2] البقرة: ۱۸۳

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہل و چہارم

رمضان شریف کی فضیلت کے بیان میں

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کے اخیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا (غالباً اخیر تاریخ جمعہ واقع ہوا ہوگا یا جمعہ نہ ہوگا تو ویسے وعظ فرمایا ہوگا) اے لوگو! تحقیق سایہ ڈالا تم پر ایک بڑے مہینے نے، برکت والے مہینے نے، وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ایسی آتی ہے جو کہ ہزار مہینے سے بڑھ کر ہے (یعنی لیلۃ القدر) اللہ تعالیٰ نے اُس (ماہ) کے روزے فرض کیے اور رات کا قیام تطوع قرار دیا۔ (تطوع) کا لفظ کبھی سنت مؤکدہ پر بھی بولا جاتا ہے، چنانچہ یہاں سنت مؤکدہ ہی مراد ہے کیونکہ تراویح کا سنتِ مؤکدہ ہونا ثابت ہے جیسا کہ نمبر ۳۶ میں مذکور ہے) جس نے اس (ماہ) میں کوئی نیک خصلت (از قبیل نوافل) ادا کی وہ اس کے مانند ہوتا ہے جس نے رمضان کے سوا (کسی دوسرے ماہ) میں فرض ادا کیا ہو اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا ہو وہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے ہوں اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر ایسی چیز ہے کہ اس کا بدلہ جنت ہے (اور غم خواری کی جاتی ہے) اور ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مؤمن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے، جس نے اس میں روزہ دار کو افطار کرایا اس کو گناہوں سے بخشش اور (دوزخ کی) آگ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے، بدون اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جاوے، ہم نے عرض کیا کہ اے رسول خدا! ہم میں ہر شخص ایسا نہیں جو روزہ دار کو افطار کرانے کی گنجائش رکھتا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے جو کہ روزہ دار کو دودھ کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور یا ایک پانی کے گھونٹ (وغیرہ) سے افطار کرا دے۔ اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلا دے اس کو اللہ میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) سے سیراب کرے گا، پھر اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس ہی نہ لگے گی۔ اور یہ معلوم ہی ہے کہ جنت میں پیاس ہی نہیں لقولہ تعالیٰ: (انك لا تظمأ فيها) اور یہ

ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اوّل (حصہ یعنی عشرۂ اولیٰ) رحمت ہے اور درمیان اس کا مغفرت ہے اور اخیر (حصہ) اس کا آگ سے آزادی ہے اور جس نے اس ماہ میں اپنے باندی غلام سے بوجھ ہلکا کیا (یعنی اُن سے خدمت لینے میں تخفیف کردی) اُس کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے اور دوزخ کی آگ سے آزاد کردیتا ہے۔ (بیہقی)

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ اے مومنو! فرض کیے گئے تم پر روزے جیسا کہ فرض کیے گئے تھے تم سے پہلے لوگوں پر تاکہ تم بچو (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے)۔

اضافہ (الف): اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے پاس رمضان آگیا ہے مبارک مہینہ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس میں جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور سرکش شیطان کو طوق پہنائے جاتے ہیں، اللہ کے واسطے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے، جو شخص اس رات کی (خیر و برکت) سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (احمد و نسائی)

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (جبکہ رمضان شروع ہوچکا تھا) بیشک یہ مہینہ آیا تمہارے پاس اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا وہ سب بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم ہوتا اس سے مگر ہر بے نصیب۔ (ابن ماجہ)

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِي الصِّيَامِ [1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا اِلٰى سَبِيْلِ الْهِدَايَةِ وَالْعِرْفَانِ، وَجَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْقَانِ، نَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلٰى اَنْ اَظَلَّنَا شَهْرٌ عَظِيْمٌ يُّسَمّٰى رَمَضَانَ. تَرْمَضُ فِيْهِ الذُّنُوْبُ، وَتُكْشَفُ فِيْهِ الْكُرُوْبُ. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ عَرَّفَنَا مَايُدْخِلُنَا الْجِنَانَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَكْمَلِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَخُذُوْا بَرَكَاتِهٖ بِالطَّاعَاتِ وَالتَّنَزُّهِ عَنِ الْعِصْيَانِ، كَمَا حَضَّنَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَالَا يَتَنَاهٰى مِنَ الزَّمَانِ. وَقَالَ عليه السلام: اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ،

---

[1] رمضان کے اوّل جمعہ میں پڑھا جاوے۔

فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَّابَاغِيَ الْخَيْرِ! اَقْبِلْ، وَيَابَاغِيَ الشَّرِّ! اَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ.[1]

وَقَالَ ﷺ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِلَّا الصَّوْمَ، فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ، وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ: اِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ.[2] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ[3]

---

[1] ترمذی، رقم: ٦٨٢ [2] مسلم، رقم: ٢٧٠٧، ٢٧٠٨، ٢٧٠٣، ٢٧٠٢ باختلاف قلیل [3] البقرۃ: ١٨٧

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہل و پنجم

روزے کے بیان میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کردیے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنات اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، پس نہیں کھولا جاتا اُن میں سے کوئی دروازہ اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پس نہیں بند کیا جاتا ہے اُن میں سے کوئی دروازہ، اور پکارتا ہے پکارنے والا: اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ اور اے برائی چاہنے والے! رُک جا، اور اللہ کے لیے بہت لوگ (بہ برکت ماہِ رمضان) آزاد کیے ہوئے ہیں دوزخ سے اور یہ (ندا اور پکار) ہر رات ہوتی ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

حدیث دوم: اور ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ بنی آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے (اس طرح) کہ ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے سات سوگنی تک، فرمایا اللہ تعالیٰ نے: مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور میں خود اُس کی جزا دوں گا، چھوڑتا ہے (روزہ دار) اپنی خواہش کو اور اپنے کھانے (پینے کو) میری وجہ سے، روزہ دار کے واسطے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی افطار کے وقت ہے اور ایک خوشی اپنے رب سے ملنے کے وقت ہوگی، اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے (اس سے یہ خیال نہ کیا جاوے کہ پھر مسواک کرنا اچھا نہ ہوگا، کیونکہ مسواک کے بعد بھی وہ بو جو خلوِ معدہ کے باعث آتی ہے، زائل نہیں ہوتی، مسواک سے تو فقط دانتوں کی بدبو دور ہوجاتی ہے) اور روزہ ڈھال ہے (دوزخ سے) اور جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ فحش بات کہے اور نہ بیہودہ چلاّدے، پس اگر کوئی اس کو برا کہے یا اس سے کوئی جھگڑا کرنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (متفق علیہ)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے: پس اب (تمہیں اجازت دی جاتی ہے) کہ تم مباشرت کرو اُن (بیویوں اور باندیوں) سے اور طلب کرو اُس کو جو اللہ نے تمہارے

لیے لکھ دیا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاری فجر کی ظاہر ہو جاوے (رات کی) سیاہ دھاری سے، پھر روزہ کو رات تک پورا کرو۔

اضافہ (الف): اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے روزہ رکھ کر بھی بیجا بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑنے کی حاجت نہیں ہے۔ (یعنی اُس روزہ کو قبول نہیں کرتا)۔ (بخاری)

(ب) نیز ارشاد فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ (متفق علیہ)

(ج) ونیز ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اس کو چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے، کیونکہ وہ برکت کا (سبب ہے)، پس اگر نہ پاوے کوئی کھجور تو چاہیے کہ پانی پر افطار کرے، کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

(د) اور آنحضرت ﷺ جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ''یعنی اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا'' اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے: ''یعنی پیاس گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا اگر خدا نے چاہا۔'' (ابوداؤد)

اَلْخُطْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

فِي التَّرَاوِيْحِ الْمُرَكَّبَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالْقُرْاٰنِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَلّٰی نَهَارَ رَمَضَانَ بِالصِّيَامِ، وَجَلّٰی لَيَالِيَهٗ بِالْقِيَامِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِیْ بَشَّرَهُمْ اَنَّ هٰذَا الشَّهْرَ اَوَّلُهٗ مَغْفِرَةٌ، وَّاَوْسَطُهٗ رَحْمَةٌ، وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ الْعَذَابِ الْغَرَامِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ سَادُوْهُمْ بِالْفَضْلِ التَّامِّ، وَقَادُوْهُمْ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّابَعْدُ: فَاِنَّ مِنْ وَّظَائِفِ شَهْرِ رَمَضَانَ، قِيَامَ لَيَالِيْهِ بِالصَّلٰوةِ وَالْقُرْاٰنِ، وَالتَّخْفِيْفُ فِيْهِمَا وَالتَّبْعِيْضُ فِيْهِ مُسَوَّغَانِ، بِغَيْرِ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِمَا خَلَلٌ اَوْنُقْصَانٌ، كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَرَضَ

[1] رمضان کے دوسرے جمعہ میں پڑھا جاوے۔

صِيَامَ رَمَضَانَ [عَلَيْكُمْ] وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهُ.[1] وَقَالَ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ،[2] وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.[3] وَقَالَ ﷺ: اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: اَیْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ، فَيُشَفَّعَانِ.[4] وَقَالَ ﷺ: مَامِنْ مُّصَلٍّ اِلَّا وَمَلَكٌ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَلَكٌ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاِنْ اَتَمَّهَا عَرَجَا بِهَا، وَاِنْ لَّمْ يُتِمَّهَا ضَرَبَا بِهَا عَلٰی وَجْهِهٖ.[5] وَسُئِلَ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا" قَالَ: بَيِّنْهُ تَبْيِيْنًا وَّلَا تَنْثُرْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ، وَلَا تَهُذَّهٗ هَذَّ

---

[1] نسائی، رقم: ۲۲۱۲ [2] بخاری، رقم: ۳۸۔ مسلم، رقم: ۱۷۸۱ [3] بخاری، رقم: ۳۷۔ مسلم، رقم: ۱۷۸۰

[4] بیہقی، رقم: ۱۹۹۴ [5] الترغیب لابن شاہین، رقم: ۴۳ (من المكتبة الشاملة)

الشِّعْرِ وَلَا يَكُنْ هَمُّ اَحَدِكُمْ اٰخِرَ السُّوْرَةِ.[1] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝[2]

۱؎ الجزء المذکور، رقم: ۸: ۴۹۱

۲؎ المزمل ۱-۴ (دخل فی عموم القیام والقرآن قیام لیالی رمضان والقراءۃ فی هذا القیام)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل وششم

تراویح کے بیان میں

حدیث اول: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ فرض کیا ہے اور میں نے اس (کی راتوں) میں قیام کو سنت کیا اور جس نے اس (کی) راتوں میں قیام کیا (تراویح کے واسطے) محض ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے وہ گناہوں سے ایسا نکل جاوے گا کہ جیسا اُس دن تھا جس دن اس کو ماں نے جنا تھا۔ (عین ترغیب عن النسائی)

حدیث دوم: ونیز ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے بخش دیے گئے اس کے گزشتہ گناہ اور جس نے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے اس کے بھی گزشتہ گناہ بخش دیے گئے اور جس شخص نے ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے لیلۃ القدر کو شب بیداری کی، اس کے بھی گزشتہ گناہ بخش دیے گئے۔ (متفق علیہ)

حدیث سوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ روزہ اور قرآن بندہ کی شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے سے اور خواہشوں سے دن بھر روکا۔ پس اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما، اور قرآن شریف کہے گا: میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا، پس اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، پس دونوں کی شفاعت قبول ہو جاوے گی۔

حدیث چہارم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی نماز نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اس کے داہنے ہے اور ایک بائیں ہے، پس اگر وہ شخص نماز کو پورا کر دیتا ہے تو وہ دونوں اس کو لے کر (آسمان) پر چڑھ جاتے ہیں، اور اگر اس کو پورا نہ کیا تو اس نماز کو اس کے منہ پر مارتے ہیں، (اسی طرح روزہ وغیرہ کا حال بھی ہوتا ہوگا)۔ (عین ترغیب عن الاصبہانی)

حدیث پنجم: اور آنحضرت ﷺ سے قول خداوندی: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا کے بارے میں

دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس کو خوب صاف صاف پڑھو اور کھجوروں کی طرح اس کو منتشر نہ کرو اور نہ شعر کی طرح جلدی پڑھو، اس کے عجائب میں ٹھہر کر غور کرو اور اس کے ساتھ دلوں کو متاثر کرو اور تم میں سے کوئی (بلا سوچے سمجھے) آخر سورت کا ارادہ نہ کرے۔

(عن الدر المنثور عن العسکری و اعتلاء عن علی ﷺ)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے کپڑوں میں رہنے والے (نبی) رات کو کھڑے رہا کرو، مگر تھوڑی یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر دیجیے یا کچھ زیادہ کر دیجیے، اور قرآن خوب صاف صاف پڑھا کرو۔

اضافہ: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بہت روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کے لیے روزہ سے پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں، اور بہت شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو بے خوابی کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی)

فائدہ: جو روزہ دار شب بیداری کے حقوق ادا نہیں کرتے اس حدیث شریف سے ان کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔

اَلْخُطْبَةُ السَّابِعَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَالْاِعْتِکَافِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لَنَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ، هِیَ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، وَّاَفْضَلُ اَفْرَادِ الزَّمَانِ، وَشَرَعَ لَنَا الْاِعْتِکَافَ فِیْ بُیُوْتِ الرَّحْمٰنِ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، سَیِّدُ اَهْلِ الْبَوَادِیْ وَالْعُمْرَانِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ سَادَاتِ اَهْلِ الْاِیْمَانِ وَالْعِرْفَانِ.

اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ حَانَ الْعَشْرُ الْاَخِیْرُ مِنْ رَّمَضَانَ، هُوَ زَمَانُ الْاِعْتِکَافِ وَزَمَانُ تَحَرِّیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ لِنَیْلِ الْاَجْرِ وَالرِّضْوَانِ، وَقَدْ نَطَقَ بِفَضْلِهِمَا الْحَدِیْثُ وَالْقُرْاٰنُ، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ[2] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ[3] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ[4] وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: لِلّٰهِ

---

[1] رمضان کے تیسرے جمعہ میں پڑھا جائے۔ [2] البقرۃ:۱۸۷ [3] القدر:۳ [4] مسلم، رقم:۱۷۸۱

فِيْـهِ لَيْـلَةٌ خَيْـرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْـرٍ، مَـنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِذَا كَـانَ لَيْـلَةُ الْـقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْـمَـلٰئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْقَـاعِـدٍ يَّـذْكُـرُ اللّٰـهَ عَـزَّوَجَـلَّ.[2] وَقَـالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِـي الْـمُـعْـتَـكِفِ: هُـوَ يَـعْـتَـكِفُ الـذُّنُوْبَ وَيَجْرِيْ لَـهٗ مِنَ الْـحَـسَـنَـاتِ كَـعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا.[3] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: تَـحَـرَّوْا لَيْـلَةَ الْـقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ.[4] وَقَالَ سَـعِيْـدُ بْـنُ الْـمُـسَـيِّـبِ: مَنْ شَهِدَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ جَـمَـاعَةٍ فَـقَـدْ اَخَـذَ بِـحَظِّهٖ مِنْـهَـا،[5] وَكَاَنَّـهٗ تَفْـسِـيْـرٌ لِّـلْـمَرْفُوْعِ، "مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ"[6] فَالَّذِيْ شَهِدَ فِيْ جَـمَاعَةٍ لَّمْ يُحْرَمْ خَيْرَهَا. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَالْفَجْرِ ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ○ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ○ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ○[7]

---

[1] نسائی، رقم: ۲۱۰۸ [2] بیہقی، رقم: ۳۷۱۷ [3] ابن ماجہ، رقم: ۱۷۸۱ [4] بخاری، رقم: ۲۰۲۰
[5] جمع الفوائد، رقم: ۱/۳۳۶ [6] وقدمر تخريجه في هذه الخطبة. [7] الفجر: ۱-۴ (فسره ابن عباس رضی اللہ عنہ بعشر الاواخر من رمضان، كذا في الدر المنثور، رقم: ۸/۴۶۱)

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہل وہفتم

شب ِقدر اور اعتکاف کے بیان میں

آیات طیبات: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: اور نہ مباشرت کرو (یعنی بدن بھی نہ ملنے دو) عورتوں سے جس زمانہ میں کہ تم معتکف ہو مسجد میں (اعتکاف کرنا بھی سنت ہے خاص کر عشرہ اخیر میں تو ہر بستی میں کم از کم ایک شخص کا اعتکاف میں بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے، مگر کوئی بھی نہ بیٹھے تو سب کو ترک سنت کا گناہ ہوگا)۔ نیز ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار ماہ سے۔

حدیث اوّل: اور (حضرت ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قیام کیا شب قدر میں ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے بخش دیے گئے اس کے گزشتہ گناہ۔ (متفق علیہ)

حدیث دوم: و نیز ارشاد فرمایا کہ رمضان میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا (احمد ونسائی)۔ اور سعید بن المسیب نے فرمایا کہ جو شخص (شب ِقدر کو عشا کی) جماعت میں حاضر ہوگیا اس نے اس میں سے حصہ پالیا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث شریف میں محروم ہونے والے سے وہ مراد ہے جو اس روز عشا کی جماعت میں بھی شامل نہ ہوا ہو)۔ (جمع الفوائد عن مالک)

حدیث سوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت سمیت نازل ہوتے ہیں اور ہر اس شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کررہا ہو۔

حدیث چہارم: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا معتکف کے بارے میں کہ وہ گناہوں سے بچتا ہے اور اسکے لیے نیک عمل (یعنی جن سے اعتکاف مانع ہو عیادت وغیرہ) جاری کیے جاتے ہیں، جیسا کہ ان اعمال کرنے والے کو ثواب ملتا ہے ایسا ہی معتکف کو بھی ملتا ہے۔ واللہ اعلم!

حدیث پنجم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تلاش کرو تم شب قدر کو اخیر عشرہ میں رمضان

کے۔ (بخاری) اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے: قسم ہے فجر کی دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب وہ چلے۔

فائدہ: یہاں دس راتوں سے مراد عشرۂ اخیر کے دس راتیں ہیں۔

(فسرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، کذا فی الدر المنثور)

اضافہ (الف): اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی معتبر عالم سے روایت کی ہے کہ وہ یوں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے لوگوں کی عمریں یا اُن میں سے جتنی خدا نے چاہا دکھائی گئیں۔ پس گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اتنے اعمال سے قاصر خیال فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ایک رات یعنی لیلۃ القدر آپ کو عطا فرمائی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ (عین ترغیب عن الموطا)

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان میں دس روز کا اعتکاف کیا وہ اعتکاف دو حج اور دو عمرے کے مانند ہے۔ (عین ترغیب عن البیہقی)

(ج) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب عشرۂ اخیر داخل ہوتا تو کمر باندھتے (یعنی عبادت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے) اور شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اور صاحبزادیوں کو) جگاتے۔ (متفق علیہ)

(د) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے رسول اللہ! اگر مجھے کسی طرح شب قدر معلوم ہو جائے کہ فلاں رات میں ہے تو میں اس میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ" کہو۔ (یعنی اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند رکھتا ہے، پس میرے گناہ معاف فرمادے)۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

(ہ) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا لیلۃ القدر کے بارے میں: تو آپ نے فرمایا کہ وہ رمضان میں ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

اَلْخُطْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ اَحْكَامِ عِيْدِ الْفِطْرِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَنَا لِتَكْمِيْلِ عِدَّةِ رَمَضَانَ، وَنُكَبِّرُهٗ عَلٰى مَاهَدٰنَا لِخِلَالِ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْاَمِيْنُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ اٰنَ انْقِضَاءُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَاِظْلَالُ يَوْمِ الْفِطْرِ، لَهُمَا طَاعَاتٌ وَّاَعْمَالٌ، لَاتُحْتَمَلُ الْغَفْلَةُ عَنْهَا وَالْاِمْهَالُ. مِنْهَا التَّلَافِيْ لِمَا فَرَطَ مِنَّا فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ، لِئَلَّاتَرْغَمَ اُنُوْفُنَا كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ، ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَلَهٗ.[2] وَمِنْهَا اِحْيَاءُ لَيْلَةِ الْعِيْدِ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَامَ لَيْلَتَي الْعِيْدَيْنِ

---

[1] یہ خطبہ رمضان کے چوتھے جمعہ میں پڑھا جائے جب کہ یقینی طور پر یہ اخیر جمعہ ہو اور اگر پانچواں جمعہ بھی یقینی آنے والا ہو تو یہ خطبہ پانچویں جمعہ میں پڑھے اور اس چوتھے جمعہ میں تیسرے جمعہ والا خطبہ مکرر پڑھ دے، اور اگر پانچویں جمعہ کے آنے کا صرف شبہ ہو تو یہ چوتھے جمعہ کا خطبہ چوتھے پانچویں دونوں جمعہ میں مکرر پڑھ دے۔ [2] ترمذی، رقم: ۳۵۴۵

مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ.[1]

وَمِنْهَا صَدَقَةُ الْفِطْرِ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنِ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى. الْحَدِيْثُ.[2] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.... وَاَمَرَبِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ.[3]

وَمِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالْخُطْبَةُ. فَقَدْ كَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى، فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ.[4]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُبِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَاهَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝[5]

---

[1] ابن ماجہ، رقم:۱۷۸۲ [2] ابوداود، رقم:۱۶۱۹ باختلاف قلیل [3] بخاری، رقم:۱۵۰۳
[4] بخاری، رقم:۹۵۶ [5] البقرۃ:۱۸۵

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل وہشتم

عیدالفطر کے احکام میں

حدیث اوّل: ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خاک آلود ہوجیو اُس شخص کی ناک کہ جس پر رمضان آیا، پھر وہ ختم ہوا اس سے پیشتر کہ اُس شخص کی بخشش کی جاوے۔ (ترمذی)

حدیث دوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو شخص بیدار رہا عیدین کی دونوں راتوں میں طلب ثواب کے لیے اُس کا دل نہ مرے گا جس دن سب دل مریں گے۔

(یعنی ترغیب عن ابن ماجہ واوسط الطبرانی والکبیر)

حدیث سوم: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (صدقہ فطر) ایک صاع گیہوں کا دو شخصوں کی طرف سے چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت (سب کی طرف سے نصف نصف صاع ہے) بہرحال تم میں جو غنی ہو اللہ تعالیٰ پاک کر دیتا ہے (صدقہ فطر ادا کرنے کی وجہ سے) اور تم میں جو فقیر ہو (اور پھر بھی صدقہ دے دے) تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دیئے سے بھی زیادہ عطا فرما دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

حدیث چہارم: اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کا ایک صاع مقرر فرمایا ہے کھجور سے یا ایک صاع جو سے اور حکم دیا ہے کہ وہ ادا کیا جاوے نماز (عید) سے پیشتر۔ (متفق علیہ)

فائدہ: پہلی روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ گیہوں نصف صاع دی جاتی ہے اور کشمش بھی نصف صاع واجب ہے، اگر کوئی شخص علاوہ ان چار چیزوں (یعنی گندم، کشمش، تمر، جو) کے دینا چاہے تو قیمت کا اعتبار ہے۔ پس نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کی جو قیمت ہو اتنی قیمت کے چاول وغیرہ دے دیے جائیں اور صاع ۲۷۳ تولہ کا ہوتا ہے اور نماز عید سے پیشتر صدقہ فطر کا ادا کرنا مستحب ہے، اگر بعد میں دیا جاوے تب بھی جائز ہے۔

حدیث پنجم: اور آنحضرت ﷺ عید اور بقرعید کے روز عیدگاہ میں تشریف لے جاتے، پس نماز

پڑھتے، پھر لوگوں کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوجاتے اور لوگ صف باندھے بیٹھے رہتے، پس آپ خطبہ پڑھتے۔ (متفق علیہ)

فائدہ: نماز کے بعد خطبہ میں خاموش بیٹھے رہنا واجب ہے، پس جو لوگ شور وغل مچاتے ہیں وہ گناہ گار ہوتے ہیں اور اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چل دیتے ہیں وہ بھی برا کرتے ہیں اور جو لوگ بیٹھتے ہیں وہ بھی صف کا لحاظ نہیں رکھتے حالانکہ صف باندھے رہنا چاہیے۔ البتہ اگر کوئی شخص بیچ میں اٹھ کر چل دیا اس واسطے صف ٹوٹ گئی ہو تو ان بیٹھنے والوں کو گناہ نہ ہوگا، بلکہ جو چلا گیا ہے یہ صف توڑنا اس کا فعل ہے۔ واللہ اعلم!

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (روزہ میں مسافر اور مریض کے احکام کی وجہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ آسانی کرنا منظور ہے اور دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم روزوں کا) شمار پورا کرلیا کرو اور تاکہ تم خدا کی بڑائی بیان کرو (یعنی اللہ اکبر کہا کرو) اور تعریف کیا کرو اس پر کہ تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ اس کا شکر کیا کرو۔

اضافہ: اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض کیا ہے روزہ کو بے فائدہ اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے واسطے اور مساکین کو کھلانے کے واسطے۔

(ابوداؤد)

اَلْخُطْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

فِی الْحَجِّ وَالزِّیَارَةِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْبَیْتَ الْعَتِیْقَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا، وَاَكْرَمَهٗ بِالنِّسْبَةِ اِلٰی نَفْسِهٖ تَشْرِیْفًا وَّتَحْصِیْنًا وَّمَنًّا، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَسَیِّدُ الْاُمَّةِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ قَادَةِ الْحَقِّ، وَسَادَةِ الْخَلْقِ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ حَانَ اَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهَا: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ: "اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ": شَوَّالٌ، وَّذُوالْقَعْدَةِ، وَذُوالْحِجَّةِ.[2] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْحَجِّ: وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ

---

[1] شوال کے پہلے جمعہ میں پڑھا جائے۔

[2] (الدر المنثور، رقم: ۱/۳۸۷) عن اوسط الطبراني والخطيب وابن مردويه ونقل عن كثير من السلف.

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا.[1] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا، وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا.[2] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ.[3] وَاعْتَمَرَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ. اَلْحَدِيْثُ.[4] وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ،[5] وَمِنْ مُّكَمِّلَاتِ الْحَجِّ زِيَارَةُ سَيِّدِ الْقُبُوْرِ لِسَيِّدِ اَهْلِ الْقُبُوْرِ، وَوَرَدَ فِيْ فَضْلِهَا السُّنَنُ، اِسْنَادُ بَعْضِهَا حَسَنٌ. كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ.[6] وَاَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَمْرٍ يُّهِمُّكُمْ. وَهُوَ اَنَّ ذَا الْقَعْدَةِ الَّتِيْ يَلِيْ شَوَّالًا لَّمَّا كَانَ مِنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ

---

[1] آل عمران: ٩٧ [2] مسند دارمی، رقم: ١٨٢٦ [3] بخاری، رقم: ١٥٢١، مسلم، رقم: ٣٢٩١ باختلاف الالفاظ [4] بخاری، رقم: ٤١٤٨، مسلم، رقم: ٣٠٣٣ [5] ترمذی، رقم: ٨١٠ [6] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ٤١٥٩

وَوَقْتًا لِّوُقُوْعِ عُمَرِ النَّبِيِّ ﷺ: فَاَىُّ شَكٍّ فِيْ يُمْنِهٖ وَاَىُّ كَلَامٍ، فَمَا اَشَدَّ شَنَاعَةَ مَنْ يَعْتَقِدُ فِيْهَا شُوْمًا كَبَعْضِ مَنْ لَّا خُبْرَةَ لَهٗ بِالْاَحْكَامِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۝[1]

---

[1] الحج: ٢٧

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہل ونہم

زیارتِ حرمین کے بیان میں

حدیث اوّل: ارشادفرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قول خداوندی: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ میں کہ وہ (یعنی حج کے معین مہینے) شوال اورذی قعدہ اورذی الحجہ ہیں۔

(عن الدر المنثور عن اوسط الطبرانی والخطیب وابن مردویه. نقل عن کثیر من السلف)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے لیے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج کرنا ہے ان پر جو کہ اس تک سبیل (یعنی جانے کی طاقت) رکھیں۔

حدیث دوم: ونیز ارشادفرمایا رسولِ خدا ﷺ نے کہ جس شخص کو حج سے کھلم کھلا ضرورت یا ظالم بادشاہ یارکاوٹ کے قابل مرض نے حج سے نہ روکا ہو اور پھر بھی (باوجود فرض ہونے کے) اُس نے حج نہ کیا ہو، پس خواہ وہ یہودی ہو کر مرے خواہ نصرانی۔ (دارمی)

حدیث سوم: اور ارشادفرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے (خاص) اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں نہ فحش گوئی کی نہ گناہ کیا، تو وہ شخص اُس دن کی مانند لوٹتا ہے جس دن کہ اس کی ماں نے اُس کو جنا تھا۔ (متفق علیہ)

حدیث چہارم: اور آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں، وہ سب ذی قعدہ میں تھے سوائے ایک کے جو حج کے ساتھ تھا (کہ وہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا)۔ (متفق علیہ)

فائدہ: اس جگہ ایک قابلِ تنبیہ بات یہ ہے کہ عوام لوگ ماہِ ذی قعدہ کو منحوس سمجھتے ہیں، یہ بڑی سخت بات ہے، دیکھیے آنحضرت ﷺ نے اس میں تین عمرے کیے ہیں، اس میں کتنی برکت ثابت ہوتی ہے، ونیز یہ ماہِ ذی قعدہ حج کے مہینوں میں سے ہے جیسا کہ حدیث اوّل میں گزر چکا ہے۔

حدیث پنجم: اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حج اور عمرہ کو ملا کر کرو کیوں کہ وہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی

ہے، اور حج مبرور (یعنی مقبول) کی جزا جنّت کے سوا کچھ نہیں۔ (ترمذی ونسائی)

حدیث ششم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضرور ہوگی۔ (عین آثار السنن عن ابن خزیمۃ فی صحیحہ والدارقطنی واسنادہ حسن)

فائدہ: جن کو گنجائش ہو وہ حج کے ساتھ زیارتِ مدینہ طیبہ کا شرف بھی ضرور حاصل کریں کہ اس کی بڑی فضیلت وارد ہوئی، بلکہ تاکید بھی روایات میں آئی ہے اور اس روایت سے متعلق ہے کہ قبر شریف کی نیت سے سفر کرنا بھی مضائقہ نہیں رکھتا۔

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (ابراہیم علیہ السلام سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو، لوگ تمہارے پاس (حج کے لیے) چلے آئیں گے پیادہ بھی اور دبلی اُونٹنی پر بھی جو کہ دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی۔

اضافہ (الف): اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ جلدی کرے۔ (ابوداؤد، دارمی)

(ب) اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل اور راندہ ہوا اور حقیر اور رنجیدہ نہیں دیکھا گیا، اور نہیں ہے یہ مگر اسی کی وجہ سے جو کہ رحمت کا نازل ہونا اور خدائے تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہ سے درگزر فرمانا دیکھتا ہے سوائے (جنگ) بدر کے (کہ اس میں تو یوم عرفہ کے برابر یا زیادہ اس کی خواری وغیرہ دیکھی گئی) کیوں کہ (اس روز) اس نے جبرائیل علیہ السلام کو فرشتوں کی صفیں ترتیب دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ (مالک مرسلاً وشرح السنہ)

(ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ (ایک) عمرہ (دوسرے) عمرے تک کفارہ ہے ان دونوں کے درمیان (کے گناہوں) کا۔

(عین ترغیب عن مالک والشیخین والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

(د) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا مانگیں تو خدا قبول کرتا ہے، اور اگر وہ استغفار کریں تو خدا ان کی مغفرت کردیتا ہے۔ (عین ترغیب نسائی وابن ماجہ)

اَلْخُطْبَةُ الْخَمْسُوْنَ

فِيْ اَعْمَالِ ذِى الْحِجَّةِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَوْلَا لُطْفُهٗ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَوْلَا فَضْلُهٗ مَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، وَلَا صُمْنَا وَلَا ضَحَّيْنَا، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِيْ اُنْزِلَتْ بِهِ السَّكِيْنَةُ عَلَيْنَا، عَلَيْهِ اَنْفُسَنَا وَاَهْلِيْنَا فَدَيْنَا، وَلَوْلَاهُ مَاعَرَفْنَا الْحَقَّ وَلَا دَرَيْنَا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا وَّحُنَيْنًا. اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ حَانَ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامُ، شُرِعَتْ لَنَا فِيْهَا اَحْكَامٌ، وَاَعْظَمُهَا التَّضْحِيَّةُ مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ، وَسَتُذْكَرُ فِيْ خُطْبَةِ عَاشِرِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ، وَمِنْهَا صِيَامُ الْعَشْرِ بِمَعْنَى التِّسْعِ وَالْقِيَامُ، وَكُلُّ عَمَلٍ مِّنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ.

---

[1] ذی الحجہ سے پہلے جمعہ میں پڑھا جائے۔

فَقَالَ فِيْهَا سَيِّدُ الْاَنَامِ ﷺ: مَامِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.[١] لَاسِيَّمَا صَوْمَ عَرَفَةَ الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا ﷺ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ.[٢] وَمِنْهَا التَّكْبِيْرُ دُبُرَ الصَّلٰوتِ الْمَكْتُوْبَاتِ. وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ النَّحْرِ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.[٣] وَكَانَ عَلِيٌّ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ.[٤] وَمِنْهَا اِحْيَاءُ لَيْلَةِ الْعِيْدِ، وَمِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالْخُطْبَةُ، وَقَدْ سَبَقَا فِيْ

---

[١] ترمذی، رقم: ٧٥٨ [٢] مسلم، رقم: ٢٧٤٦

[٣] مصنف ابن أبي شيبة، رقم: ٥٦٣٣ [٤] مصنف ابن أبي شيبة، رقم: ٥٦٣٠

خُطْبَةِ اٰخِرِ رَمَضَانَ، وَنُكَرِّرُ اَوَائِلَهُمَا تَسْهِيْلاً عَلَى الْاِخْوَانِ، وَهِيَ مَنْ اَحْيٰى لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ[1] اَلْحَدِيْث.

وَكَانَ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى[2] اَلْحَدِيْث.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝[3]

---

[1] کنز العمال، رقم: ۲۴۱۰۷ [2] بخاری، رقم: ۹۵۶

[3] الفجر: ۱-۳ (وفي الدر المنثور: اسانيد عديدة "ان النبي ﷺ قال: ان العشر عشر الاضحى، والوتر يوم عرفة، والشفع يوم النحر." ۸/ ۴۵۸)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ پنجاہم

ماہِ ذوالحجہ کے بیان میں

حدیث اوّل: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی دن عشرہ ذی الحجہ کے سوا ایسے نہیں کہ ان میں عبادت کرنا خدائے تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو، ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال روزہ رکھنے کے برابر ہے (دسویں کو روزہ رکھنا حرام ہے، پس یہ فضیلت نو دنوں کے لیے ہے) اور ان کی ہر رات کا جاگنا شب قدر کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث دوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اُمید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ عرفہ کا روزہ کفارہ ہو جاتا ہے ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا۔ (مسلم)

حدیث سوم: اور روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تکبیر پڑھا کرتے تھے عرفہ کی فجر سے یوم نحر کی عصر تک (ہر نماز کے بعد بآواز بلند) فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ کی فجر سے ایام تشریق کے اخیر دن (یعنی تیرھویں) کی عصر تک (ہر نماز کے بعد) تکبیر پڑھا کرتے تھے۔

(ہر دو عین ترغیب عن ابی بکر بن ابی شیبہ مع تصحیح السندین)

فائدہ: چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت بھی صحیح سند سے ثابت ہے اس واسطے حنفیہ کا عمل اسی پر ہے، اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے زائد کی نفی نہیں کی، لہٰذا ان کے خلاف بھی نہیں ہوا۔

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے: قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور طاق کی اور جفت کی۔

فائدہ: درمنثور میں متعدد سندوں سے روایت درج کی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس آیت میں "لیالٍ عشرٍ" سے عشرۂ ذی الحجہ مراد ہے اور وتر (طاق) سے عرفہ کا دن اور شفع (جفت) سے قربانی کا دن (یعنی دسویں تاریخ) مراد ہے اور عیدین کی رات میں شب بیداری کی روایت رمضان کے اخیر خطبہ میں گزر چکی ہے۔ واللہ اعلم!

اضافہ (الف): ونیز ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عرفہ کا روزہ ہزار روزہ کے برابر ہے۔ (کذا فی ترغیب عن البیہقی)

(ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اس کے پے در پے دو سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (کذا فی ترغیب عن ابی یعلی)

(ج) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ نہ کوئی دن اللہ کے نزدیک افضل ہے اس عشرۂ (ذی الحجہ) سے اور نہ کسی میں عمل کرنا ان میں عمل کرنے سے افضل ہے۔ پس (خصوصیت سے) کثرت رکھو ان میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کی، کیونکہ یہ تہلیل وتکبیر اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔

(کذا فی الدر المنثور عن البیہقی)

خُطْبَةُ عِيْدِ الْفِطْرِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ، ذِى الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ، ذِى الْكَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِىْ اُرْسِلَ حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِى الْبُلْدَانِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَالَمَعَ الْقَمَرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمَلْوَانِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَمَّا بَعْدُ: فَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ، لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ، وَرَجَاءُ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَقَدْ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا، وَّهٰذَا عِيْدُنَا.[1]
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَاِذَا كَانَ يَوْمُ
عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَّلٰئِكَتَهٗ، فَقَالَ:
يَامَلٰئِكَتِيْ! مَاجَزَاءُ اَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا جَزَاؤُهٗ
اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرُهٗ، قَالَ: مَلٰئِكَتِيْ! عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا
فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَيَّ بِالدُّعَاءِ،
وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ!
لَاُجِيْبَنَّهُمْ، فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا، قَدْغَفَرْتُ لَكُمْ، وَبَدَّلْتُ
سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ، قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًالَّهُمْ.[2] اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَهٰذَا الَّذِيْ ذُكِرَفِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ
فَضْلُهٗ، وَاَمَّا اَحْكَامُهٗ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَالصَّلٰوةِ
وَالْخُطْبَةِ قَدْكَتَبْنَاهَا فِي الْخُطْبَةِ الَّتِيْ قَبْلَهٗ، نَعَمْ بَقِيَتِ

[1] بخاری، رقم: ۹۵۲۔ مسلم، رقم: ۲۰۶۱ [2] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۳۲۱۷

الْمَسْئَلَتَانِ. فَنَذْكُرُهُمَا الْآنَ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَلْاَوَّلُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.[1] اَلثَّانِيَةُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ، يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ.[2] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝[3]

---

[1] مسلم، رقم: ۲۷۵۸ [2] ابن ماجہ، رقم: ۱۲۸۷

[3] الأعلیٰ: ۱۴، ۱۵ (اخرج عبد بن حميد وابن المنذر عن أبي سعيد الخدري ﷺ: "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى" قال: اعطى صدقة الفطر قبل ان يخرج الى العيد، "وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى" قال: خرج الى العيد فصلى، كذا في الدر المنثور (رقم: ۸/ ٤٤٤) قلت: لو فسر على هذا "ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ" بالتكبير في الطريق لم يبعد).

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ عید الفطر

حدیث اوّل: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر قوم کے لیے ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (متفق علیہ)

حدیث دوم: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ان کی عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے، پس ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! کیا بدلہ ہے اس شخص کا جس نے اپنے کام کو پورا کردیا ہو، وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان کا ثواب پورا دیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے اور بندیوں نے میرے فرض کو پورا کردیا جوان پر ہے، پھر نکلے فریاد کرتے ہوئے، قسم ہے عزت وجلال کی اور اپنے کرم کی اور علو (شان) کی اور اپنے مرتبہ کے بلند ہونے کی، میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر اپنے بندوں سے (خطاب) فرماتا ہے کہ لوٹ جاؤتم، تحقیق میں نے تم کو بخش دیا اور بدل دیا تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے، (آنحضرت ﷺ نے) ارشاد فرمایا: پس وہ (نماز کے بعد) بخشے ہوئے لوٹتے ہیں (بیہقی فی شعب الایمان) اور صدقۂ فطر کا مسئلہ اوپر گزر چکا ہے، اس جگہ دو مسئلے اور لکھے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ:

حدیث سوم: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو ایسا ہوگیا جیسا کہ ہمیشہ (یعنی سال بھر) روزے رکھے۔ (مسلم)

فائدہ: اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں، پس رمضان کے روزہ رکھنے سے دس ماہ کے روزوں کا ثواب مل چکا، چھ روزے اور رکھے تو بقیہ دو ماہ کا ثواب حاصل ہوگیا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے:

حدیث چہارم: حضور ﷺ عیدین کے خطبہ میں تکبیر بکثرت پڑھا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ)

آیات مبارکہ: اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ بیشک نجات پائی اُس شخص نے جس نے

زکوٰۃ دی (یعنی صدقہ فطر ادا کیا) پھر اللہ کا نام لیا (یعنی تکبیر پڑھی) پھر نماز پڑھی۔ (عبید بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ سے مراد صدقۂ فطر اور نماز سے عید مراد ہونا نقل کیا ہے (کذا فی الدر المنثور) اور حضرت مؤلف سلمہ نے فرمایا ہے کہ اس تفسیر پر اگر ذکر اسم ربہ سے راستے میں تکبیر کہنا مراد لے لیا جاوے تو بعید نہیں ہے)۔

اضافہ (الف): اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں) تشریف لائے اور اُن (اہلِ مدینہ) کے لیے دو دن تھے (جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے) پس آپ نے دریافت فرمایا: یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ اُن میں ہم کھیل کود کیا کرتے تھے زمانۂ جاہلیت میں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو اللہ نے اُن دونوں کے بدلے میں اُن سے اچھے دو دن عطا فرمائے ہیں: بقر عید کا دن، اور عید کا دن۔ (ابوداود)

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستے کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ پس پکارتے ہیں کہ اے مسلمانوں کے گروہ! چلو ربِ کریم کی طرف جو احسان کرتا ہے بھلائی کے ساتھ، پھر اس پر بہت ثواب دیتا ہے (یعنی خود ہی توفیقِ عبادت دیتا ہے، پھر خود ہی ثواب عنایت کرتا ہے) اور تحقیق تم کو قیامِ لیل کا حکم دیا گیا، پس تم نے قیام کیا، اور تم کو روزے رکھنے کا حکم دیا گیا، پس تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی، پس تم انعام حاصل کرو، پھر جب نماز پڑھ چکتے ہیں تو منادی پکارتا ہے: آگاہ ہو جاؤ! بیشک تمہارے رب نے تم کو بخش دیا، پس لوٹو تم اپنے گھروں کی طرف کامیاب ہو کر، پس وہ یوم الجائزہ ہے اور اس دن کا نام آسمان میں یوم الجائزہ اور انعام کا دن رکھا جاتا ہے۔

(یعنی جمع الفوائد عن الکبیر)

خُطْبَةُ عِیْدِ الْاَضْحٰی

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لِکُلِّ اُمَّةٍ مَّنْسَکًا لِّیَـذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی مَارَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ وَعَلَّمَ التَّوْحِیْدَ وَاَمَرَ بِالْاِسْلَامِ. اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَـوْلَانَـا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ هَـدَانَا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ. اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَـرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. صَلَّـی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِـهِ الَّـذِیْنَ قَـامُوْا بِاِقَامَةِ الْاَحْکَامِ، وَبَـذَلُوْا اَنْـفُسَهُـمْ وَاَمْوَالَهُـمْ فِـیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَالَهُمْ مِّنْ کِرَامٍ، وَسَـلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا. اَللّٰـهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاللّٰـهُ اَکْبَـرُ اَللّٰـهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَمَّـا بَعْدُ: فَـاعْـلَـمُـوْا اَنَّ یَوْمَکُمْ هٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ، شَرَعَ لَکُمْ مَّا فِیْهِ

مَعَ اَعْمَالٍ اُخَرَ قَدْ سَبَقَتْ فِی الْخُطْبَةِ قَبْلَ هٰذَا الْعَشْرِ ذَبْحُ الْاُضْحِيَّةِ، بِالْاِخْلَاصِ وَصِدْقِ النِّيَّةِ، وَبَيَّنَ نَبِيُّهٗ وَصَفِيُّهٗ ﷺ وُجُوْبَهَا وَفَضَائِلَهَا، وَدَوَّنَ عُلَمَاءُ اُمَّتِهٖ مِنْ سُنَنِهٖ فِیْ كُتُبِ الْفِقْهِ مَسَائِلَهَا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ فَقَدْ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: مَاعَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ، وَاِنَّهٗ لَيَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا، وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔[1] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ وَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاهٰذِهِ الْاَضَاحِیُّ؟ قَالَ: سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ، قَالُوْا: فَمَالَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ، قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: بِكُلِّ

---

[1] ترمذی، رقم: ۱۳۹۳

شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ.[1] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ وَّجَدَ سَعَةً لِاَنْ يُّضَحِّيَ، فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَحْضُرْ مُصَلَّانَا.[2] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه: اَلْاَضَاحِيُّ يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى. وَعَنْ عَلِيٍّ مِّثْلُهٗ.[3] وَهٰذَا بَعْضٌ مِّنَ الْفَضَائِلِ، وَتَعَلَّمُوْا مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمَسَائِلَ.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ○[4]

---

[1] ابن ماجہ، رقم: ۳۱۲۷

[2] مستدرك للحاكم، رقم: ۳۴۶۸. عين ترغيب عن الحاكم مرفوعا من التصحيح وموقوفا ولعله اشبه وهو مع ذلك مرفوع حكما.

[3] مالک، رقم: ۱۰۵۲ باختلاف اللفظ [4] الحج: ۳۷

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ عید الاضحیٰ

حدیث اول: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم کا کوئی عمل بقرعید کے دن خدا تعالیٰ کو (قربانی کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں اور بے شک خون (قربانی کا) زمین پر گرنے سے پیشتر ہی جناب الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے، پس خوش کرو اس (قربانی) کے ساتھ اپنا دل۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث دوم: اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے رسول خدا! قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے (خدا کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا اور ہم ایک بکری وغیرہ کو ذبح کرتے ہیں، مگر اسی پر ہم کو اُن کا پیروکار قرار دیا گیا) عرض کیا: پس ہمارے لیے اُن میں کیا ہے اے اللہ کے رسول؟ ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے، عرض کیا (بھیڑ وغیرہ کی) اُون میں کیا ملتا ہے (اے اللہ کے رسول)؟ آپ نے فرمایا: اُون میں بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ (احمد وابن ماجہ)

حدیث سوم: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے وسعت پائی قربانی کرنے کی (یعنی صاحب نصاب ہو اور) پھر بھی قربانی نہیں کی، پس وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے (کس قدر دھمکی ہے قربانی نہ کرنے والے کے واسطے)۔

(عین ترغیب عن الحاکم مرفوعاً مع التصحیح وموقوفاً ولعلہ اشبہ وھو مع ذلک مرفوع حکماً)

حدیث چہارم: اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قربانی بقرعید سے دو دن بعد تک بھی جائز ہے۔

حدیث پنجم: اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ (مالک)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ کے پاس نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ اُن کا خون، لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، اسی طرح اُن جانوروں کو تمہارا زیر حکم کر دیا جاتا ہے۔ تم اس بات پر اللہ کی تعریف بیان کیا کرو کہ اُس نے تم کو (قربانی وغیرہ) کی توفیق دی اور (اے محمد) اخلاص والوں کو خوش خبری سنا دیجیے۔

اضافہ (الف): اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کی طرف اُٹھ، پس اس کے پاس حاضر ہو، کیونکہ تیرے لیے (اس کا عوض) یہ ہے کہ اس کے خون سے جو اوّل قطرہ ٹپکے اُس کے بدلے تیرے گزشتہ گناہ بخش دیے جاویں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے رسولِ خدا! کیا یہ بات خاص ہم اہل بیت کے واسطے ہے یا ہمارے اور سب مسلمانوں کے واسطے ہے۔ (عین ترغیب عن البزار وابی الشیخ)

فائدہ: اگر وہاں کوئی غیر محرم نہ ہو تو عورت کو بھی قربانی کے پاس کھڑا ہونا مستحب ہے اور اگر وہاں غیر محرم ہو تو پھر پردہ ضروری ہے۔

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے قربانی کی، دل کی خوشی کے ساتھ طلبِ ثواب کے لیے، وہ قربانی اس کے واسطے (دوزخ) کی آگ سے آڑ ہوگی۔

(عین ترغیب عن کبیر الطبرانی)

خُطْبَةُ الْاِسْتِسْقَاءِ[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ كِتٰبِهٖ: وَهُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۝ لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِيْرًا ۝[2] وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الَّذِیْ كَانَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ وَصَلُوْا مِنَ الدِّيْنِ اِلٰى كُنْهِهٖ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. اَمَّا بَعْدُ: فَيٰٓاَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ! اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ، وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ، [ثُمَّ قَالَ:] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ

---

[1] پہلے دو رکعت نماز جماعت سے پڑھے اور قراءت جہر سے پڑھے، پھر دو خطبے پڑھے اور دونوں کے درمیان جلسہ بھی کرے۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگے اور امام قلب رِدا کرے۔ مقتدی قلب رِدا نہ کریں اور وہاں کفار نہ جانے پائیں۔ [2] الفرقان: ۴۸، ۴۹

الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ.[1] اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ.[2] اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَّحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ.[3] اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْعًا غَدَقًا مُّجَلِّجَلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَائِمًا. اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْبَهَائِمِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّاْوَاءِ وَالْجَهْدِ وَالضَّنْكِ مَالَا نَشْكُوْهُ اِلَّا اِلَيْكَ. اَللّٰهُمَّ وَاَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَاَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ. اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجُهْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرْىَ وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَالَا يَكْشِفُهُ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ

---

[1] ابوداؤد، رقم: ۱۱۷۳ [2] ابوداؤد، رقم: ۱۱۶۹ [3] ابوداؤد، رقم: ۱۱۷۶، عن دعاء النبی ﷺ

كُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا.[1] وَحَوَّلَ عليه الصلاة والسلام رِدَاءَهُ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ، فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ وَظَهْرَ الرِّدَاءِ لِبَطْنِهٖ وَبَطْنَهٗ لِظَهْرِهٖ، [وَكَانَ الرِّدَاءُ خَمِيْصَةً سَوْدَاءَ] وَاَخَذَ فِي الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالنَّاسُ كَذٰلِكَ.[2] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَهُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ط وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ○[3]

---

[1] زاد المعاد، رقم: ۱/۳۲۲ [2] عین زاد المعاد، رقم: ۱/۳۲۲ عن الشافعی رحمہ اللہ فیما ورد عن النبی ﷺ

[3] الشوریٰ: ۲۸

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ استسقاء

حدیث اوّل: حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ نے منبر کے لیے حکم دیا، پس وہ عیدگاہ میں رکھا گیا، اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ (فلاں روز) سب باہر چلیں۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا کہ پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باہر تشریف لے گئے جب کہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہوا، منبر پر تشریف فرما ہوئے اور تکبیر پڑھی اور اللہ کی حمد کی، پھر ارشاد فرمایا: تحقیق تم لوگوں نے شکایت کی ہے اپنے شہروں میں قحط ہونے کی اور بارش میں وقت مقررہ سے دیر ہو جانے کی اور اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا کہ اس سے دعا مانگو اور تم سے وعدہ کیا کہ وہ قبول فرمادے گا۔ پھر فرمایا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہان کا پروردگار نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے، قیامت کے روز کا مالک ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے، (تجھے کسی کی حاجت نہیں) اور ہم سب (تیرے) محتاج ہیں (اے اللہ) ہم پر بارش نازل فرمادے، اس کو ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور حاجت برآری کا وسیلہ بنادے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھا لیے، پس اُٹھائے رہے یہاں تک کہ ظاہر ہو گئی بغلوں کی سفیدی، پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک پھیرلی، اور اپنی چادر الٹ دی اور اُٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھوں کو، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (منبر سے) اُترے، پس دو رکعت پڑھیں، بس (اُسی وقت) اللہ تعالیٰ نے ایک بادل ظاہر کیا وہ گرجا اور چمکا، پھر اللہ کے حکم سے برسا۔ بس آپ اپنی مسجد تک نہ پہنچے تھے کہ نالے بہہ پڑے اور جب آپ نے لوگوں کو سایہ کی طرف جلدی کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ہنسے، یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں، پھر آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اور بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حضرت مؤلف رَحِمَہُ اللّٰہُ نے خطبہ میں اختصار کی وجہ سے بقدرِ ضرورت روایت کی ہے، ترجمہ میں پوری روایت لی گئی ہے اور اس روایت میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا مذکور ہے، مگر دوسری

روایتوں میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا وارد ہوا ہے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے، چنانچہ ابن ماجہ وغیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ استسقاء کے لیے ایک جگہ تشریف لے گئے، پس ہم کو دو رکعت پڑھائیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے، پھر خطبہ پڑھا اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے اور دعا کے وقت قبلہ کی طرف رخ کیا، دونوں ہاتھ اُٹھائے، پھر اپنی چادر اُلٹ دی، پس داہنی جانب کو بائیں شانے پر کر دیا اور بائیں جانب کو داہنے شانے پر کر لیا۔ اُس کی سند کو آثار السنن میں حسن کہا ہے۔

حدیث دوم: اور رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا بھی مانگی کہ اے اللہ ہم کو سیراب فرما ایسی بارش سے جو فریاد رسی کرنے والی ہو، جس کا انجام اچھا ہو، ارزانی کرنے والی ہو، نفع دینے والی ہو، ضرر دینے والی نہ ہو، جلدی آنے والی ہو، دیر لگانے والی نہ ہو۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم: نیز آپ نے اس طرح بھی دعا مانگی تھی: اے اللہ! اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت کو پھیلا، اور اپنے مردہ (خشک) شہروں کو زندگی (سرسبزی) عطا فرما۔ (ابوداؤد)

حدیث چہارم: و نیز یہ فرمایا: اے اللہ! سیراب فرما ہم کو بارش سے جو فریاد رس ہو، ارزانی کرنے والی ہو، فراخت کا پانی ہو، کڑک والے بادل سے، عام ہو، تمام زمین کو گھیرے ہوئے ہو، خوب بہنے والی ہو، ہمیشہ نفع دینے والی ہو، اے اللہ! ہم کو بارش سے سیراب فرما اور ہم کو مایوسوں میں سے نہ بنا۔ اے اللہ! بلاشبہ بندوں کو اور بستیوں کو اور جانوروں کو ایسی مشقت اور تنگی ہے کہ تیرے سوا کسی سے اس کی شکایت نہیں کرتے، اے اللہ ہمارے لیے کھیتی اُگا دے اور تھنوں میں دودھ جاری کر دے اور ہم کو آسمان کی برکتوں سے سیراب کر دے اور ہمارے لیے برکتیں پیدا فرما دے، اے اللہ! ہم سے مشقت کو اور بھوک (اور فاقہ) اور عریانی کو اُٹھا دے اور ہم پر سے بلا کو دور کر دے، تیرے سوا اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا، اے اللہ! ہم تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں، بیشک تو غفار ہے، پس ہمارے اُوپر آسمان کے پانی کو بکثرت بہا دے۔ (زاد المعاد عن الشافعی)

حدیث پنجم: اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے لیے ایک دن مقرر کیا

کہ اس میں سب عیدگاہ کی طرف نکلیں، پس آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے جب کہ سورج طلوع ہوا اور آپ کی حالت یہ تھی کہ مزین نہ تھے (بلکہ معمولی کپڑے پہنے ہوئے تھے) اور انکساری کے حال میں اور (دل سے) عاجزی کر رہے تھے اور (نماز وخطبہ کے بعد) آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تضرع وزاری کے ساتھ دعا شروع فرمائی اور ہاتھ خوب اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی، پھر لوگوں کی طرف پشت پھیری اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اُس وقت اپنی چادر مبارک بھی پلٹی اس حال میں کہ آپ قبلہ رُو تھے۔ پس (چادر کی) داہنی جانب بائیں (شانہ مبارک) پر کرلی اور بائیں جانب داہنے پر اور نیچے کی سمت اوپر کرلی اور اوپر کی سمت نیچے کرلی اور (پھر) قبلہ رُو دعا مانگنے لگے اور لوگ بھی اسی طرح دعا مانگتے رہے۔ (حوالہ بالا)

آیت مبارکہ: اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ایسی شان والا ہے کہ بسا اوقات بارش برسا دیتا ہے لوگوں کے مایوس ہوجانے کے بعد اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کارساز قابلِ حمد ہے۔

الحمد للہ! کہ یہ رسالہ نافعہ آج بتاریخ ۱۴ رجب ۱۳۴۸ھ شب دوشنبہ میں اختتام کو پہنچا۔ والحمد للہ اولاً و آخراً ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۵۲ھ شب پنج شنبہ میں نظر ثانی سے فراغت ہوئی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

احقر عبدالکریم گمتھلوی عفی عنہ،
مقیم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون، ضلع مظفرنگر

اَلْخُطْبَةُ الْاٰخِيْرَةُ

لِجَمِيْعِ خُطَبِ الرِّسَالَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْـفُسِنَا، مَنْ يَّهْدِى اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَـهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَـهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْـرًا وَّنَـذِيْرًا [۱] بَيْـنَ يَـدَيِ السَّـــاعَةِ، مَـنْ يُّطِعِ اللّٰـهَ وَرَسُـوْلَـهٗ فَـقَـدْ رَشَـدَ، وَمَـنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّـهٗ لَايَضُـرُّ اِلَّانَفْسَـهٗ وَلَا يَضُـرُّ اللّٰهَ شَيْـئًا. [۲] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الـرَّجِيْـمِ. اِنَّ الـلّٰـهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يـٰاَيُّهَا الَّـذِيْـنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. [۳] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَـلٰـى مُـحَـمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْـمُـؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. [۴] وَبَارِكْ عَلٰى

---

[۱] ابوداؤد، رقم: ۱۰۹۷ [۲] الاحزاب: ۵۶

[۴] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۱۲۳۱

مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ.[1] قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ، وَّاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ،[2] وَّفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ،[3] وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ [رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ].[4] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا،[5] اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ.[6] وَخَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ،[7] وَالسُّلْطَانُ [الْمُسْلِمُ] ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ،[8] مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ

---

[1] بخاری، رقم: ۶۳۶۰ [2] ترمذی، رقم: ۳۷۹۰ ـ ابن ماجہ، رقم: ۱۵۴ [3] ترمذی، رقم: ۳۷۸۱

[4] المستدرک للحاکم، رقم: ۱۸۳۳ [5] ترمذی، رقم: ۳۷۶۲ [6] ترمذی، رقم: ۳۸۶۲

[7] بخاری، رقم: ۳۶۵۰ ـ مسلم، رقم: ۶۴۶۹ [8] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۷۳۷۳

اللّٰهُ[۱] إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝[۲] فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝[۳]

---

۱ الترمذی، رقم ۳۲۳۳ ۲ النحل: ۹۰

۳ البقرۃ: ۱۵۲ عن عمر بن عبدالعزیز، امر نوابه بقرائتها في الخطبة. (تاريخ الخلفاء: ۸۲)

ضروری احکامِ عیدین

بہ مصلحت حاضرین کے خطبہ کے ساتھ عید الفطر میں صدقۂ فطر کے اور عید الاضحیٰ میں قربانی کے مسائلِ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے نیچے اُتر کر بیان کر دے[1] اور یہ ہیئت سنت کے زیادہ موافق ہے۔

احکام صدقۂ فطر:

ہر مرد و عورت مسلمان جسکے پاس بہ قدر نصاب چاندی یا سونا یا اسی قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو اس پر صدقۂ فطر واجب ہے اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہ ہو، اگرچہ روزے کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں، اگر گیہوں دیوے تو نصف صاع واجب ہے جو انگریزی تول سے پونے دو سیر ہوتا ہے اور اگر جو دیوے تو اس کا دو چند دیوے[2] اور اگر علاوہ اس کے کچھ اور غلہ دیوے جیسے چنا، جوار وغیرہ تو اتنا دیوے کہ اس کی قیمت مذکورہ گیہوں یا جو کے

---

[1] تقرير المرام انه روى مسلم عن جابر في قصة يوم الفطر، ثم خطب النبي ﷺ الناس، فلما فرغ نزل، فاتي النساء فذكرهن، الحديث. وروى البخاري عن ابن عباس بعد وعظ النساء، ثم انطلق هو وبلال الي بيته، فقوله: "فرغ ونزل وانطلق الي بيته" نص في كون هذا التذكير بعد الخطبة، وانه لم يكن على المنبر وانه لم يعد الى المنبر، ولما كان هذا الكلام غير الخطبة لخلوه عن الخطاب العام الذي هو من خواص الخطبة ثبت به ان غير الخطبة لاينبغي ان يكون في اثناء الخطبة ولا على هيئة الخطبة، ولاشك ان التذكير بالهندية ليس من الخطبة المسنونة في شيء؛ لان من خواصها المقصودة كونها بالعربية لعدم نقل خلافها عن صاحب الوحي او السلف، فلما لم يكن هذا التذكير بالهندية خطبة مسنونة كان اوفق بالسنة كونها بعد الفراغ عن الخطبة وتحت المنبر وهو المرام.

[2] دو چند کا مطلب یہ ہے کہ جس برتن میں پونے دو سیر گیہوں آجاویں اس برتن کو دو دفعہ بھر کر دے۔

برابر ہو، نابالغ اولاد کی طرف سے بھی اور مجنوں اولاد کی طرف سے بھی اگرچہ وہ بالغ ہو فطرہ دینا واجب ہے جب کہ وہ اولاد مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ خود اس کے مال سے ادا کرے، جو لڑکا عید کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو اور جو شخص قبل صبح مرگیا اس کا فطرہ نہیں۔ اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کرے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعد میں یا کچھ دنوں پہلے دے دے، مگر رمضان سے پہلے نہ دے۔ ایک آدمی کا فطرہ ایک فقیر کو یا تھوڑا تھوڑا کئی (فقیروں) کو یا کئی آدمیوں کا ایک کو دے۔ یہ سب جائز ہے اور جس کو زکوۃ دے سکتے ہیں اس کو فطرہ بھی دے سکتے ہیں۔

احکام قربانی

ہر مرد و عورت مسلمان مقیم جس کے پاس بہ قدر نصاب چاندی یا سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب ضروری روزمرہ کی حاجت سے زائد ہو اُس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے، اُونٹ، بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس نر ہو یا مادہ سب درست ہے، گائے بھینس دو برس سے کم نہ ہو اور بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو اور دنبہ چھ مہینہ کا بھی درست ہے جب کہ خوب فربہ ہو اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو[1]۔ اُونٹ، گائے بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں، مگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، جانور قربانی کا بے عیب ہو، لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر اور کوئی عضو تہائی سے زائد کٹا نہ ہو، خصی (یعنی بدھیا کی) اور جس کے سینگ نکلے ہی نہ ہوں قربانی درست ہے، اور پوپلی جس کے دانت نہ رہے ہوں اور بوچی جس کے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔ دسویں تاریخ بعد نماز عید سے بارہویں کی غروب سے پہلے پہلے وقت ہے اور دیہاتی کو رودہ کے باشندوں کو جائز ہے کہ قبل نماز عید ذبح کرلیں، بعد اس کے نماز کے لیے جائیں، اگر قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازے سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں۔ تول کر پورا پورا بانٹیں، کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہیں، ہاں جس حصے میں کلے پائے بھی ہوں، اس

[1] اور بھیڑ میں اختلاف ہے کہ بکری کے حکم میں ہے یا دنبہ کے۔

میں کمی چاہے جتنی ہو جائز ہے، بہتر ہے کہ کم تہائی گوشت خیرات کرے۔ قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اُجرت میں دینا جائز نہیں۔ اس کی رسی جھول سب تصدق کر دینا افضل ہے۔ کھال کا بیچنا اپنے خرچ میں لانے کے لیے درست نہیں، ہاں اگر قیمت خیرات کرنے کے لیے بیچے تو خیر۔ قربانی کے ذبح کے وقت دعا پڑھنا ایسا ضروری نہیں کہ بدوں اس کے قربانی ہی نہ ہو، جس کو یاد نہ ہو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرلے۔[1]

ضمیمہ از ناظم اشاعت در خطبۂ نکاح و دعائے عقیقہ

اکثر حضرات وقت پر ان دونوں چیزوں کو تلاش کیا کرتے ہیں سہولت کے لیے ان کو بھی جامع خطب سے درج کرا دیا گیا۔

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[2] نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ

---

[1] اور مستحب ہے کہ ذبح سے پہلے یہ آیتیں پڑھے: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے، پھر بعد ذبح یہ کہے: اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ. اس جگہ جس کی طرف سے قربانی کی جائے اس کا نام لے۔ (عن کنز العمال، الاضاحی من کتاب الحج عن علی رضی اللہ عنہ، بروایة ابن ابی الدنیا (۸۷۲، ۸۷۴)

[2] احمد و ترمذی و ابو داؤد، رقم: ۲۱۱۸. و نسائی و ابن ماجه و دارمی، وفسر الآیت الثلث سفیان الثوری، قلت: فسر الآیة الثانیة هکذا: یایها الذین امنوا اتقوا الذی تساءلون و کتبها علی ما ورد به القران ولعل سرده اقتباس لا نقل.

فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○[1] يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○[2] يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○[3]

[1] آل عمران: ۱۰۲ [2] النساء: ۱ [3] الاحزاب: ۷۰، ۷۱

دعائے عقیقہ

اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ عَقِيْقَةُ [۱] (اس جگہ بچہ کا نام لے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ (اور اگر لڑکی ہے تو بِدَمِهَا اور بِلَحْمِهَا اور بِعَظْمِهَا اور بِجِلْدِهَا اور بِشَعْرِهَا کہے) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ [۲] اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ [۳] اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔

---

۱ اخذ اوله واخره من حديث البزار والموصلي عن عائشة ﷺ مرفوعا كما في جمع الفوائد، ولفظه: اذبحوا على اسمه، وقولوا: بسم الله الله اكبر منك ولك، وهذه عقيقة فلان، اما تفصيل الاجزاء فمبين للاجمال ومتحد معه لامباين يحتاج الى دليل مستقل كالمدرج يجعل كالجزء من الحديث سردًا و سندا و اوسطه يعني الايتين فيما ارى من القياس على الاضحية التي وردتا فيها كما في المشكوة عن احمد و ابي داؤد و ابن ماجة والدارمي.

۲ الانعام: ۷۹　۳ الانعام: ۱۶۳